e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 287 Monday , July 21 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۲۸۷) لکھنؤ، بروز پیر ۲۱-جولائی ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۵/محرم الحرام -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

روس میں 7.4 شدت کا زلزلہ، سونامی کی وارننگ

نئی دہلی (یو این آئی) روس کے ساحلی علاقے پیٹروپاولوسک-کامچٹسکی کے قریب زلزلے کے کئی جھٹکے محسوس کیے گئے۔ ان میں سب سے زیادہ 7.4 شدت کا زلزلہ بھی شامل ہے۔ امریکی جیولوجیکل سروے (یو ایس جی ایس) نے کہا کہ قریبی جزیرہ نما اور بحرالکاہل کے پار ہوائی جزائر کے علاقے میں سونامی کی ممکنہ لہروں کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ دوسری جانب روس کی ہنگامی صورتحال کی وزارت نے زلزلہ زدہ علاقے کے قریب رہنے والوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں سونامی کو دیکھنے کے لیے ساحل پر جانے کی کوشش نہ کریں، اگرچہ ساحل تک پہنچنے والی لہروں کی اونچائی زیادہ نہیں ہے۔ یو ایس جی ایس نے اعداد وشمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پہلا زلزلہ 0.7 شدت کا تھا اس کے کچھ ہی دیر بعد زلزلوں کا ایک سلسلہ دیکھا گیا۔ جیسے ہی زلزلہ آیا، امریکی سونامی وارننگ سسٹم نے کہا کہ سونامی کی چھوٹی لہریں ہوائی، جاپان اور مڈوے اٹول سے ٹکرانے کا امکان ہے۔

سیاسی جماعتوں کو تعمیری سیاست میں حصہ لینا چاہیے: دھنکھڑ

نئی دہلی (یو این آئی) پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس شروع ہونے سے ایک دن قبل نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے سیاسی جماعتوں کے درمیان ہم آہنگی اور باہمی احترام پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ لیڈروں کو ایک دوسرے کے خلاف نازیبا زبان کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ مسٹر دھنکھڑ نے اتوار کو یہاں راجیہ سبھا انٹرنشپ پروگرام کے آٹھویں بیچ کے شرکاء کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک سیاسی پارٹی کے لیڈروں کی طرف سے دوسری پارٹیوں کے لیڈروں کے خلاف نازیبا زبان کے استعمال سے ثقافت کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ "میں سیاسی دنیا کے تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ براہ مہربانی باہمی احترام کا مظاہرہ کریں، براہ کرم ٹیلی ویژن پر یا کسی پارٹی کی قیادت کے خلاف نازیبا زبان کا استعمال نہ کریں، یہ کلچر ہماری تہذیب کا نچوڑ نہیں ہے، ہمیں اپنی زبان کے بارے میں محتاط رہنا ہوگا۔

مانسون اجلاس آج سے، ہنگامہ خیزی کا امکان

مانسون سیشن سے قبل کل جماعتی اجلاس، حزب اختلاف نے پی ایم مودی سے پہلگام، ٹرمپ، بہار کے مسئلہ پر پارلیمنٹ میں بولنے کا کیا مطالبہ، حکومت نے کہا- ہر سوال کا جواب دیں گے

نئی دہلی: مانسون سیشن 2025 پیر 21 جولائی 2025 سے شروع ہو رہا ہے اور 21 اگست تک جاری رہے گا۔ اس سے پہلے آج اتوار 20 جولائی کو کل جماعتی اجلاس بلایا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مرکزی وزیر صحت اور بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے کی۔ جانکاری کے مطابق یہ اجلاس صبح 11 بجے پارلیمنٹ ہاؤس انیکسی کے مرکزی کمیٹی ہال میں شروع ہوا۔ یہ میٹنگ ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہی۔

کل جماعتی میٹنگ میں اپوزیشن کی جانب سے اٹھائے گئے تمام اہم مسائل پر بحث کی یقین دہانی کرائی۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے میٹنگ کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ حکومت 'آپریشن سندور'، پہلگام حملہ، بہار میں ووٹر لسٹ کی نظر ثانی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حالیہ دعووں سمیت ہر موضوع پر ضابطے اور پارلیمانی روایات کے مطابق بحث کے لیے تیار ہے۔ رجیجو نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان بہتر تال میل ضروری ہے تاکہ پارلیمنٹ کی کارروائی بغیر کسی رکاوٹ کے چل سکے۔ انہوں نے مزید کہا، "ہم چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں تمام موضوعات پر بامعنی بحث ہو اور حکومت اس کے لیے پوری طرح تیار ہے۔"

آل پارٹی میٹنگ کے بعد پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے اتوار کے روز پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ آج کی آل پارٹی میٹنگ میں مختلف جماعتوں کے 54 اراکین نے شرکت کی۔ میٹنگ کا ماحول بہت مثبت رہا اور تمام اراکین نے تعمیری انداز میں اپنی تجاویز پیش کیں۔ حکومت نے تمام آراء کو نوٹ کرلیا ہے اور تمام پارٹیوں سے گزارش ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مانسون اجلاس کی کارروائی بامقصد اور نتیجہ خیز ہو۔ پارلیمنٹ کی پرامن اور کامیاب کارروائی نہایت اہم ہے۔ ہم مختلف جماعتوں اور نظریات سے تعلق رکھ سکتے ہیں لیکن پارلیمنٹ کو کامیابی سے چلانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

کل جماعتی میٹنگ میں حزب اختلاف نے کئی اہم مسائل اٹھائے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ گورو گگوئی نے کہا، "اس اجلاس میں ہم پہلگام دہشت گردانہ حملے، سرحدی تنازع، ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں اور 'آپریشن سندور' پر ٹرمپ کے بیان جیسے موضوعات اٹھائیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ وزیر اعظم ان پر پارلیمنٹ میں جواب دیں گے۔" سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر رام گوپال یادو نے میٹنگ میں انٹیلی جنس کی ناکامی، امریکی صدر کے دعووں اور خارجہ پالیسی کی ناکامی کے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے کسی بڑے ملک نے 'آپریشن سندور' کے دوران ہندوستان کی کھل کر حمایت نہیں کی، جو خارجہ محاذ پر ناکامی کی علامت ہے۔

عام آدمی پارٹی کے سنجے سنگھ نے میٹنگ میں امریکی صدر ٹرمپ کے ان الزامات پر جواب مانگا، جن میں 5 لڑاکا طیارے مار گرانے کی بات کہی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہار میں بلڈوزر کارروائی اور احمد آباد طیارہ حادثے میں پائلٹوں کو ذمہ دار ٹھہرانا بھی تشویشناک ہے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے کے ایم تھمبی دورائی نے کہا کہ تقریباً تمام پارٹیوں کے لیڈران کا مشترکہ مطالبہ تھا کہ وزیر اعظم مودی کو 'آپریشن سندور' پر پارلیمنٹ میں وضاحت دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں ووٹر لسٹ کے تنازعہ پر بھی تفصیل سے گفتگو کی گئی۔

بیجو جنتا دل کے سسمیت پاترا نے اڈیشہ میں امن وقانون کی صورتحال پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ ریاستی حکومت ناکام ہوچکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی اس مسئلے کو پارلیمنٹ میں زور وشور سے اٹھائے گی۔ تلگو دیشم پارٹی کے سری کرشنا دیورائیلو نے کہا کہ 21 دنوں کے اس اجلاس کے دوران تمام پارٹیوں کو پارلیمنٹ کے وقت کا مؤثر استعمال کرنا چاہیے اور اہم قومی معاملات پر اجتماعی غور وفکر ہونا چاہیے۔ حکومت نے جہاں ایک طرف اپوزیشن کے مطالبات کو سننے کا عندیہ دیا، وہیں دوسری جانب اپوزیشن نے واضح کردیا کہ وہ اس سیشن میں حکومت کو سخت سوالات کے کٹہرے میں کھڑا کرے گی۔ اب نگاہیں مانسون اجلاس کے پہلے دن پر مرکوز ہیں، جہاں یہ واضح ہوگا کہ حکومت بحث کے وعدے پر کس حد تک عمل کرتی ہے۔

اس موقع پر کانگریس رہنما کنہیا کمار نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا، "ہماری اولین ترجیح ہے کہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو نوکری دی جائے۔ کانگریس صرف نعرے نہیں لگاتی بلکہ زمینی سطح پر کام کر رہی ہے۔" انہوں نے کہا کہ کانگریس اقتدار میں نہ ہوتے ہوئے بھی نوجوانوں کے روزگار کے لیے سرگرم ہے، جبکہ حکومت محض وعدے کرتی ہے۔ کنہیا کمار نے وزیر اعظم نریندر مودی کے اس دعوے کا حوالہ دیا جس میں ہر سال دو کروڑ نوکریاں دینے کی بات کہی گئی تھی۔ انہوں نے کہا، "11 سال میں 22 کروڑ نوکریاں کہاں گئیں؟ بہار میں ہی کم از کم 2 کروڑ نوجوانوں کو روزگار ملنا چاہیے تھا، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔"

پی ایم مودی اگلے ہفتے کریں گے برطانیہ اور مالدیپ کا دورہ

نئی دہلی، (یو این آئی) امور خارجہ کی وزارت نے آج بتایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اگلے ہفتے برطانیہ اور مالدیپ کا سرکاری دورہ کریں گے اور دونوں ممالک کے رہنماؤں سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ وزیر اعظم مودی اپنے برطانیہ کے ہم منصب کیتھ اسٹارمر کی دعوت پر 23-24 جولائی کو برطانیہ کا چوتھا دورہ کریں گے۔ دو روزہ دورے کے دوران، وزیر اعظم مودی اسٹارمر کے ساتھ ہند-برطانیہ دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں پر وسیع بات چیت کریں گے۔ وہ علاقائی اور عالمی اہمیت کے امور پر بھی خیالات کا تبادلہ کریں گے۔ توقع ہے کہ وزیر اعظم مودی برطانیہ کے شاہ چارلس سوم سے بھی ملاقات کریں گے۔ دورے کے دوران، دونوں فریق تجارت اور معیشت، ٹیکنالوجی اور اختراع، دفاع اور سلامتی، آب و ہوا، صحت، تعلیم اور عوام سے عوام کے تعلقات پر خصوصی توجہ کے ساتھ ساتھ جامع اسٹریٹجک شراکت داری (سی ایس پی) کی پیشرفت کا بھی جائزہ لیں گے۔ اپنے دورے کے دوسرے مرحلے میں، وزیر اعظم مودی جمہوریہ مالدیپ کے صدر ڈاکٹر محمد معزو کی دعوت پر 25-26 جولائی کو مالدیپ کا دورہ کریں گے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ ہندوستانی وزیر اعظم کا مالدیپ کا تیسرا دورہ ہوگا اور معزو کی صدارت کے دوران کسی سربراہ حکومت کا مالدیپ کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔ وزیر اعظم 26 جولائی کو مالدیپ کی آزادی کی 60 ویں سالگرہ کی تقریبات میں 'مہمان خصوصی' ہوں گے۔

نقدی تنازعہ: جسٹس ورما کے خلاف کارروائی کی تیاری

100 سے زائد اراکین پارلیمنٹ کے تحریک کے نوٹس پر دستخط

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکزی پارلیامنی امور کے وزیر کرن رجیجو نے اتوار کو کہا کہ جسٹس یشونت ورما کو برطرف کرنے کے سلسلے میں پارلیمنٹ میں تحریک پیش کرنے کے لیے 100 سے زائد اراکین پارلیمنٹ نے پہلے ہی ایک نوٹس پر دستخط کر دیے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں مواخذے کی تحریک پیش کرنے کے لیے مطلوبہ حمایت حاصل کرلی گئی ہے۔ آل پارٹی میٹنگ کے بعد کرن رجیجو نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "دستخط کا عمل جاری ہے، 100 سے زائد اراکین پارلیمنٹ پہلے ہی دستخط کر چکے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ یہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی (بی اے سی) کو طے کرنا ہے کہ پارلیمنٹ میں تحریک کب پیش کی جائے گی۔ واضح ہو کہ کسی جج کو ہٹانے کی تجویز پر لوک سبھا میں کم از کم 100 اور راجیہ سبھا میں 50 اراکین کے دستخط ہونے چاہئیں۔ پیر (21 جولائی) سے شروع ہو رہے پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے ساتھ ہی حکومت نے واضح کردیا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے اس اجلاس میں یہ تجویز لائے گی اور 'عدلیہ میں بدعنوانی' کے خلاف اس قدم میں اسے اپوزیشن سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کی حمایت بھی مل رہی ہے۔ جب رجیجو سے پوچھا گیا کہ کیا اجلاس کے پہلے ہفتہ میں یہ تجویز لائی جاسکتی ہے تو انہوں نے کہا کہ "میں ترجیحی بنیادوں پر کسی بھی کارروائی پر تبصرہ نہیں کرسکتا، کیونکہ جب تک یہ تجویز بی اے سی سے منظور نہیں ہو جاتی میرے لیے کچھ کہنا مشکل ہے۔" کرن رجیجو کے سابقہ بیان کے مطابق عدلیہ میں بدعنوانی بہت حساس اور سنگین مسئلہ ہے۔ عدلیہ ہی وہ جگہ ہے جہاں

لوگوں کو انصاف ملتا ہے۔ اگر عدلیہ میں بدعنوانی ہے تو یہ سب کے لیے ایک تشویشناک امر ہے۔ اس لیے جسٹس یشونت ورما کو ہٹانے کی تجویز پر تمام سیاسی جماعتوں کے دستخط ہونے چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ رواں سال مارچ میں دہلی ہائی کورٹ کے اس وقت کے جج جسٹس یشونت ورما کے گھر میں آگ لگنے کے بعد بڑی تعداد میں نقد پیسے برآمد ہوئے تھے۔ اس وقت کے سی جے آئی سنجیو کھنہ کے ذریعہ تشکیل کردہ 3 ہائی کورٹ کے ججوں کی ایک کمیٹی نے انہیں قصوروار پایا تھا۔ سنجیو کھنہ نے یہ معاملہ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی کو بھیجا تھا اور جسٹس ورما کے استعفیٰ دینے سے انکار کرنے پر انہیں ہٹانے کی سفارش کی تھی۔

ای ڈی کوئی 'سپر کاپ' نہیں، جو ہر معاملے کی جانچ کرے

مرکزی ایجنسی کو مدراس ہائی کورٹ کی پھٹکار، منمانی پر اٹھائے سوال

چنئی (ایجنسی) مدراس ہائی کورٹ نے انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) کے اختیارات کو لے کر اہم تبصرہ کیا ہے۔ عدالت نے ای ڈی کے سلسلے میں کہا کہ یہ کوئی گھومتا ہوا گولہ بارود یا ڈرون نہیں ہے جو اپنی مرضی سے کارروائی کرے۔ نہ ہی یہ کوئی سپر کاپ ہے جسے ہر معاملے کی جانچ کرنے کا حق ملا ہے۔ آر کے ایم پی کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے جسٹس ایم ایس رمیش اور وی لکشمی نارائنن کی بنچ نے پی ایم ایل اے کے تحت ای ڈی کی طاقت کو محدود کرنے کی بات کہی۔ اس نے آر کے ایم پاور جین پرائیویٹ لمیٹیڈ کی 901 کروڑ روپے کی فکسڈ ڈپازٹ کو فریز کرنے کے ای ڈی کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ عدالت نے صاف کیا کہ پی ایم ایل اے کے تحت کارروائی تبھی شروع کی جاسکتی ہے جب کوئی مقررہ جرم (پریڈیکیٹ آفینس) اور اس سے پیدا ہونے والی جرم کی آمدنی (پروسیڈس آف کرائم) موجود ہو۔ عدالت کے مطابق "جب تک کوئی مجرمانہ سرگرمی نہیں ہوتی جو پی ایم ایل اے کے دائرے میں آئے اور اس سرگرمی سے جرم کی کمائی نہ ہو، تب تک ای ڈی کا دائرہ اختیار شروع نہیں ہوتا۔"

مدراس ہائی کورٹ نے اپنے تبصرہ میں ای ڈی کی طاقت کا موازنہ لمپیٹ مائن سے کی جسے کام کرنے کے لیے جہاز کی ضرورت ہوتی ہے، جہاں جہاز پریڈیکیٹ آفینس اور پروسیڈس آف کرائم کی علامت ہے۔ واضح رہے کہ آر کے ایم پاور جین نے ای ڈی کے 31 جنوری کے فریز حکم کو چیلنج کیا تھا، جسے کمپنی کے سینئر وکیل بی کمار نے سابق عدالتی فیصلوں کی اندیکھی اور نئے شواہد کی کمی میں غیر قانونی بتایا۔ کمپنی کو 2006 میں فتح پور ایسٹ کول بلاک الاٹ کیا گیا تھا جسے سپریم کورٹ نے 2014 میں منسوخ کر دیا تھا۔ سی بی آئی نے اس معاملے میں شروع میں ایک ایف آئی آر درج کی تھی لیکن 2017 میں اسے بند کر دیا۔ اس کے باوجود ای ڈی نے 2015 میں پی ایم ایل اے کے تحت جانچ کی شروع اور کمپنی کے کھاتوں کو فریز کر دیا جسے مدراس ہائی کورٹ نے پہلے منسوخ کر دیا تھا۔ تازہ فیصلے میں عدالت نے ای ڈی کی کارروائی کو قانونی طور سے ناقابل قبول قرار دیا۔ عدالت نے کہا کہ پی ایم ایل اے کے تحت کارروائی میں قانونی طور سے مقررہ طریقہ کار پر عمل کرنا ضروری ہے۔

صرف آریہ سماج مندر کا سرٹیفکیٹ شادی کا ٹھوس ثبوت نہیں: ہائی کورٹ

لکھنؤ: (یو این آئی) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے ایک خاتون کی ہمدردانہ تقرری کے معاملے میں ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ صرف آریہ سماج مندر کا سرٹیفکیٹ ہی شادی کا درست ثبوت نہیں مانا جائے گا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ میاں بیوی کے درمیان طلاق محض اسٹامپ پیپر پر نہیں ہوسکتی۔ ان تبصروں کے ساتھ، عدالت نے ہمدردانہ تقرری حاصل کرنے کی خاتون کی درخواست کو مسترد کردیا۔ جسٹس منیش ماتھر کی سنگل بنچ نے خاتون کی عرضی پر یہ فیصلہ دیا۔ خاتون نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے مبینہ شوہر کی موت کے بعد اس کی جگہ ہمدردانہ تقرری دی جائے۔ جسے محکمہ زراعت نے 5 اپریل کو مسترد کر دیا تھا۔ خاتون نے درخواست میں دعویٰ مسترد کرنے کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا۔ خاتون کا کہنا تھا کہ اس نے محکمہ زراعت میں تعینات شخص کے ساتھ، اس کی پہلی بیوی سے مبینہ طلاق کے بعد سال 2021 میں آریہ سماج مندر میں شادی کی تھی۔ اس کے لیے خاتون نے صرف آریہ سماج مندر سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ پیش کیا۔

یوپی اسمبلی انتخابات میں اکھلیش کے ساتھ آسکتے ہیں چندر شیکھر

لکھنؤ (یو این آئی) اترپردیش میں سال 2022 میں ہوئے اسمبلی انتخابات میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو اور آزاد سماج پارٹی (اے ایس پی) کے سربراہ چندر شیکھر آزاد کے درمیان ایک ساتھ الیکشن لڑنے پر بات نہیں بن پائی تھی لیکن گذشتہ کچھ مہینوں سے دونوں ایک دوسرے کے قریب آئے ہیں۔ یوپی کے سیاسی گلیاروں میں ایسی چہ میگوئیاں ہیں کہ سال 2027 میں ہونے والے الیکشن میں یہ دونوں پارٹیاں ایک ساتھ آسکتی ہیں۔ گذشتہ کچھ وقت سے ایسا دیکھا جارہا ہے کہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف زیادہ نہیں بول رہی ہیں۔ دونوں ہی پارٹیوں کے لیڈر سیدھے طور سے ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے بچ رہے ہیں۔ ایس پی ذرائع کی مانیں تو پارٹی کے لیڈروں کو اس وقت چندر شیکھر کے خلاف زیادہ نہ بولنے کو کہا گیا ہے تاکہ دونوں کے درمیان آنے والے وقت میں ایک ساتھ آنے کا راستہ کھلا رہے۔ سیاسی ماہرین کی مانیں تو اگر موجودہ حالات میں چندر شیکھر اور اکھلیش یادو کے درمیان اتحاد ہوتا ہے تو یہ مغربی اترپردیش میں بی جے پی کے خلاف کافی کارگر ثابت ہوگا۔ چندر شیکھر کے خلاف زیادہ نہ بولنا بھی سماج وادی پارٹی کی سیاست کا ہی ایک حصہ ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ عوام کے درمیان ایسا پیغام جائے کہ وہ ایک دلت لیڈر کے خلاف کھڑی ہے۔ ایس پی کے ایک سینئر ذمہ دار نے بتایا کہ 2027 میں چندر شیکھر کا ایس پی کے ساتھ آنے میں ان کا بھی فائدہ ہے۔ آزاد سماج پارٹی اگر تنہا الیکشن میں اترتی ہے تو اس سے ووٹ تقسیم ہوگا۔ اور بی جے پی کو فائدہ ملے گا۔ ایس پی کے ساتھ آنے سے اپنی مہم کو آگے بڑھانے میں چندر شیکھر کو بھی مدد ملے گا۔

'پٹنہ روزگار میلہ کی بھیڑ بے روزگاری کا ثبوت'

تبدیلی کی شروعات بہار سے ہوگی: کھڑگے، میلے میں جمع ہونے والی بھیڑ پر راہل نے حکومت پر حملہ کیا

پٹنہ: کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بہار میں روزگار میلے میں جمع ہونے والے بے روزگار نوجوانوں کی بڑی بھیڑ کو لے کر قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بہار کے نوجوان اب لچھے دار باتوں کے فریب میں نہیں آنے والے ہیں بلکہ وہ روزگار کی ضمانت چاہتے ہیں اور یہ کام صرف کانگریس کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ بے روزگار نوجوانوں کی یہ بھیڑ ظاہر کرتی ہے کہ حکومت بہار کے قابل نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے میں کامیاب نہیں ہے۔ بہار کے نوجوان تقریر نہیں بلکہ روزگار چاہتے ہیں اور وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت والی حکومت انہیں روزگار فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ "مہا روزگار میلے میں جمع ہونے والی یہ بھیڑ صرف ایک بھیڑ نہیں ہے، یہ ایک پیغام ہے کہ بہار کے نوجوان اب تقریروں سے نہیں روزگار سے اپنا مستقبل چاہتے ہیں۔

جس طرح سے بی جے پی اور نتیش حکومت نے بہار کو بے روزگاری کی آگ میں جھونک دیا ہے، لاکھوں نوجوانوں کو روزی روٹی کے لیے اپنے گاؤں، اپنے خاندان چھوڑ کر محنت مزدوری کرنے کے لیے ہجرت کرنا پڑی ہے۔ انہیں صرف مقامی اور باعزت روزگار کی ضرورت ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ اب تبدیلی شروع ہو گئی ہے۔ کانگریس اور انڈیا اتحاد صرف یقین دہانیاں نہیں بلکہ حل لے کر آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ہدف واضح ہے۔ ہنر کا حق، ہر نوجوان کو روزگار، ہجرت بند ہونی چاہیے، ہر خاندان کو ساتھ رہنا چاہیے۔ اس راستے سے ایک خوشحال بہار بنے گا۔

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر انڈین یوتھ کانگریس کی جانب سے شیئر کی گئی ویڈیو کو ری پوسٹ کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے پٹنہ میں منعقدہ روزگار میلہ میں نوجوانوں کے جم غفیر کو بی جے پی کی پالیسیوں کی ناکامی کا ثبوت قرار دیا۔ کھڑگے نے لکھا، "بہار میں انڈین یوتھ کانگریس کے مہا روزگار میلے میں امنڈا عوامی سیلاب اس بات کا ثبوت ہے کہ بی جے پی اور اس کے موقع پرست اتحادیوں نے بہار کے نوجوانوں کو بے روزگاری کے دلدل میں دھکیل دیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ نوجوانوں کے مستقبل میں تبدیلی کی شروعات اب بہار سے ہوگی۔ کھڑگے نے کانگریس کے عزم کو دہراتے ہوئے کہا، "ہمارا عہد ہے، ہنر کو حق، ہر نوجوان کو روزگار، رُکے ہجرت، جڑا رہے ہر خاندان۔"

یہ ردعمل ایک ایسی ویڈیو پر آیا جسے انڈین یوتھ کانگریس نے ایکس پر پوسٹ کیا تھا۔ ویڈیو میں پٹنہ کے گیان بھون میں منعقدہ مہا روزگار میلہ کے مناظر دکھائے گئے ہیں، جہاں گیٹ کھلتے ہی ہزاروں نوجوان نوکری کے ایک موقع کی تلاش میں اندر کی جانب دوڑ پڑے۔ اندرونی ہال میں بھی نوجوانوں کی زبردست بھیڑ دیکھی گئی جو مختلف کمپنیوں کے اسٹالز پر رجسٹریشن، انٹرویو اور مشاورت کی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ ویڈیو کے ساتھ آئی وائی سی نے لکھا، "پٹنہ میں یوتھ کانگریس کے مہا روزگار میلے میں جمع نوجوانوں کی یہ بھیڑ اس بات کا صاف ثبوت ہے کہ بہار میں بے روزگاری سب سے سنگین مسئلہ ہے۔" آئی وائی سی کے مطابق یہ میلہ جے پور اور دہلی کے بعد اس کی تیسری کوشش ہے تاکہ اہل نوجوانوں کو روزگار کا موقع ملے۔

پہونچا دیا حسینؑ کا پیغام ہر طرف
مظلوم کی پکار ہے بیمار کربلا
حسب قدیم انشاء......اس سال بھی
بسلسلۂ شہادت امام زین العابدینؑ
بتاریخ ۲۵ محرم الحرام
کربلائے ملکہ جہاں عیش باغ لکھنؤ میں
یادِ بیمارِ کربلا
کا انعقاد کیا گیا ہے
جس میں
نماز ظہر سے نماز مغرب تک مجالس و نوحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہے گا
اور بیمار کربلا کا تابوت برآمد ہوگا
تمام مومنین سے شرکت کی استدعا ہے۔
منجانب:
پسران و متعلقین مولانا سید سکندر حسین صاحب قبلہ مجتہد اعلی اللہ مقامہٗ
احاطہ کمال جمال، رکاب گنج لکھنؤ

اسرائیلی فائرنگ سے 104 افراد جاں بحق

مرنے والوں میں 37 افراد امداد کے متلاشی ☐ اسرائیلی حکام غزہ میں دس لاکھ بچوں کو فاقہ کشی کا شکار کر رہے ہیں: یو این آر ڈبلیو اے ☐ اسرائیل نے فلسطینی شہریوں کو غزہ سے نکالنے کے لیے امریکہ سے مانگی مدد: رپورٹ

غزہ، 20 جولائی (یو این آئی) غزہ کی پٹی میں وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ ہفتے کی صبح سے اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 104 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ان مرنے والوں میں سے 37 افراد وہ تھے جو امداد کے متلاشی تھے۔ وزارت صحت نے تصدیق کی ہے کہ کئی متاثرین اب بھی ملبے اور سڑکوں پر موجود ہیں جہاں امدادی اور شہری دفاعی عملہ اب تک ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ 7 اکتوبر 2023 سے اسرائیلی جنگ میں ہلاکتوں کی تعداد 765,58 اور زخمیوں کی تعداد 485,140 تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جنگی کشتیوں نے غزہ بحری بندرگاہ پر سمندر کے اندر ماہی گیروں پر شدید فائرنگ کی اور ان میں سے کئی کو گرفتار کر لیا۔ ادھر اسرائیلی فوج نے ہفتے کی دوپہر کو وسطی صوبے میں النصیرات پولیس کے ڈائریکٹر کرنل عمر سعید عقل کو ایک فضائی حملے میں مار دیا۔ غزہ پٹی کے وسط میں الزوائدہ قصبے میں ان کے گھر کو نشانہ بنایا گیا۔ اس حملے کے نتیجے میں وہ اپنے خاندان کے 11 افراد کے ساتھ مارے گئے۔ اسی طرح ایک ڈرون نے خان یونس کے مغرب میں المواصی کے علاقے میں بے گھر ہونے والوں کے خیموں کو نشانہ بنایا۔ اس حملے میں ایک شخص جاں بحق اور 15 زخمی ہو گئے۔ یہ اس وقت ہوا جب غزہ میں شہری دفاع نے جمعہ کو اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی فائرنگ سے امداد کا انتظار کرنے والے 10 افراد ہلاک ہو گئے۔ پٹی کے جنوب میں ایک ہسپتال کے ڈائریکٹر نے شدید غذائی قلت کا شکار بے گھر ہونے والوں کے غیر معمولی بہاؤ کی اطلاع دی۔ شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل نے کہا ہے کہ جمعہ کو اسرائیلی بمباری نے غزہ کے جنوب میں رفح شہر کے شمال مغرب میں الشاکوش کے علاقے میں امریکی امدادی تقسیم مرکز کے قریب نو افراد کو قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ محمود بصل نے ایک شخص کی ہلاکت اور آٹھ افراد کے زخمی ہونے کا بھی بتایا جو اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ہوئے تھے۔

غزہ سٹی کے جنوب میں نتساریم محور کے قریب ایک امدادی تقسیم مرکز کے قریب جمع ہونے والے شہریوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ واضح رہے اکتوبر 2023 میں شروع ہونے والی جنگ نے پٹی کے 20 لاکھ سے زائد باشندوں کے لیے افسوسناک انسانی حالات پیدا کر دیے ہیں۔ صیہونی فورسز نے انسانی امداد کی ترسیل بھی بند کر دی ہے۔ خوراک اور دیگر ضروری وسائل کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے۔

اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (انروا) نے اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی حکام غزہ میں دس لاکھ بچوں کو فاقہ کشی کا شکار کر رہے ہیں۔ العربیہ ڈاٹ نیٹ کے مطابق اتوار کو اسرائیلی فوج نے غزہ کے وسطی علاقوں میں، جہاں فلسطینی بے گھر افراد کی کثیر تعداد موجود ہے، انخلاء کے احکامات جاری کیے۔ امدادی کارکنوں نے کہا ہے کہ فاقہ کشی بڑھ گئی ہے۔ مفلوک الحال بھوکے افراد کو امداد کا انتظار کرتے ہوئے مزید 30 افراد کو مار دیا گیا۔ فوجی انخلاء کے مطالبے سے دیر البلح کے محلوں پر ایک ممکنہ حملے کی نشاندہی ہو رہی ہے اور اس انخلا کے مطالبے نے اسرائیلی یرغمالیوں کے خاندانوں میں تشویش پیدا کر دی ہے جو اپنے رشتہ داروں کی وہاں قید ہونے کا خدشہ رکھتے ہیں۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان 21 ماہ سے جاری جنگ نے غزہ کے ایک بڑے حصے کو تباہ کر دیا ہے اور فاقہ کشی کی رفتار میں تیزی آ رہی ہے۔ غزہ کے شمالی علاقے میں الشفاء ہسپتال کے صحت حکام نے بتایا کہ اقوام متحدہ کے امدادی ٹرکوں کے داخلے کا انتظار کرتے ہوئے ہجوم پر اسرائیلی فائرنگ سے کم از کم 30 فلسطینی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ فلسطینی صحت حکام نے مزید بتایا کہ خوراک کی قلت اور امداد کی فراہمی کے نظام کے مکمل طور پر ناکام ہونے کی وجہ سے ہسپتالوں میں چکر آنے اور شدید تھکاوٹ کے مریضوں کی بھرمار ہے۔ بھوک کی وجہ سے سینکڑوں افراد جلد ہی موت کے منہ میں جا سکتے ہیں۔ حماس کے زیر انتظام وزارت صحت نے بتایا کہ ہر عمر کے شہریوں کی غیر معمولی تعداد شدید تھکاوٹ اور فاقہ کشی کی حالت میں ہنگامی شعبوں میں پہنچ رہی ہے۔ وزارت صحت نے خبردار کیا کہ سینکڑوں کمزور افراد فاقہ کشی اور اپنے جسموں کی برداشت سے زیادہ ہونے کے نتیجے میں یقینی موت کا شکار ہو جائیں گے۔ اقوام متحدہ نے بھی اتوار کو اس بات کی تصدیق کی کہ شہری فاقہ کشی کا شکار ہو رہے ہیں اور انہیں فوری طور پر امداد کی فراہمی کی ضرورت ہے۔ اسرائیلی فوج نے دیر البلح کے جنوب مغربی علاقوں میں، جہاں سینکڑوں ہزاروں بے گھر غزہ کے باشندے پناہ لیے ہوئے ہیں، لوگوں کو اپنے گھر چھوڑ کر جنوب کی طرف جانے کا مطالبہ کرتے ہوئے آسمان سے پمفلٹ گرائے۔ طبی ذرائع نے ہفتے کے روز بتایا تھا کہ کھانے کی اشیا حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے دوران اسرائیلی حملوں سے شہید ہونے والے شہریوں کی تعداد 891 اور زخمیوں کی تعداد 5754 سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اتوار کو غزہ کی پٹی میں غذائی قلت اور فاقہ کشی کی وجہ سے ایک فلسطینی بچی کی موت واقع ہوئی۔ اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (انروا) نے بتایا کہ اسرائیلی حکام غزہ میں دس لاکھ بچوں کو فاقہ کشی کا شکار کر رہے ہیں۔ فلسطینی نیوز ایجنسی (وفا) نے دیر البلح شہر کے شہداء الاقصیٰ ہسپتال کے ایک طبی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ 4 سالہ بچی رزان ابوزاہر کی محصور پٹی میں غذائی قلت اور فاقہ کشی کی پیچیدگیوں کے نتیجے میں موت واقع ہوئی۔ انروا نے کہا کہ اسرائیلی حکام غزہ میں ان شہریوں کو فاقہ کشی کا شکار کر رہے ہیں جن میں دس لاکھ بچے شامل ہیں۔ انروا نے فوری طور پر غزہ کی پٹی کا محاصرہ ختم کرنے اور خوراک اور ادویات کی ترسیل کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔

اسرائیلی خفیہ ادارے موساد کے سربراہ ڈیوڈ برنیع نے اس ہفتے واشنگٹن کا دورہ کیا تا کہ امریکہ سے مدد حاصل کی جا سکے۔ اس کا مقصد بعض ممالک کو اس بات پر قائل کرنا ہے کہ وہ غزہ سے لاکھوں فلسطینیوں کو نکال کر اپنے ہاں آباد کریں۔ یہ بات جمعے کو انگریزی خبر رساں ویب سائٹ "ایکسیوس" نے دو باخبر ذرائع کے حوالے سے بتائی۔ رپورٹ کے مطابق، برنیع نے امریکی صدر کے مشرق وسطی کے لیے خصوصی ایلچی اسٹیو وِٹکوف کو بتایا کہ اسرائیل نے ایتھوپیا، انڈونیشیا اور لیبیا کے ساتھ اس حوالے سے بات چیت کی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ملاقات کے دوران برنیع نے وِٹکوف سے کہا کہ ایتھوپیا، انڈونیشیا اور لیبیا نے غزہ سے بڑی تعداد میں فلسطینیوں کو قبول کرنے کے لیے آمادگی ظاہر کی ہے۔ اسرائیلی تجویز ہے کہ واشنگٹن ان ممالک کو ترغیبات دے اور اسرائیل کی مدد کرے تا کہ وہ ان کو قائل کر سکے۔ تاہم ذرائع میں سے ایک کے مطابق، وِٹکوف نے اس تجویز پر کوئی وعدہ نہیں کیا، اور یہ واضح نہیں ہے کہ امریکہ اس معاملے میں کسی عملی کردار کا ارادہ رکھتا ہے یا نہیں۔ یاد رہے کہ 7 جولائی کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر اس منصوبے کا اشارہ دیا تھا کہ فلسطینیوں کو غزہ سے نکال کر دوسرے ممالک میں منتقل کیا جائے۔ یہ بات انھوں نے اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو سے وائٹ ہاؤس میں ملاقات کے دوران کہی۔ نیتن یاہو نے اپنی جانب سے کہا کہ امریکہ اور اسرائیل ان ممالک کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں جو فلسطینیوں کو "بہتر مستقبل" دے سکتے ہیں۔ ان کے مطابق غزہ کے رہائشیوں کو ہمسایہ ممالک میں منتقل ہونے کا امکان موجود ہے۔ یاد رہے کہ ٹرمپ اس سال کے آغاز میں کئی بار فلسطینیوں کو ہجرت پر مجبور کرنے اور غزہ پر کنٹرول قائم کرنے کی بات کر چکے ہیں، اور اسے "مشرق وسطی کی ریویرا" بنانے کا خواب ظاہر کیا تھا، مگر ان منصوبوں کو دنیا بھر میں شدید مذمت کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی ممالک پہلے ہی اس بات کی تردید کر چکے ہیں کہ وہ اسرائیل کی جانب سے نکالے گئے فلسطینیوں کو قبول کریں گے۔

پاکستان میں سیلاب سے بھیانک تباہی
200 سے زائد افراد ہلاک، 560 زخمی

اسلام آباد (ایجنسی) اس وقت پورا ملک مون سون کی بارشوں کی لپیٹ میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بیرونی ممالک میں بھی کم و بیش یہی صورتحال ہے۔ معلومات کے مطابق بھارت کے پڑوسی ملک پاکستان کو مون سون کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) نے یہاں کہا کہ گزشتہ ماہ جون کے آخر تک مون سون کی وجہ سے 200 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں 100 بچے بھی شامل ہیں۔ جیو ٹی وی نے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 200 میں سے 123 اموات صرف پاکستان کے پنجاب میں ہوئی ہیں۔ اس کے بعد خیبر پختونخوا میں 40، سندھ میں 21، بلوچستان میں 16، اسلام آباد اور پی او کے میں ایک ایک ہلاکت ہوئی ہے۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ تمام اموات کی وجوہات مختلف تھیں تاہم بتایا گیا ہے کہ مکان منہدم ہونے سے کم از کم 118 افراد ہلاک ہوئے۔ اسی دوران اچانک سیلاب کی وجہ سے 30 افراد کی موت ہو گئی، جبکہ دیگر ڈوبنے اور آسمانی بجلی گرنے سے ہلاک ہوئے۔ ساتھ ہی رپورٹس میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ بارش کی وجہ سے 182 بچوں سمیت 560 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ مزید بتایا گیا کہ راولپنڈی میں اچانک آنے والے سیلاب سے گھروں، سڑکوں اور بازاروں کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے۔ تمام علاقے زیر آب آگئے۔ بعض علاقوں میں پانی چھتوں تک پہنچ گیا ہے جس سے مکین اپنا سامان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہیں۔ پاکستان کے شہر فیصل آباد میں بھی بھاری نقصان ہوا ہے جہاں صرف دو دنوں میں 33 واقعات میں 11 افراد ہلاک اور 60 زخمی ہوئے۔ زیادہ تر اموات کمزور ڈھانچوں کے گرنے کی وجہ سے ہوئیں۔ اسی وقت پاکستان کے پنجاب میں شدید بارشوں اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے ایک ڈھانچہ گر گیا۔ یہاں جیو ٹی وی کے مطابق چکوال میں 450 ملی میٹر سے زائد بارش کے بعد کم از کم 32 سڑکیں بہہ گئیں۔ انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصان کے ساتھ ساتھ مواصلاتی رابطے بھی منقطع ہو گئے ہیں اور کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی تاحال بحال نہیں ہو سکی ہے۔ یو این نیوز کی حالیہ رپورٹ کے مطابق خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان کے علاقوں میں گلیشیئر جھیلیں پھٹنے سے سیلاب کا خدشہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

جاپان کے ایوان بالا انتخابات کیلئے ووٹنگ کا آغاز

ٹوکیو، 20 جولائی (یو این آئی) جاپان کے ایوان بالا انتخاب کے لیے ووٹنگ اتوار کی صبح شروع ہو گئی ہے، حکمراں جماعت اور حزب اختلاف کے درمیان شدید مقابلے میں کل 522 امیدوار حصہ لے رہے ہیں۔ ہاؤس آف کونسلرز 248 ممبران پر مشتمل ہے، جس کی مدت چھ سال ہے۔ انتخابات ہر تین سال بعد ہوتے ہیں، ہر بار نصف نشستیں حاصل کی جاتی ہیں۔ اتوار کو ہونے والی ووٹنگ میں کل 125 نشستوں پر رائے دہندگان کا وزن ہے، جس میں ایک ایسی نشست بھی شامل ہے، جہاں خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے انتخاب کی ضرورت ہے۔ اس وقت حکمران لبرل ڈیموکریٹک پارٹی اور اس کے حمایتی حکمران پارٹنر کومیتو کے پاس 75 نشستیں ہیں، جو دوبارہ انتخابات کے لیے تیار نہیں ہیں۔ لہٰذا اتحاد مشکلات کا شکار ہے، جسے میڈیا پول کے خراب نمبروں کا سامنا ہے، 248 نشستوں والے ایوان میں اکثریت برقرار رکھنے کے لیے الیکشن میں 50 نشستیں حاصل کرنی ہوں گی۔ ایسے ماحول میں حکمران اتحاد کو نسبتاً کم سمجھا جا رہا ہے، جس نے انتخابات سے قبل ایوان بالا پر کنٹرول حاصل کیا ہوا تھا، حالانکہ وزیر اعظم شگیرو اشیبا، جو عوامی حمایت میں کمی اور بڑھتی ہوئی قیمتوں اور بھاری امریکی ٹیرف جیسے کٹھن چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔ اکتوبر 2024 کے عام انتخابات میں حکمران اتحاد نے زیادہ طاقتور ایوان نمائندگان، یا ایوان زیریں، میں اپنی اکثریت کھو دی، جس کے باعث اشیبا کو تین دہائیوں میں جاپان کی پہلی اقلیتی حکومت بنانے پر مجبور ہونا پڑا۔ مقامی میڈیا رپورٹ کے مطابق اگر حکمران اتحاد اس بار ایوان بالا میں اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو اشیبا کے لیے اپنی انتظامیہ کو سنبھالنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔

چین نے تبت میں دنیا کے سب سے بڑے ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کی تعمیر شروع کر دی

بیجنگ، 20 جولائی (یو این آئی) چین نے ہندوستان کی تشویش کو نظر انداز کرتے ہوئے تبت خود مختار علاقے میں یارلنگ سانگپو ندی کے نچلے علاقوں میں تقریباً 2.1 ٹریلین یوآن (167.2 بلین امریکی ڈالر) کی لاگت سے ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کی تعمیر کا باضابطہ آغاز کر دیا ہے۔ چینی کونسل نے اپنی ویب سائٹ پر یہ معلومات فراہم کی ہیں۔ کونسل کے بیان میں کہا گیا ہے کہ "چینی وزیر اعظم لی کیانگ نے ہفتہ کو یارلنگ زانگبو ندی کے نچلے علاقوں میں ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کی تعمیر کے آغاز کا اعلان کیا۔" اس پروجیکٹ میں پانچ (سیڑھی نما) کیسکیڈ ہائیڈرو پاور پلانٹس شامل ہوں گے، جن کی کل لاگت تقریباً 2.1 ٹریلین یوآن (تقریباً 167.8 بلین امریکی ڈالر) ہونے کا تخمینہ ہے۔ اس پروجیکٹ سے پیدا ہونے والی بجلی کا استعمال بنیادی طور پر بیرونی کھپت کے ساتھ ساتھ تبت میں مقامی طلب کے لیے بھی کیا جائے گا۔ اس ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کا تعمیراتی کام چائنا یاجیانگ گروپ کمپنی کر رہی ہے، جو پروجیکٹ کے مکمل ہونے کے بعد اس کا آپریشن بھی کرے گی۔ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا ہائیڈرو پاور پلانٹ وسطی چین کے ہوبئی صوبے میں یانگسی ندی پر واقع سینکسیا (تین گھاٹیاں) سمجھا جاتا ہے۔ سینکسیا ہائیڈرو پاور پلانٹ کی ڈیزائن صلاحیت 22.4 ملین کلوواٹ ہے، اور اس کی تعمیر اکتوبر 2008 میں مکمل ہوئی تھی۔ اس سے قبل، چینی میڈیا نے بتایا تھا کہ نئے ہائیڈرو پاور پلانٹ کی منصوبہ بند نصب شدہ صلاحیت 60 ملین کلوواٹ ہوگی، جو سینکسیا کی نصب شدہ صلاحیت سے تقریباً تین گنا زیادہ ہے۔ واضح رہے کہ اس پروجیکٹ کی تعمیر کے باضابطہ آغاز سے پہلے ہندوستان نے اپنی تشویش کا اظہار کیا تھا اور رواں سال جنوری کے آغاز میں ہندوستان کی وزارت خارجہ نے کہا تھا کہ تبت خود مختار علاقے میں دنیا کا سب سے بڑا ہائیڈرو پاور اسٹیشن بنانے کے چین کے منصوبوں پر ہندوستان نظر رکھے ہوئے ہے۔ ہندوستان نے چین سے درخواست کی تھی کہ وہ ایسی پروجیکٹس کی تعمیر کے دوران ہندوستان اور دیگر ممالک کے مفادات کا بھی خیال رکھے۔ ہندوستان اس پروجیکٹ کی اس لیے بھی مخالفت کر رہا ہے کیونکہ اس منصوبے کے تحت ایک بڑا ڈیم تبت کے مشرقی کنارے پر ہمالیہ کی وسیع وادی میں تعمیر کیا جائے گا۔ یہ علاقہ پہلے ہی زلزلوں کے لحاظ سے حساس ہے اور اس بڑے منصوبے کی تعمیر سے یہاں ماحولیاتی توازن متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

سوڈان نے یورپی یونین کی نئی پابندیوں کی مذمت کی

خرطوم 20 جولائی (یو این آئی/شنہوا) سوڈان نے ہفتے کے روز یورپی یونین کی طرف سے عائد کردہ نئی پابندیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان میں "منصفانہ قانونی معیارات" کا فقدان ہے۔ وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ سوڈانی مسلح افواج (ایس اے ایف) کا غیر قانونی باغی مسلح "گروپوں" سے موازنہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ بیان میں یورپی یونین پر زور دیا گیا کہ وہ سوڈان کے مخصوص قومی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ متوازن انداز اپنائے۔ یوروپی یونین نے جمعہ کے روز ایس اے ایف اور نیم فوجی ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) سے وابستہ دو افراد اور دو اداروں کے خلاف پابندیاں عائد کی ہیں، جن میں اثاثے ضبط کرنا، براہ راست یا بالواسطہ طور پر فنڈز یا معاشی وسائل کی فراہمی پر پابندی اور سفری پابندی شامل ہے۔ واضح رہے کہ سوڈان میں ایس اے ایف اور آر ایس ایف کے درمیان اپریل 2023 سے تنازع چل رہا ہے، اس لڑائی میں ہزاروں افراد ہلاک اور لاکھوں بے گھر ہو چکے ہیں، جس سے ملک میں انسانی بحران مزید گہرا ہو گیا ہے۔

ٹرمپ نے جینیئس بل پر دستخط کر دیے
امریکہ کرپٹو کرنسی کا دارالحکومت بن گیا

واشنگٹن، 19 جولائی (یو این آئی) کرپٹو کرنسی کی صنعت کے لیے ایک اہم موڑ پر، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے جینیئس ایکٹ پر دستخط کیے ہیں جو کہ سٹیبل کوائنز کے لیے نئے اصول طے کر رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے ایک سرکاری بیان میں کہا، "جمعہ، 18 جولائی، 2025 کو، صدر نے ایس۔ 1582، جینیئس ایکٹ پر دستخط کیے،" دو جماعتی حمایت سے، اس قانون سازی کا مقصد صارفین کے اعتماد کو بڑھانا اور کرپٹو مارکیٹ میں ایک رہنما کے طور پر امریکہ کی پوزیشن کو مستحکم کرنا ہے۔ یہ بل 308 کے مقابلے 122 ووٹوں سے منظور ہوا۔ اسے ڈیموکریٹک ارکان کے تقریباً نصف اور زیادہ تر ریپبلکنز نے حمایت کی۔ قانون کرپٹو کے حامیوں کے لیے ایک بڑی فتح ہے، جنہوں نے طویل عرصے سے اس طرح کے ریگولیٹری فریم ورک کو قانونی حیثیت دینے کے لیے لابنگ کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مسٹر ٹرمپ نے جینیئس ایکٹ پر دستخط کر دیے۔ یہ ایک تاریخی بل ہے جو ادائیگی کے اسٹیبل کوائنز کے لیے ایک ریگولیٹری فریم ورک قائم کرتا ہے اور امریکی ڈیجیٹل کرنسی پالیسی میں ایک اہم موڑ ثابت ہوگا۔ صدر نے جمعہ کو ایک مخصوص قسم کی کرپٹو کرنسی کو نشانہ بناتے ہوئے نئے قواعد پر دستخط کیے، جو ایک ایسی صنعت کے لیے ایک اہم قدم ہے جس نے قانونی حیثیت اور سیاسی اثر و رسوخ حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ہے۔ نئے نافذ کردہ جینیئس ایکٹ میں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کو کم کرنے کے لیے امریکی ڈالر جیسے اثاثوں سے منسلک مستحکم کوائن ڈیجیٹل کرنسیوں کے لیے بنیادی اصول اور صارفین کے تحفظات مرتب کیے گئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ کے مطابق، بل کو ایوان اور سینیٹ دونوں میں دو طرفہ حمایت حاصل ہوئی۔ یہ قانون سازی ڈالر کی حمایت یافتہ اسٹیبل کوائنز کو ریگولیٹ کرنے اور عالمی کرپٹو اکانومی میں امریکی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ قانون کرپٹو کے حامیوں کے لیے ایک بڑی جیت ہے، جنہوں نے طویل عرصے سے اس طرح کے ریگولیٹری فریم ورک کو قانونی حیثیت دینے کے لیے لابنگ کی ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے اس موقع پر کہا کہ "میں نے عہد کیا کہ ہم امریکی آزادی اور قیادت کو بحال کریں گے اور امریکہ کو دنیا کا کرپٹو دارالحکومت بنائیں گے۔ جینیئس ایکٹ ایک واضح اور سادہ ریگولیٹری فریم ورک بناتا ہے تا کہ ڈالر کی مدد سے چلنے والے اسٹیبل کوائنز کی بے پناہ صلاحیت کو محسوس کیا جا سکے۔" کرپٹو انڈسٹری کے لیڈروں اور ریپبلکن قانون سازوں کے ساتھ جنہوں نے بل کو اسپانسر کیا، مسٹر ٹرمپ نے اس موقع کو امریکہ کی مالی اور تکنیکی غلبہ کی طرف واپسی کے لیے استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس کا نام میرے نام پر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا، "بہت سے لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ انٹرنیٹ کی پیدائش کے بعد سے مالیاتی ٹیکنالوجی میں شاید سب سے بڑا انقلاب ہو سکتا ہے۔ آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟ اگر آپ ہاں کہیں گے تو میں بھی ہاں میں کہوں گا۔ اتنے کم وقت میں یہ اعزاز کسی کو نہیں ملا۔ یہ دستخط آپ کی محنت، آپ کے علمبردار جذبے اور آپ کی ہمت نہ ہارنے کی صلاحیت کا بہترین ثبوت ہے۔"

ویتنام میں بحری جہاز ڈوبنے سے 37 افراد ہلاک

ہنوئی 20 جولائی (یو این آئی/شنہوا) شمالی ویتنام کے ہالونگ بے میں ہفتہ کو ایک مسافر بحری جہاز ڈوبنے سے 37 افراد ہلاک ہو گئے۔ ویتنام کی نیوز ایجنسی نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ ایجنسی نے کہا کہ جہاز کے ملبے کو آج صبح تحقیقات کے لیے ساحل پر لایا گیا۔ حادثے کے وقت جہاز میں 48 ویتنامی سیاح سوار تھے۔ دس سیاحوں کو بچا لیا گیا۔ سرکاری میڈیا کے مطابق جہاز میں عملے کے پانچ ارکان بھی سوار تھے۔ ویتنام کے نائب وزیر اعظم ٹران ہونگ ہا کی ہدایات پر صوبہ کوانگ نین کے حکام نے ریسکیو آپریشن میں مدد کے لیے چار بڑے بحری جہاز اور اہم ریسکیو فورسز کو تعینات کیا۔ مقامی میڈیا وی این ایکسپریس نے رپورٹ کیا کہ ریسکیو ٹیمیں اب لاپتہ افراد کی تلاش کر رہی ہیں کیونکہ طوفان وفا علاقے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

برطانوی عدالت میں فلسطینیوں کے حق میں دو مختلف درخواستوں کی سماعت پیر کے روز

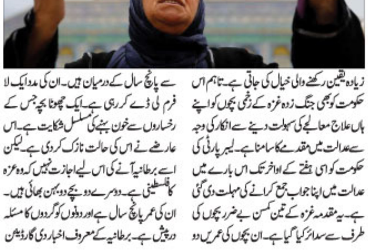

لندن، 20 جولائی (یو این آئی) لندن ہائی کورٹ میں فلسطین ایکشن نامی انسانی حقوق کی بات کرنے والی تنظیم کے مقدمہ کی سماعت پیر کے روز ہوگی۔ اس مقدمے میں فلسطین ایکشن نے برطانوی حکومت کے اس اقدام کو چیلنج کیا ہے جو اسے دہشت گرد تنظیم قرار دینے سے متعلق ہے۔ لیکن دوسرا مقدمہ ان زخمی اور بیمار فلسطینی بچوں کا ہے جن کا علاج برطانیہ میں کرنے کی سہولت دینے سے برطانیہ انکاری ہے۔ اس مقدمے کو انتہائی کمسن بچوں کی طرف سے ایک لا فرم لی ڈے نے چیلنج کیا ہے۔ برطانوی عوام میں اپنی حکومت کی اسرائیلی جنگ کی حمایت پر مبنی پالیسیوں کی وجہ سے سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ اسی کا اظہار مظاہروں اور عدالتوں میں شہریوں کی طرف سے دائر کردہ درخواستوں سے کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے برطانیہ میں ان دنوں لیبر پارٹی کی حکومت ہے جو انسانی حقوق، آزادی و ہمدردی پر زیادہ یقین رکھنے والی خیال کی جاتی ہے۔ تاہم اس حکومت کو بھی جنگ زدہ غزہ کے زخمی بچوں کو اپنے ہاں علاج معالجے کی سہولت دینے سے انکار کی وجہ سے عدالت میں مقدمے کا سامنا ہے۔ لیبر پارٹی کی حکومت کو اسی ہفتے کے اواخر تک اس بارے میں عدالت میں اپنا جواب جمع کرانے کی مہلت دی گئی ہے۔ یہ مقدمہ غزہ کے تین کمسن بے ضرر بچوں کی طرف سے دائر کیا گیا ہے۔ ان بچوں کی عمریں دو سے پانچ سال کے درمیان ہیں۔ ان کی مدد ایک لا فرم لی ڈے کر رہی ہے۔ ایک چھوٹا بچہ جس کے رخساروں سے خون بہنے کی مسلسل شکایت ہے۔ اس عارضے نے اس کی حالت نازک کر دی ہے۔ لیکن اسے برطانیہ آنے کی اس لیے اجازت نہیں کہ وہ غزہ کا فلسطینی ہے۔ دوسرے دو بچے دو بہن بھائی ہیں۔ ان کی عمر پانچ سال ہے اور دونوں کو گردوں کا مسئلہ درپیش ہے۔ برطانیہ کے معروف اخبار دی گارڈین کے مطابق لی ڈے ※ نامی قانونی فرم نے برطانوی حکومت کے ان بچوں کو علاج کے لیے برطانیہ آنے سے روکنے کے اقدام کو چیلنج کیا ہے۔ اس سلسلے میں لا فرم نے برطانیہ کی وزارت خارجہ اور وزارت داخلہ دونوں کو فریق بنایا ہے کہ یہ ان بچوں کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں ناکام ہوئی ہیں۔ غزہ میں طبی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں اور لاکھوں افراد زندگی بچانے کے لیے ہسپتالوں اور ادویات سے محروم ہیں۔ برطانیہ جو کہ اسرائیل کے اہم ترین حامیوں اور اتحادیوں میں سے ایک ہے۔ غزہ میں جاری جنگ اسرائیل امریکہ کے بعد برطانیہ جیسے مہربان ملکوں کی مدد اور اسلحے کے بغیر لڑ ہی نہیں سکتا تھا۔ تاہم ان بچوں کو علاج کی سہولت نہ دینے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ برطانیہ نے پہلے ہی پانچ لاکھ فلسطینیوں کو علاج اور ادویات میں مدد دی ہے۔ عدالت سے رجوع کرنے والوں کا موقف ہے کہ ان بچوں کی جان بچانے کا معاملہ ہے۔ کہ یہ زخمی اور بیمار ادویات سے محروم اسرائیلی ناکہ بندی میں بے بس ہیں۔ لی ڈے لا فرم کی وکیل کیرولین اوٹ ان بچوں کی حالت کے بارے میں حکومت کو جھنجھوڑنے میں لگی ہوئی ہیں ※ دی گارڈین کی رپورٹ کے مطابق گردوں کے عارضے میں مبتلا ایک پانچ سالہ بچہ اب چلنے سے بھی عاری ہے۔ ان بچوں کے لیے علاج کی سہولت چاہنے کے حامی کہتے ہیں کہ ان بچوں کے بارے میں برطانوی حکومت کا موقف برطانیہ کے دیگر دعوؤں سے متصادم ہے۔ یاد رہے اسرائیلی فوج غزہ میں جاری اپنی بائیس مہینوں کی جنگ کے دوران کم از کم 17000 فلسطینی بچوں کو قتل کر چکی ہے۔ مجموعی طور پر 58700 سے زائد فلسطینی قتل کیے ہیں۔ اب وہاں بھوک، قحط اور ناکہ بندی کی وجہ سے ادویات کی عدم دستیابی بھی بچوں اور بڑوں کی موت کا سبب ہیں۔

سعودی عرب کے 'سلیپنگ پرنس' 20 سال کوما میں رہنے کے بعد انتقال کر گئے

ریاض: سعودی عرب کے سلیپنگ پرنس ※ کے نام سے مشہور شہزادہ ولید بن خالد بن طلال السعود تقریباً دو دہائی تک کوما میں رہنے کے بعد 36 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ شاہی خاندان نے ہفتے کے آخر میں ان کی موت کی تصدیق کی ہے۔ نماز جنازہ اتوار کو نماز عصر کے بعد ریاض کی امام ترکی بن عبداللہ مسجد میں ادا کی جائے گی۔ شہزادہ ولید کی کہانی گذشتہ کئی برسوں سے عوامی جذبات اور توجہ کا مرکز رہی ہے۔ مرحوم شہزادے کے والد شہزادہ خالد بن عبدالعزیز نے سوشل میڈیا ایکس پر ایک پوسٹ میں تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ ہم اللہ کے فرمان اور تقدیر پر بھرے دلوں کے ساتھ اور گہرے دکھ اور افسوس کے ساتھ اپنے پیارے بیٹے شہزادہ الولید بن خالد بن طلال بن عبدالعزیز آل سعود کے لیے سوگوار ہیں، اللہ ان پر رحم کرے اسی کے ساتھ انہوں نے لکھا کہ "اے اطمینان والی روح! راضی اور خوش ہو کر اپنے رب کی طرف لوٹ جا، اس کے بندوں میں شامل ہو جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ شہزادہ الولید 2005 میں 15 سال کی عمر میں لندن میں ایک خوفناک کار حادثے کے بعد کوما میں چلے گئے۔ انہیں شدید برین ہیمرج ہوا۔ بعد ازاں انہیں واپس سعودی عرب لایا گیا، جہاں انہیں ریاض کے کنگ عبدالعزیز میڈیکل سٹی میں داخل کرایا گیا۔ امریکہ اور اسپین کے ماہر ڈاکٹروں سے علاج سمیت وسیع طبی عمل کے باوجود شہزادہ کبھی مکمل ہوش میں نہیں آیا۔

چھوٹے امام باڑے میں یادِ سکینہؑ منایا گیا

انجمن ناصر العزا کی وداعی مجلس ☐ یادِ بیمارِ کربلا منائی گئی ☐ مسجد رفیع صاحب میں تابوت کی زیارت کرائی گئی ☐ حوزہ علمیہ ابو طالب میں "شہادت امام زین العابدین" 21/جولائی کو

لکھنؤ: انجمن گلزارِ پنجتن کی جانب سے اس بار بھی چھوٹے امام باڑے حسین آباد میں جناب سکینہ کی یاد میں مجلس وزیارت کا اہتمام کیا گیا۔ بڑی تعداد میں عقیدت مندوں کو شام کے قید خانے کے دل سوز مناظر کی زیارت کرائی گئی۔ ساتھ ہی عزاداروں کو امام سجادؑ کے تابوت، حضرت عباسؑ کے علم، حضرت علی اصغرؑ کے جھولے اور ذوالجناح کی بھی زیارت کرائی گئی۔ یہاں مولانا حیدر عباس نے مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کربلا سے شام تک کے سفر میں جناب سکینہ پر ہونے والے مظالم کو بیان کرتے ہوئے امام حسینؑ کو ان کی چار سالہ چہیتی بیٹی جناب سکینہ کا پرسہ دیا۔ یہ مناظر دیکھ کر عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ قید خانے کی زیارت کے دوران ہر عزادار کی آنکھ نم ہوگئی۔ اس موقع پر شہر کی مختلف انجمنوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔ بچوں اور نوجوانوں نے زنجیر زنی کر کے امام حسینؑ کو ان کی مظلوم بیٹی کا پرسہ پیش کیا۔ آخر میں مولانا ارشد جعفری نے وداعی مجلس سے خطاب کیا۔

لکھنؤ: انجمن ناصر العزا کی جاری 150 سالہ شب بیداری کا اختتام وداعی علم کے برآمد ہونے کے بعد ہوا۔ وداعی مجلس سے مولانا رضا حسین نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن کاظمیہ عابدیہ نے سلام و نوحہ پیش کیا۔ اس کے بعد انجمن ناصر العزا نے اپنے تاریخی نوحے اور سلام پیش کیے جن میں شامل تھے:

علی کا شیر رن میں آرہا ہے
جسے دیکھو وہ بھاگا جا رہا ہے
کہتے تھے شاہؑ اُمِ عباس میر لشکر سم اور سختیاں جھیلی ہیں اسلام کو پھیلانے میں
سر کٹا، گھر بھی لٹا، شاہ کا ویرانے میں

بعد ازاں درگاہ حضرت عباسؑ تک جلوس پہنچا۔ درگاہ میں داخل ہوتے وقت انجمن نے اپنا معروف سلام صبح کا تارا جھلملاتا ہے، دیکھیے کیا خدا دکھاتا ہے پڑھا، جس سے عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ اس کے بعد انجمن کے مرکزی نوحہ خواں رفیق الحسن نے درگاہ میں چاندی کا آدھا کلو وزنی علم چڑھایا۔

حضرت امام حسینؑ کے بیمار فرزند حضرت زین العابدینؑ کی یاد میں امام باڑہ سرکار حسینی کشمیری محلہ میں یادِ بیمار کربلا منائی گئی۔ اس موقع پر مولانا جاوید حیدر نے مجلس سے خطاب کیا۔ اس کے بعد تابوت، علم، جھولا اور ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی۔ ساتھ ہی انجمن معراج المومنین سمیت متعدد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

یومِ سجادؑ

حضرت امام زین العابدینؑ کی یاد میں کربلا کروری میاں، منشی مظفر علی، قصبہ امیٹھی، گوسائی گنج میں یوم سجادؑ منایا گیا۔ قاری محمد رضا کی تلاوتِ قرآن کے بعد مولانا سیف عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد شبیہ تابوت کا جلوس کربلا احاطہ میں نکالا گیا اور مختلف انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

لکھنؤ: حضرت زین العابدینؑ کی شہادت کی شب مسجد رفیع صاحب، ٹاپے والی گلی میں مجلس سے مولانا شبر حسین نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد امام باڑہ تکیہ بیگم تک امام کے تابوت کے ساتھ جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے ساتھ انجمنیں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرتی رہیں۔

لکھنؤ۔ حوزہ علمیہ ابوطالب میں 21/جولائی کو "شہادت امام زین العابدینؑ" کے موقع پر ایک مجلس عزا "یوم سجادؑ" کے عنوان سے منعقد ہوگی۔ جس کو مولانا کاظم مہدی واحدی صاحب قبلہ خطاب فرمائیں گے۔

چوری کے شبہ میں خاتون کو ہراساں کیے جانے پر چوکی انچارج لائن حاضر

ماں بیٹے کے زہر کھانے کے بعد پولیس محکمہ میں مچی افراتفری، ملزم شخص کے خلاف مقدمہ درج

بلندشہر 20 جولائی (پریس ریلیز) بلندشہر کے نروہ تھانہ علاقے کے گاؤں بیلون کی رہنے والی ایک طلاق یافتہ خاتون نے اپنے خلاف سونے کی چوری کے الزامات اور شکایت کنندہ اور پولیس کی طرف سے ہراساں کیے جانے سے پریشان ہو کر اپنے بیٹے کے ساتھ زہر کھا کر خودکشی کی کوشش کی۔ اہل خانہ بروقت علاج کے لیے علی گڑھ میڈیکل لے گئے۔ جہاں ماں اور بیٹے کی حالت میں بہتری کے بعد انہیں ڈبائی کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ واضح ہو کہ 13 جولائی کو بیلون گاؤں کے رہنے والے مہندر اپادھیائے نے بیلون پولیس چوکی میں شکایت درج کرائی کہ اس کی گھریلو ملازمہ سنیتا دیوی (36 سال) پر اس کے گھر میں رکھے 10 گرام سونے کے زیورات چوری کرنے کا الزام لگایا۔ جس کے بعد بیلون چوکی کے انچارج امرت پال سنگھ نے خاتون سنیتا دیوی کو پوچھ گچھ کے لیے چوکی بلایا۔ تفتیش کے دوران چوری کا الزام ثابت نہ ہونے پر خاتون کو واپس بھیج دیا گیا۔ جس کے بعد پولیس نے خاتون کو متعدد بار چوکی بلایا اور اسے ذہنی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا۔ پولیس کی ہراسانی سے مایوس ہو کر 17 جولائی کو سنیتا نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ ایس ایس پی بلندشہر کو شکایتی خط پیش کیا لیکن جب کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو 17 جولائی کی رات دیر گئے سنیتا دیوی نے اپنے نابالغ بیٹے لو (12 سال) کے ساتھ زہر کھا لیا۔ گاؤں والوں کی مدد سے اہل خانہ خاتون کو علاج کے لیے علی گڑھ میڈیکل لے گئے۔ چوری کے جھوٹے الزامات اور ذہنی وجسمانی تشدد سے پریشان ماں بیٹے کی زہر کھا کر خودکشی کی کوشش کے بعد پولیس حرکت میں آگئی۔ ایس ایس پی بلندشہر کے حکم پر بیلون چوکی کے انچارج امرت پال سنگھ کو لاکھوں روپے کی چوری چھپانے اور شکایت درج کرائے بغیر پوچھ گچھ کے نام پر خاتون اور اس کے بیٹے کو ہراساں کیے جانے کے لیے فوری طور پر لائن حاضر کر دیا۔ نروہ تھانہ علاقے کے بیلون گاؤں کے رہنے والے لکالی چرن نے گاؤں کے رہنے والے مہندر اپادھیائے کے خلاف شکایت درج کرائی ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ وہ اس کی بہن سنیتا دیوی پر چوری کا جھوٹا الزام لگا کر اسے ہراساں کر رہا ہے اور اسے بار بار دھمکیاں دے رہا ہے۔ تھانہ انچارج رام نارائن سنگھ نے بتایا کہ متاثرہ کے بھائی کی شکایت کی بنیاد پر ملزم مہندر اپادھیائے کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔

پولیس افسران نے کانوڑیوں پر پھول نچھاور کر کے ان کا استقبال کیا

بلندشہر 20 جولائی (پریس ریلیز) سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ کی رہنمائی میں کانوڑ یاترا کی پرامن اور محفوظ تکمیل کو یقینی بنانے کے لیے آج ہفتہ کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (دیہی) ڈاکٹر تیجویر سنگھ نے خورجہ ہائی وے پر واقع اخوال کٹ کے پاس مقامی افسران کے ہمراہ کیمپ لگا کر وہاں سے گزر رہے کانوڑیوں پر پھول نچھاور کیے۔ ایس پی دیہات نے کانوڑیوں کو روک کر ان کا حال دریافت کیا نیز انھیں کچھ دیر آرام کے لیے بھی عارضی طور پر قائم کی گئی چوکی پر روکا گیا۔ کانوڑیوں سے بات چیت کرنے کے بعد ان کے سفر کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور ان کے محفوظ سفر کی خواہش کی۔ اس موقع پر خورجہ سی او مسز پورنیما سنگھ، انسپکٹر خورجہ نگر کوتوالی راجپال سنگھ تومر، انسپکٹر خورجہ کوتوالی دیہات محمد اسلم وغیرہ موجود تھے۔

جلسہ بیادگار مولانا جعفر حسنی ندوی

لکھنؤ 20 جولائی۔ ابنائے ندوہ فارغین 1996 بیچ کی جانب سے ایک جلسہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سابق ناظر عام حضرت مولانا جعفر مسعود حسنی ندویؒ کی یاد میں وراٹ کھنڈ، گومتی نگر میں مولانا عبدالسلام ندوی کی رہائش گاہ پر منعقد کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، اس جلسے میں ملک کے مختلف شہروں سے آن لائن بھی لوگ شریک ہوئے۔ جلسے کی صدارت دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سینئر استاد مولانا خالد غازی پوری نے کی، جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سینئر ممبر اور امام عیدگاہ حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے آن لائن شرکت کی اور مہمان خاص و خصوصی مقرر کی حیثیت سے ابنائے ندوہ 96 بیچ و ممبر آف پارلیمنٹ مولانا محب اللہ ندوی نے بھی آن لائن شرکت کی، جلسے کی نظامت ڈاکٹر مسیح الدین خان ندوی نے کی، جبکہ جلسے میں مہمانوں کا استقبال مولانا عبدالسلام ندوی نے کیا۔ مولانا سعید بارہ بنکوی کی تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا، پروگرام میں اظہار خیال کرنے والوں میں شاہد مصطفیٰ ندوی، شاہد اعظمی ندوی، محمد افضل حسین ندوی، حکیم فضیل ندوی، زبیر بارہ بنکوی ندوی، رضی احمد ندوی، عبدالرحمن وغیرہ شامل ہیں جبکہ آن لائن کے شرکاء میں کلکتہ سے مولانا جاوید عباس ندوی، مولانا عبدالسبحان ندوی، مولانا سہیل ندوی، بمبئی سے حاجی ثناء اللہ ندوی، سیف اللہ ندوی، مصور ندوی، دہلی سے جواہر لعل نہرو یونیورسٹی شعبہ عربی کے پروفیسر قطب الدین ندوی، ڈاکٹر اکرم نواز ندوی و مولانا بدر جمیل ندوی، گڑگاؤں سے سمیع الزماں ندوی، سہارنپور سے مولانا مظفر نعیم ندوی، مئو اعظم گڑھ سے فروز ندوی، گورکھ پور سے نور العین ندوی، رانچی سے عثمان کریمی، مولانا عبدالرزاق ندوی، بہرائچ سے زبیر ندوی، بلرام پور سے ماسٹر مسیح الدین ندوی، پورنیہ سے افضل ندوی، ثاقب ندوی، عیاض ندوی، شاہجہاں ندوی، منور حسین ندوی، اور مختلف شہروں سے عطاء اللہ ندوی، مشیر احمد ندوی، اور بیرون ممالک میں ریاض سے ابوبکر ندوی، دبئی سے اسعد اعظمی ندوی، عبداللہ شرقی، وغیرہ نے شرکت کی۔ جلسہ کے مہمان خصوصی مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کہا کہ مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی ممتاز اسلامی اسکالر، عربی جریدہ الرائد کے مدیر اور دار العلوم ندوۃ العلماء کے ناظر عام تھے وہ مختلف قومی و بین الاقوامی علمی اداروں، تنظیموں سے وابستہ تھے اور ان کی سرپرستی بھی کرتے تھے وہ معروف اسلامی اسکالر، ندوۃ العلماء کے سابق معتمد تعلیمات مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی کے صاحبزادے تھے، وہ درس وتدریس سے وابستہ تھے، ۱۵/جنوری ۲۰۲۵ کو ایک حادثہ میں ہم سے اچانک رخصت ہوگئے ان کا اس طرح سے جانا قوم وملت کے لئے ایک خسارہ ہوا ہے جس کا پر کرنا ناممکن تو نہیں ہے لیکن مشکل ضرور ہے۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے دار العلوم ندوۃ العلماء کے سینئر استاد مولانا خالد غازی پوری ندوی نے کہا کہ مرحوم مولانا جعفر حسنی ندوی ہمارے پڑھنے کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے طالب علمی سے ہی پڑھنے میں بہت محنتی اور ذہین تھے کلاس میں ہمیشہ ہی امتیازی نمبرات لاتے تھے تقریری مقابلہ ہو یا تحریری ہمیشہ فرسٹ پوزیشن لایا کرتے تھے، خصوصی مقرر ومہمان خاص ممبر پارلیمنٹ مولانا محب اللہ ندوی نے کہا کہ حضرت مولانا جعفر مسعود حسنی نہایت منکسر المزاج، ملنسار، خوش اخلاق اور فطرتاً آپ بہت ہی ہنس مکھ تھے آپ سے ملنے جلنے والا آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا میرا ان سے گہرا تعلق تھا۔ کلکتہ سے آن لائن جاوید عباس نے کہا کہ مولانا سے میرے بہت گہرے تعلقات تھے میں کلکتہ سے لکھنؤ جب بھی آتا تھا تو ان سے ملاقات کے بغیر نہیں جاتا تھا ان کے انتقال سے مجھے گہرا صدمہ ہوا ہے۔ بمبئی سے آن لائن حاجی ثناء اللہ ندوی نے کہا کہ گزشتہ ۱۵/جنوری کو ہمارے محبوب اور محترم استاد مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی سے متعلق اس خبر کو سننے کے بعد سے آج تک میں صدمہ میں ہوں۔ نظامت کرتے ہوئے ڈاکٹر مسیح الدین خان ندوی نے کہا کہ مولانا اگر چاہتے تو بڑے سے بڑے ادارے میں درس وتدریس کی خدمات انجام دے سکتے تھے لیکن انھوں ندوۃ العلماء کی شاخ میں درس وتدریس کا کام انجام دے کر یہ ثابت کر دیا کہ کام کرنے کے لئے بہت بڑے ادارہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے بلکہ ایک چھوٹے ادارہ سے بھی بہترین خدمات انجام دیئے جا سکتے ہیں۔ پروگرام میں مولانا عبدالسلام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جعفر حسنی ندوی ہم لوگوں کو ہمیشہ ہی یاد آتے رہیں گے۔ اخیر میں انھوں نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔

جشن آم اور غالب پر گولڈن جوبلی تقریب ومشاعرہ

آم اور غالب کے حوالے سے چودھری شرف الدین ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے: خان محمد عاطف

لکھنؤ پریس ریلیز۔ پچاس سالہ تاریخ پر مبنی جشن آم اور غالب کا انعقاد نعمت اللہ بلڈنگ، آمین آباد لکھنؤ میں ہوا کنوینر حمزہ خان، موسیٰ خان و منتظم عامر عرف عمو نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا جس کی صدارت پروفیسر خان محمد عاطف نے کی نظامت کے فرائض عمران عباسی نے انجام دیے مہمان خصوصی انوپ کمار (ایس پی ٹرافک لکھنؤ) رہے جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر سابق ضلع جج بی ڈی نقوی نے شرکت کی مشاعرہ کا آغاز معید رہبر لکھنوی نے حمد باری تعالیٰ سے کیا بعد ازاں صدر محفل پروفیسر خان عاطف نے آم کی اقسام کے حوالے سے خطاب کیا اور کہا کہ آم اور غالب کے حوالے چودھری شرف الدین ہمیشہ یاد رکھیں جائیں گے آج اس گولڈن جوبلی تقریب کی میں ان خانوادے کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس موقع پر پروفیسر نصرت جمال کی تازہ تصنیف علم سے محبت ہے کی رسم رونمائی بھی ہوئی۔ خصوصی شرکاء میں پرویز ملک زادہ و احتشام خان نے بھی آم اور غالب کی گولڈن جوبلی تقریب کے حوالے سے اظہار خیال کیا مشاعرہ میں، ملک زادہ جاوید، ڈاکٹر سنجے مصرا شوق، سیف بابر، معید رہبر لکھنوی، فصیح چودھری، مشرف چودھری، عرفان لکھنوی، پروفیسر افروز تاج، آفتاب اثر ٹانڈوی، ڈاکٹر منصور حسن خاں، اشعر علیگ، محی بخش قادری، حامد لکھنوی، ثابت لکھنوی، ہارون بارہ بنکوی، عارف الدین میرٹھ، رضوانہ کیول پوری کے علاوہ نیر عمر نے بھی نظم پیش کی شرکاء میں ڈاکٹر اسرار الحق، ریاض علوی، سید اعزاز حسین، سرفراز زاہد، حافظ سید وصی، مولانا کفیل ندوی، پروفیسر نصرت جمال، محمد راشد، واصف رشید، کے علاوہ کثیر تعداد میں شائقین ادب نے ادب موجود رہے پروگرام کے اختتام پر محمد عامر عرف عمو نے شکریہ ادا کیا۔

طلاق کے بعد میکہ میں رہنا ہوا گناہ، کھانا بنا رہی تھی بہن

بھائی نے ماردی گولی، حالت تشویشناک

علی گڑھ: 20 جولائی (پی این ایس) یوپی کے علی گڑھ کے کھیر تھانہ علاقے کے گومت گاؤں میں بھائی نے اپنی بڑی بہن کو گولی ماردی۔ یہ واقعہ ہفتہ کی صبح پیش آیا۔ اس کے بعد پوجا نامی زخمی خاتون کو کھیر کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں داخل کرایا گیا۔ جہاں اس کی حالت نازک ہونے پر ڈاکٹروں نے اسے علی گڑھ کے جے این میڈیکل کالج ریفر کر دیا۔ فی الحال ملزم کا بھائی گورو شرما موقع سے فرار ہے، پولیس اس کی تلاش کر رہی ہے۔ دراصل پوجا کی شادی تقریباً چھ سال قبل پنیندرا شرما سے ہوئی تھی۔ لیکن ازدواجی زندگی کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس نے طلاق لے لی۔ تب سے وہ اپنے والدین کے ساتھ گاؤں میں رہ رہی تھی۔ پوجا کا چھوٹا بھائی گورو اس کی مخالفت کرتا رہا۔ ماں راج کماری شرما کے مطابق، گورو اپنی بہن کے گھر میں رہنے پر اعتراض کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ جب تم اپنی بہن کو گھر میں رکھ رہے ہو تو مجھے بھی پیسے دو، میں بھی کوئی کام نہیں کروں گا۔ ہفتہ کو جب والدین کھیتوں میں کام کر رہے تھے، گورو نے اپنی بہن پوجا کو گولی ماردی جو گھر کے کچن میں کھانا بنا رہی تھی۔ گولی کی آواز سن کر پڑوسی دوڑے اور زخمی پوجا کو اسپتال لے گئے۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر معاملے کی تحقیقات شروع کر دی۔ کھیر تھانہ سرکل آفیسر ورون کمار نے کہا کہ معاملہ خاندانی تنازعہ کا ہے۔ زخمی کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے اور اس کا علاج کیا جا رہا ہے۔ ملزم کی تلاش جاری ہے۔ تمام پہلوؤں کی سنجیدگی سے تحقیقات کر کے قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ یوپی کے ضلع مظفر پور کے قاضی محمد پور تھانہ علاقے میں سات جولائی 2025 کو پنچایت روزگار سیوک کے بہیمانہ قتل کا معمہ حل ہو گیا ہے۔ یہ سنسنی خیز واقعہ مقتول کی بیوی نے انجام دیا۔ اتوار کو خصوصی تفتیشی ٹیم (SIT) کو اہم سراغ ملے، جس کی بنیاد پر خاتون کو گرفتار کیا گیا۔ پیر کو پولیس نے کیس کا انکشاف کیا۔ تفتیش کے دوران مقتول کی بیوی نے قتل کی منصوبہ بندی اور اسے خود انجام دینے کا اعتراف کیا ہے۔ اس نے پولیس کو بتایا کہ اسے شک ہے کہ اس کے شوہر کے کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلقات تھے۔ اس کے علاوہ شوہر اکثر اسے مارتا پیٹتا تھا جس کی وجہ سے اسے ڈر لگنے لگا کہ ایک دن وہ اسے مار ڈالے گا۔

وارانسی: شاہی مزار کے نزدیک غیر قانونی تجاوزات مسمار

وارانسی: 20 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع وارانسی کے کینٹ علاقے میں اتوار کو ضلع انتظامیہ نے شاہی مزار کے آس پاس غیر قانونی تجاوزات کو بلڈوزر سے ہٹا دیا۔ شاہی مزار سے جڑے لوگوں سے انتظامیہ نے دستاویزات بھی مانگے ہیں۔ محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے ایگزیکٹو انجینئر کے کے سنگھ نے بتایا کہ مزار کے آس پاس کچھ حصوں میں غیر قانونی تعمیر کر قبضہ کیا گیا تھا۔ اس کے لئے کئی بار نوٹس بھی جاری کی گئی تھی۔ لیکن وقت مقررہ کے اندر جواب نہ ملنے پر کارروائی کی گئی۔ سنگھ نے کہا کہ اس جگہ سے لوگوں کے مذہبی جذبات وابستہ ہیں، لیکن ملک اور بیرون ملک سے اہم نمائندے سرکٹ ہاؤس کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ ناجائز تجاوزات کی وجہ سے حفاظتی معیارات پر عمل نہیں کیا جا رہا تھا اور اسے بڑھاوا مل رہا تھا۔

ماسٹر شمیم کرتپوری کی رہائش گاہ پر آم پارٹی منعقد

دیوبند 20 جولائی (فیروز خان) فلمی دنیا کے مشہور قوال مرحوم اقبال، افضال صابری کے جانشین اور معروف ومشہور شاعر ماسٹر شمیم کرتپوری کی رہائش گاہ پر ایک آم پارٹی منعقد کی گئی جس میں ان کے دوست احباب کے علاوہ معززین شہر نے خاصی تعداد میں شرکت کی۔ اس دوران ماسٹر شمیم کرتپوری اور ان کے صاحب زادے وشاعر ڈاکٹر کاشف اختر نے مہمانوں کی تواضع بہترین قسم کے آموں چوسا، قلمی اور دیگر اقسام کے آموں سے کی۔ اس موقع پر استاذ شاعر دلشاد خوشتر اور شاعر تنویر اجمل دیوبندی نے کہا کہ ہر موسم میں آنے پھل اپنی اہمیت اور افادیت رکھتے ہیں لیکن آم تمام پھلوں کا راجا ہے اس کو کھانے اور کھلانے کا لطف ہی عجیب احساس پیدا کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس قسم کی تقریبات کا اہتمام ضرور ہوتے رہنا چاہئے، اس طرح کی محفلوں سے باہمی اتحاد واتفاق میں اضافہ ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور آپس کی غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ آم کی اس دعوت خاص میں شعرائے کرام اور معززین شہر نے خاصی تعداد میں شرکت کی۔

اٹاوہ میں 100 کروڑ روپے کی ٹھگی کی کوشش، چیٹ کے ذریعے انکشاف

پولیس نے چار بین الاقوامی جعلسازوں کو کیا گرفتار

اٹاوہ: 20 جولائی (پی این ایس) پولیس نے اٹاوہ ضلع کے 22 خواجہ روڈ سے چار بین الاقوامی سائبر فراڈ کرنے والوں کو گرفتار کیا ہے جنہوں نے نقلی دستاویزات کے ساتھ کرنٹ اکاؤنٹس کھولے اور گیمنگ کے ذریعے سائبر فراڈ کے لیے ان میں رقم جمع کرائی۔ ملزمان کے موبائل سے ہونے والی چیٹس سے انکشاف ہوا ہے کہ انہوں نے چین، ہانگ کانگ اور انڈونیشیا سے 100 کروڑ روپے تک کا فراڈ کیا ہے۔ ایک ملزم اٹاوہ کا ہے اور تین ملزم جھانسی، بلندشاہ، بلیا سے ہیں۔ ملزم کے پاس سے انڈونیشین سم کارڈ بھی ملا ہے۔ سنیچر کی رات دیر گئے کوتوالی پولیس اسٹیشن، ایس او جی، سرویلنس ٹیم کو اطلاع ملی کہ خواجہ روڈ پر بائک پر چار دھوکہ باز کھڑے ہیں۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر چاروں کو گرفتار کر لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزمین نے اپنے نام ریش پرتاپ سنگھ (25) ساکن ساہتوار ضلع بلیا، ریش آریہ (25) ساکنہ ہری بہار کالونی تھانہ کوتوالی ضلع جھانسی، ہمانشو شرما (23) ساکن مدین تھانہ بدھ پورہ، ہمانشو چودھری (24) ساکنہ احمد پور پور ضلع بھر دیش پور کے طور پر بتائے ہیں۔ ملزمان سے چھ موبائل فون، ایک پین ڈرائیو، تین پاس بک، سات چیک بک، دو آدھار کارڈ، تین پین کارڈ، ایک میٹرو کارڈ، 13 اے ٹی ایم کارڈ، ایک ڈرائیونگ لائسنس، تین کیو آر کوڈ، ایک فرم کی مہر، ایک بار، 01 کار اور انڈونیشیا کی سم برآمد ہوئی ہے۔ دوران تفتیش ملزم نے بتایا کہ سائبر فراڈ کے لیے ہمیں بڑے پیمانے پر رقم کی لین دین کے لیے کرنٹ اکاؤنٹ کی ضرورت تھی۔

جمعیۃ علماء کے مشن کو مضبوط کریں

ہردوئی: نامہ نگار۔ ۲۰/جولائی گزشتہ روز ضلع ہردوئی کے قصبہ پہانی میں واقع مدرسہ رحمانیہ بڑا کنواں میں جمعیۃ علماء قصبہ پہانی کی اہم میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں علماء، ائمہ، اور دانشوران نے شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز مدرسہ رحمانیہ میں جمعیۃ علماء قصبہ پہانی یونٹ کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا عطاء اللہ قاسمی صدر جمعیۃ علماء پہانی نے کی، اس موقع پر جمعیۃ کے اراکین نے کئی اہم فیصلے لیے۔ مولانا عطاء اللہ قاسمی صدر جمعیۃ علماء پہانی نے میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورت حال کے پیش نظر سبھی ذمہ داران مدارس، سرکردہ شخصیات، ائمہ اور فکر مند لوگوں کو سر جوڑ کر بیٹھنے کی ضرورت ہے، اس کے مطابق مفید اور مؤثر لائحۂ عمل طے کیا جائے۔ دریں اثنا مفتی شوکت قاسمی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام انبیاء کے وارث اور قوم کے رہنما ہیں، اور اسلام کی بہتر تصویر پیش کرنے والے ہیں، علماء اور عوام کا مابین ربط بہت ضروری ہے تا کہ ایک دوسرے سے استفادے کی راہ آسان ہو، قبل ازیں مولانا فرقان ندوی نے کہا کہ علماء اور عوام کے بیچ بڑھتے ہوئے فاصلے کو ختم کرنا ضروری ہے، اس سے نقصان اور خسارہ کے سوا کچھ نہیں۔ اس موقع پر مولانا سعد اللہ مظاہری، مولانا عبدالرحمن جامعی، مولانا عبدالعلیم حقی، مولانا عفان قاسمی، مولانا عاصم قاسمی، مفتی وارث قاسمی، ڈاکٹر تاجدار حسین، ماسٹر رفیق، ماسٹر ساجد، افضال آرزو، مولانا عمر قاسمی، وغیرہ موجود تھے ان کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔

غزہ میں اسرائیل کا 'انسانی کیمپ' منصوبہ، درپردہ نسلی صفایا؟

ساٹھ ہزار فلسطینیوں کے قتل کے بعد اسرائیل اب باقی ماندہ آبادی کو جبری طور پر ایک 'انسانی شہر' میں منتقل کر رہا ہے جو درحقیقت گھیراؤ، قید اور مکمل بے دخلی کا منصوبہ ہے

اشوک سوین

جب کسی قوم کی آواز کو طویل عرصے تک دبایا جاتا ہے، تو یہ اجتماعی اموات کا سبب بنتی ہے۔ غزہ کے تناظر میں دیکھا جائے تو اب تک 60 ہزار سے زائد فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ 22 مہینوں کے خونی قتل عام کے بعد، اسرائیلی وزیراعظم بنیامن نیتن یاہو کی حکومت نے اپنے ہاتھ 'صاف' ظاہر کرنے کے لیے ایک نیا راستہ نکالا ہے۔ جنوبی غزہ کے شہر رفح کے کھنڈرات پر فلسطینیوں کے لیے ایک نئے 'انسانی شہر' کی تعمیر کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز کے مطابق، اس منصوبے کے ابتدائی مرحلے میں رفح اور خان یونس کے درمیان واقع جنوبی غزہ کے ساحلی علاقے المواسی میں چھ لاکھ فلسطینیوں کو بسایا جائے گا، حالانکہ فی الوقت یہ علاقہ پہلے ہی حد سے زیادہ بھر چکا ہے۔ بعد میں اس 'انسانی شہر' کو پھیلا کر غزہ کی پوری 20 لاکھ سے زیادہ کی آبادی کو یہاں بسایا جائے گا۔ یہ تمام لوگ سخت سکیورٹی جانچ کے بعد ایک محدود علاقے میں رکھے جائیں گے۔ ان کی بیرونی دنیا تک رسائی مکمل طور پر ختم کر دی جائے گی۔ وہ مکمل طور پر اسرائیلی فوج کے گھیراؤ میں ہوں گے۔ کیا یہ فوجی محاصرہ 'انسانی' محسوس ہوتا ہے؟ یا پھر یہ فلسطینی عوام کو ان کے گھروں سے جبراً بے دخل کرنے، قید کرنے اور آخرکار انہیں مٹانے کا ایک مرحلہ وار منصوبہ ہے؟

ان لوگوں کی روزمرہ زندگی معمولی امداد پر منحصر ہوگی۔ ان کا مستقبل ان غیر ملکی طاقتوں کے رحم و کرم پر ہوگا جنہوں نے نہ انہیں پناہ دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے اور نہ ہی اس منصوبے کی حمایت کی ہے۔ کوئی بھی بین الاقوامی ادارہ اس مجوزہ علاقے کے انتظام کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں، اگرچہ اسرائیل دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی نگرانی کسی خودمختار ادارے کے ذریعے کی جائے گی۔ بظاہر اسرائیلی فوج براہ راست اس علاقے کا انتظام نہیں سنبھالے گی لیکن وہ مکمل کنٹرول ضرور رکھے گی۔ یہ جبر کی ایک منظم حکمتِ عملی ہے: کسی خاص گروہ کو تنہا کرو، اس کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرو، اسے ایک نئی جگہ منتقل کرو اور مکمل قابو حاصل کر لو۔ غزہ کے عوام پہلے ہی خوفناک بمباری، جبری نقل مکانی اور ناقابلِ تصور مصائب کا سامنا کر چکے ہیں۔ اب انہیں رفح کے ملبے پر بنے کیمپ میں جبراً منتقل کیا جائے گا۔

> بین الاقوامی قوانین بالکل واضح ہیں۔ مقبوضہ آبادی کی جبری منتقلی جنیوا کنونشن کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ جبری ملک بدری بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ محض قانونی خلاف ورزی نہیں، بلکہ ایک طویل اور تباہ کن ماضی کے ساتھ منسلک بڑے جرائم میں شامل ہے۔ جب یہ جرائم بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں تو انہیں انسانیت کے خلاف جرائم قرار دیا جاتا ہے۔ رفح میں بننے والا 'انسانی شہر' اسی زمرے میں آتا ہے۔ اس منصوبے کی ضرورت کیوں پیش آئی، اس کی کوئی معقول توجیہہ پیش نہیں کی گئی۔

اسرائیل یہ سب کیوں کر رہا ہے، اس پر کوئی شبہ نہیں۔ اسرائیل واضح طور پر فلسطینیوں کو غزہ چھوڑنے پر 'مجبور' کرنا چاہتا ہے۔ وزیر دفاع کاٹز بار بار اس کی بات کرتے رہے ہیں، اگرچہ وہ 'رضا کارانہ نقل مکانی' جیسے گمراہ کن الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو مسلسل بمباری، بھوک، دوا کی قلت اور واپسی کے راستے بند ہونے کا سامنا ہو، ان کی نقل مکانی کو 'رضا کارانہ' نہیں کہا جا سکتا، یہ مکمل جبر ہے۔ یہ منصوبہ اسرائیلی سیاسی حلقوں میں بھی خدشات کا سبب بن رہا ہے۔ معتدل سیاسی جماعت یش آتید کے رہنما اور حزب اختلاف کے لیڈر یائیر لاپید نے اسے 'خطرناک' قرار دیا ہے، جبکہ سابق وزیراعظم ایہود اولمرٹ نے اسے 'اذیت خانہ' کہا ہے اور خبردار کیا ہے کہ فلسطینیوں کو زبردستی کسی علاقے میں لے جانا ان کی نسل کشی ہوگا۔ اسرائیلی تاریخ میں اس قدر خوفناک مثال نہیں ملتی، لہٰذا مقامی رہنماؤں کی تنقید کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

فلسطینیوں کو یوں گھیر کر الگ کرنا اسرائیلی حکومت کے دائیں بازو کے شدت پسندوں اور ان کے بین الاقوامی اتحادیوں کے اس نظریے کے عین مطابق ہے جو غزہ سے مکمل بے دخلی پر یقین رکھتے ہیں۔ اسرائیلی فیصلہ ساز بین الاقوامی حمایت یا سفارتی حل کا انتظار نہیں کر رہے، بلکہ وہ زمینی سطح پر یکطرفہ اقدامات کر رہے ہیں، چاہے اس سے بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہی کیوں نہ ہو۔

اس حوالے سے بین الاقوامی قوانین بالکل واضح ہیں۔ مقبوضہ آبادی کی جبری منتقلی جنیوا کنونشن کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ جبری ملک بدری بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ محض قانونی خلاف ورزی نہیں، بلکہ ایک طویل اور تباہ کن ماضی کے ساتھ منسلک بڑے جرائم میں شامل ہے۔ جب یہ جرائم بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں تو انہیں انسانیت کے خلاف جرائم قرار دیا جاتا ہے۔ رفح میں بننے والا 'انسانی شہر' اسی زمرے میں آتا ہے۔ اس منصوبے کی ضرورت کیوں پیش آئی، اس کی کوئی معقول توجیہہ پیش نہیں کی گئی۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ یہ شہر ایک عارضی محفوظ علاقہ ہوگا لیکن اس کے اپنے بیانات ہی اس دعوے کی نفی کرتے ہیں۔ وہاں سے واپس جانے کا کوئی طریقہ موجود نہیں۔ تباہ شدہ علاقوں کی تعمیر نو یا فلسطینیوں کو ان کی زمین واپس دینے کی کوئی منصوبہ بندی نہیں۔ اس کے برعکس، اسرائیلی حکومت دوسرے ممالک پر زور دے رہی ہے کہ وہ غزہ سے نکلنے والے پناہ گزینوں کو قبول کریں۔ یہ سکیورٹی اقدامات نہیں بلکہ نسلی بے دخلی کا اگلا مرحلہ ہے۔

اگر یہ نام نہاد 'انسانی شہر' قائم ہوتا ہے تو یہ درحقیقت ایک فوجی قید خانہ ہوگا۔ ایک ایسی جگہ جہاں 20 لاکھ افراد کو فوجی نگرانی میں رکھا جائے گا اور بتدریج وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا۔ اس علاقے میں مستقل سکونت کے لیے کوئی انفرا اسٹرکچر نہیں ہوگا، نہ اسکول، نہ کلینک، نہ ملازمتیں اور نہ ہی ٹرانسپورٹ، کیونکہ مقصد غزہ کے اندر باز آبادکاری نہیں بلکہ فلسطینیوں کی موجودگی کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے۔ 1948 میں اسرائیل کے قیام کے وقت سے فلسطینیوں کو ان کی زمینوں سے بے دخل کرنا اس کی پالیسی کا مرکزی نکتہ رہا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس بار اس عمل کا دائرہ کار وسیع تر ہے اور اسے کھلے عام، منصوبہ بند طریقے سے نافذ کیا جا رہا ہے۔ موجودہ اسرائیلی حکومت، جو انتہائی دائیں بازو کی اتحادی جماعتوں کے زیرِ اثر ہے، اس منصوبے کو تیز رفتاری سے آگے بڑھا رہی ہے۔ بڑے پیمانے پر جبری نقل مکانی سے پہلے 'انسانی شہر' محض ایک ابتدائی مرحلہ ہے۔ نسلی صفایا ایسے ہی ہوتا ہے، یہ اچانک نہیں ہوتا، بلکہ مرحلہ وار، سوچے سمجھے طریقے سے ہوتا ہے۔

اس جنگ کے آغاز سے اب تک غزہ میں 60 ہزار سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں۔ پورے محلے صفحۂ ہستی سے مٹ چکے ہیں۔ اسپتال، اسکول اور مکانات کھنڈرات بن چکے ہیں۔ اور اب جو لوگ زندہ بچے ہیں، انہیں ایک ایسے پنجرے میں بند کیا جا رہا ہے جہاں سے وہ باہر نہیں نکل سکتے، جہاں ان کا انحصار صرف غیر ملکی امداد پر ہوگا اور ان کے تمام بنیادی حقوق سلب کر لیے جائیں گے۔ اس منصوبے کا نفاذ نہ صرف فلسطینیوں کے لیے تباہ کن ہوگا بلکہ بین الاقوامی اصولوں کے لیے بھی۔ کسی ملک کو انسانی ہمدردی کے نام پر پوری آبادی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی اجازت دینا دراصل ان قوانین کو کمزور کرے گا جو دوسری عالمی جنگ کی ہولناکیوں کے بعد وضع کیے گئے تھے۔ اس سے ان پالیسیوں کو معمول بنایا جائے گا جنہیں کبھی سفارتی سطح پر مجرمانہ قرار دیا جاتا تھا۔ اس کا سب سے خطرناک پیغام یہ ہوگا کہ طاقتور ممالک بلا خوف و خطر، کسی قوم کو زبردستی اس کی زمین سے بے دخل کر سکتے ہیں اور ان کے سیاسی و سماجی نقشے بدل سکتے ہیں۔

تاریخ نے ہمیں دکھایا ہے کہ یہ راستے کس انجام کی طرف لے جاتے ہیں۔ 'گھیٹو' میں بند کرنا، نظر بندی اور اجتماعی نقل مکانی جنیوا کنونشن کی صرف خلاف ورزیاں نہیں بلکہ ایسی پالیسیوں کے پیش خیمہ ہیں جو نسلوں تک پھیلنے والی خاموش اور مستقل تشدد کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ☆

(اشوک سوین سویڈن کی اپسالا یونیورسٹی میں امن و تنازعہ کے مطالعات کے پروفیسر ہیں)

اسرائیل کے حملے، سفارت کاری کو سبوتاژ کرنے کی کوشش

عباس عراقچی، ایرانی وزیر خارجہ

ایران۔امریکہ کے درمیان ایران کے جوہری پروگرام اور دوسرے مسائل پر 9 ہفتوں میں صرف 5 اجلاس (مذاکرات کے پانچ مراحل) میں امریکہ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور راقم الحروف نے اتنی زیادہ کامیابیاں حاصل کی جتنی کامیابی مجھے ناکام بائیڈن انتظامیہ کے ساتھ چار سالہ جوہری مذاکرات میں حاصل نہ ہو سکی۔ ایران نے سابق امریکی صدر جو بائیڈن انتظامیہ کے ساتھ تقریباً چار برسوں تک جوہری مذاکرات کئے جو لاحاصل رہے۔ مذاکرات میں ایک ایسا مرحلہ بھی آیا جب دونوں ملک تاریخی پیشرفت کے قریب پہنچ گئے تھے۔ امریکہ کو اس بات کا ہمیشہ سے خدشہ رہا ہے اور وہ اس امر کو لیکر تشویش میں مبتلا رہا کہ ایران ایک دن اپنے پُرامن جوہری پروگرام کو جوہری ہتھیار بنانے کی جانب موڑ سکتا ہے۔ امریکہ کے اس خدشہ اور تشویش کو دور کرنے یا اس کے ازالہ کیلئے ہم نے امریکہ کے ساتھ تفصیلی اور صاف گو بات چیت کی جس میں ایران کے یورینیم افزودگی کے مستقبل سے متعلق بات چیت شامل تھی۔ ان مذاکرات میں عمان کا اہم کردار رہا اور بات چیت میں جہاں امریکی مذاکرات کاروں نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا وہیں ایران نے بھی اپنا موقف واضح کیا۔ اس طرح فریقین نے اس مسئلہ کے حل پیش کئے۔ مذاکرات میں سب سے اہم بات یہ رہی کہ ایران نے خود پر پابندیوں کو ختم کرنے اور امریکہ کیساتھ معاشی تعاون و اشتراک پر بھی توجہ مرکوز کی، جہاں تک امریکہ اور ایران کے درمیان اقتصادی تعاون و اشتراک کا سوال ہے یہ ایک کھرب ڈالرس کی شراکت داری کے مواقع فراہم کرسکتی ہے اور ایران اس قسم کے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچانے والے تعاون کیلئے بالکل تیار تھا۔ اس طرح کا تعاون ایرانی معیشت کیلئے یقیناً توانائی بخش ثابت ہوتا اور امریکی صدر کی جو ترجیحات ہیں اس سے بھی ہم آہنگ ہوتا۔ امریکی صدر کی ترجیحات میں یہ بھی شامل ہیکہ کسی نہ کسی طرح امریکی صنعتوں میں جان ڈالیں، ان کی ترقی و پیشرفت کو یقینی بنائیں۔ مثال کے طور پر جواہری توانائی کا شعبہ، اس شعبہ میں تعاون و اشتراک کے زبردست مواقع ہیں۔ بظاہر یہ صورتحال بہتری کی جانب رواں دواں تھی اور دونوں ملکوں کے درمیان اس ضمن میں پیغامات کا تبادلہ بھی تیزی سے جاری تھا لیکن بات چیت کے چھٹویں مرحلہ سے عین 48 گھنٹے قبل اسرائیل نے ہمارے ملک پر بلااشتعال حملہ کردیا اور اس نے ایران کے جوہری تنصیبات، مکانات، اسپتالوں، ہماری توانائی کے ڈھانچوں یہاں تک کہ جیلوں پر بمباری کی اور بزدلانہ روش اختیار کرتے ہوئے بزدلانہ کارروائیوں میں ماہرین تعلیم اور ان کے ارکان خاندان کو قتل کیا جو یقیناً سفارت کاری سے سنگین انحراف اور غداری تھی۔ ایک ایسے وقت جب ایران۔امریکہ جواہری مذاکرات میں پیشرفت ہو چکی تھی اور دونوں ملک ان مذاکرات کو بڑی خوبی سے آگے بڑھا رہے تھے ایسے میں اسرائیل کا ایران پر اچانک حملہ، شدید بمباری نے ساری دنیا کو ایک واضح اور کھلا پیغام دیا کہ اسرائیل مذاکرات نہیں تصادم پسند کرتا ہے۔ اسرائیل نے دروغ گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ اس کے فضائی حملوں کا مقصد ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے یا تیار کرنے سے روکنا تھا جبکہ حقیقت یہ ہیکہ ایران خود نیوکلیئر عدم پھیلاؤ معاہدہ پر دستخط کرنے والے ملکوں میں سے ایک ہے۔ ایران نے ہمیشہ اقوام متحدہ کی نگرانی کے تحت ایک پُرامن جواہری پروگرام کیلئے پابند عہد رہا۔ بہرحال جب اسرائیل نے بلااشتعال ایران پر فضائی حملے کئے، ایک باوقار و باعزت ملک و قوم ایسی صورتحال میں کیا کرتے، وہی ایران نے بھی کیا۔ اسرائیلی جارحیت کو پوری طاقت اور شدت کے ساتھ روکا اس کے خلاف مزاحمت کی اور اس وقت تک اسرائیل کو منہ توڑ جواب دیتا رہا جب اسرائیل نے خود اپنی شروع کردہ جنگ کو ختم کرنے امریکہ سے مدد حاصل کی اور اس پر انحصار کرنے لگا۔ ایک بار دھوکہ کھانے کے بعد ایران بہت زیادہ محتاط ہو گیا۔ ایران نے اس جنگ کو وسیع پیمانے کی علاقائی جنگ میں تبدیل ہونے سے بچانے میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کام کیا اور ایران کے اس عزم کو ہماری کمزوری نہیں سمجھی جانی چاہئے، مستقبل میں ہمارے اپنے لوگ آئندہ کسی بھی حملے کا نہ صرف منہ توڑ جواب بلکہ اسے ناکامی سے دوچار بھی کریں گے اور اگر ایسا دن آئے یا ایسی صورتحال پیدا ہو تب ایران کی حقیقی طاقت کے بارے میں پائے جانے والے وہم کو دور کرنے اپنی حقیقی صلاحیتوں کا طاقت کا مظاہرہ کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ایران۔امریکہ مذاکرات میں ہونے والی پیشرفت کو سبوتاژ کیا گیا ہے اور یہ ایران کی جانب سے نہیں بلکہ امریکہ کے ایک ظاہری حلیف و اتحادی کی جانب سے کیا گیا ہے اور ایک ایسا وقت بھی آیا جب امریکہ نے خود کو عالمی قوانین اور نیوکلیئر عدم پھیلاؤ معاہدہ کو خطرہ میں ڈالنے اسے مجروح کرنے اس جنگ میں کود پڑا۔ اس طرح اس نے اپنے آپ کو اور بین الاقوامی قوانین کے ساتھ ساتھ نیوکلیئر عدم پھیلاؤ معاہدہ NPT کو مجروح کردیا۔ اگرچہ حالیہ دنوں میں ایران کو ایسے پیغامات موصول ہوئے جس میں اشارہ دیا گیا کہ امریکہ مذاکرات کی میز پر واپس آنے کیلئے تیار ہو سکتا ہے، ہم مزید Engagement پر کیسے بھروسہ کر سکتے ہیں۔

واضح رہے کہ ایران نے سال 2015 میں 6 ملکوں بشمول امریکہ کے ساتھ جامع جوہری معاہدہ پر دستخط کیا تھا لیکن تین سال بعد واشنگٹن نے یکطرفہ طور پر اس معاہدہ کو منسوخ کردیا۔ دوسری جانب ہم نے نیک نیتی اور اچھے ارادوں کے ساتھ نئے مذاکرات کیلئے رضامندی ظاہر کی ہم نے دیکھا کہ اس کے بعد ہم کو اس کا صلہ حملوں کی شکل میں دیا گیا اور جوہری اسلحہ سے لیس یعنی دو جوہری طاقتوں نے ایران پر حملہ کیا۔ اس طرح کی معاندانہ روش کے باوجود ایران ہنوز سفارتکاری میں دلچسپی رکھتا ہے لیکن مزید مذاکرات کے بارے میں شکوک و شبہات کی معقول وجہ ہے۔ اگر اس مسئلہ کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی خواہش ہے تو امریکہ ایک منصفانہ معاہدہ کیلئے حقیقی تیاری ظاہر کرے، واشنگٹن کو یہ بھی اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ حالیہ ہفتوں میں اس کی کارروائیوں نے صورتحال کو تبدیل کردیا ہے، جہاں تک ایران کا سوال ہے، ایران خود کو کبھی سرنڈر نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ کبھی خود کو حوالے کرنے سے اتفاق کرے گا۔ ایران ہزار سالہ تہذیب ہے جس نے لاتعداد قبضوں اور قابض طاقتوں پر قابو پایا اور ہر بار مزید طاقتور بن کر ابھرا ہے۔ ہم نے ہمیشہ امن کو ترجیح دی ہے پھر بھی ہم نے ہی ہمیشہ فیصلہ کیا ہے کہ کب اور کیسے ہمارے لوگوں کے خلاف جارحیت ختم ہو۔ حالیہ عرصہ کے دوران اسرائیلی حکومت نے ایران کی تاریخ اور طاقت کے بارے میں غلط اندازے قائم کئے اور اس کے جو فیصلے تھے وہ غلط تھے اور وہ اسرائیلی حکومتوں کی غلطیوں سے پوری طرح ثابت ہو چکا ہے۔

جنگ کے سائے میں ہونے والے کوئی بھی مذاکرات فطری طور پر استحکام سے عاری ہوتے ہیں اور دھمکیوں کے سائے میں ہونے والی بات چیت بھی کبھی مخلص نہیں ہوتی۔ سفارت کاری کی کامیابی کیلئے ضروری ہیکہ وہ باہمی احترام کی بنیاد پر کی جائے۔ ان لوگوں کی مسلسل سازشوں کو برداشت نہیں کیا جا سکتا مسئلہ کے حل سے خوفزدہ ہیں۔ ویسے بھی امریکی عوام کو یہ جاننے کا پورا پورا حق حاصل ہے کہ آخر کیوں ان کے ملک کو ایک ایسی غیر ضروری اور بلاجواز جنگ کی طرف ڈھکیلا جا رہا ہے جو ایک بیرونی حکومت کی خواہش ہے جس کے مفادات اور امریکی مفادات میں کافی فرق پایا جاتا ہے، جہاں تک واشنگٹن کا تعلق ہے اسے یہ بھی اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ ہمارے سائنسدانوں اور ان کی کامیابیاں، ہمارے لئے کسی بھی چیز سے زیادہ اہم ہیں۔ اگر موجودہ حالات کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ٹرمپ نے 'امریکہ فرسٹ' کا وعدہ کیا اور فی الوقت عملی طور پر یہ وعدہ یا نعرہ 'اسرائیل فرسٹ' میں تبدیل ہو گیا ہے۔ نتیجہ میں ہزاروں امریکی زندگیوں کی قربانی اور ہمارے خطے میں امریکی ٹیکس دہندگان کے کھربوں ڈالرس ضائع ہوتے دیکھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ امریکی عوام اب تھک چکے ہیں اور امن کا راستہ صرف تب ہی ممکن ہے جب امریکہ یہ مانے کہ باوقار و باعزت بات چیت ہی پائیدار امن اور مسائل کے حل کا واحد راستہ ہے، نہ زور زبردستی نہیں۔ اب فیصلہ امریکہ کے ہاتھوں میں ہے کہ وہ بالآخر سفارت کاری کو پسند کرے گا یا کسی اور کی جنگ میں خود کو پھنسائے گا؟

☆☆☆

اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کی نمائندگی بحران کا شکار

شمس آغاز

تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی، بیداری اور خوشحالی کا سب سے مؤثر اور پائیدار ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف فرد کی ذہنی، اخلاقی اور شعوری تربیت کا وسیلہ ہے، بلکہ ایک ایسا طاقتور ہتھیار ہے جو معاشرتی انصاف، معاشی خود کفالت، سائنسی ایجادات، اور قومی یکجہتی کو فروغ دیتا ہے۔ تعلیم ہی کے ذریعے فرد بااختیار بنتا ہے، اپنے حقوق سے آگاہ ہوتا ہے، ہے اور قومی ترقی میں فعال کردار ادا کرتا ہے۔ بھارت جیسے عظیم، متنوع اور جمہوری ملک میں، جہاں مختلف مذاہب، ثقافتوں اور زبانوں کے لوگ بستے ہیں، وہاں تعلیم تک مساوی رسائی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ خصوصاً اقلیتی طبقات کے لیے تعلیم نہ صرف ترقی کا زینہ ہے بلکہ ان کی شناخت، خود اعتمادی اور سماجی شمولیت کا ضامن بھی ہے۔ تاہم، حالیہ ''آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن (اے آئی ایس ایچ ای)'' کے مطابق، مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم میں نمائندگی میں مسلسل کمی دیکھنے میں آ رہی ہے، جو نہ صرف تشویش ناک ہے بلکہ ایک قومی چیلنج بھی ہے ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اس رجحان پر فوری توجہ دی جائے، پالیسی سازی میں شفافیت لائی جائے اور اقلیتی طبقات کو مخصوص تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں، تاکہ ہر فرد کو مساوی مواقع میسر آئیں اور ترقی کا سفر سب کے لیے یکساں ہو۔

آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن (اے آئی ایس ایچ ای) کی رپورٹ کے مطابق سال 2021-2022 میں بھارت کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کل 4 کروڑ 32 لاکھ 68 ہزار 181 طلبہ کا اندراج ہوا، جن میں مسلمانوں کی تعداد صرف 21 لاکھ 8 ہزار 33 رہی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان طلبہ کی شرح صرف 4.87 فیصد رہی، جو کہ نہ صرف قومی سطح پر اقلیتوں کے تناسب سے کم ہے بلکہ گزشتہ برسوں کے مقابلے میں مسلسل کمی کی طرف اشارہ بھی کر رہی ہے۔ سنہ 2020 میں یہ شرح 5.5 فیصد تھی، جبکہ 2021 میں گھٹ کر 4.6 فیصد ہو گئی تھی۔ اس تسلسل سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو مستقبل قریب میں مسلمان طلبہ اعلیٰ تعلیم سے مزید دور ہو سکتے ہیں۔

یہ زوال صرف مجموعی سطح پر ہی نہیں بلکہ علاقائی سطح پر بھی واضح ہے۔ مثال کے طور پر جموں و کشمیر میں، جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں، وہاں اعلیٰ تعلیم میں ان کی نمائندگی 34.5 فیصد رہی۔ یہ شرح نسبتاً تسلی بخش ہے لیکن اس کے باوجود وہاں کا مجموعی گروش انرولمنٹ ریشو (GER) صرف 24.8 فیصد ہے، جو قومی اوسط کے برابر ہی ہے۔ دوسری جانب، اروناچل پردیش میں مسلمانوں کی نمائندگی محض 0.16 فیصد ہے، حالانکہ وہاں کا GER گروش انرولمنٹ ریشو 36.5 فیصد ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کو وہاں کی اعلیٰ تعلیمی فضا میں مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ کیرالہ، جو کہ تعلیمی لحاظ سے ترقی یافتہ ریاست ہے، وہاں مسلمانوں کی نمائندگی 14.36 فیصد ہے، اور GER 41.3 فیصد ہے، جو کہ ملک کی بلند ترین شرحوں میں سے ایک ہے۔ ہریانہ اور ہماچل پردیش جیسے ریاستوں میں مسلمانوں کی نمائندگی بالترتیب 0.99 فیصد اور 0.41 فیصد ہے، جو کہ تشویشناک حد تک کم ہے۔ اتر پردیش جیسی ریاست، جہاں مسلمانوں کی آبادی سب سے زیادہ ہے، وہاں بھی ان کی نمائندگی صرف 4.68 فیصد ہے۔ مغربی بنگال میں البتہ صورتحال کچھ بہتر ہے جہاں 12.33 فیصد طلبہ مسلمان ہیں، لیکن یہ شرح بھی ریاست کی آبادی کے تناسب سے کم ہے۔

اس مسلسل کمی کی کئی گہری اور پیچیدہ وجوہات ہیں جن پر سنجیدگی اور ہمدردی کے ساتھ غور کیا جانا ضروری ہے۔ سب سے بڑی اور بنیادی وجہ معاشی پسماندگی ہے۔ ملک کے بیشتر مسلمان خاندان غربت یا کم آمدنی کا شکار ہیں، جہاں روزمرہ ضروریات پوری کرنا ہی ایک چیلنج ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں بچوں کی تعلیم کو غیر ضروری یا اضافی بوجھ تصور کیا جاتا ہے، اور اکثر اوقات کم عمری میں ہی بچوں کو روزگار پر لگا دیا جاتا ہے تاکہ وہ خاندان کی مالی مدد کر سکیں۔ اس رجحان کا براہ راست اثر اعلیٰ تعلیم کے حصول پر پڑتا ہے۔

> اگر بھارت کو واقعی ایک ترقی یافتہ، ہم آہنگ اور متوازن معاشرہ بنانا ہے تو ضروری ہے کہ تمام طبقات کو مساوی تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں۔ مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم میں گھٹتی ہوئی نمائندگی ایک سنجیدہ اور تشویش ناک علامت ہے جس پر فوری اور عملی اقدامات نہ کیے گئے تو اس کے نتائج نہ صرف اس قوم کے لیے پورے ملک کی سماجی ہم آہنگی اور ترقی پر منفی انداز میں مرتب ہو سکتے ہیں۔ اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ تعلیمی پالیسیوں میں شفافیت، انصاف اور مساوات کو یقینی بنایا جائے تاکہ ہر فرد، ہر قوم اور ہر مذہب کا فرد تعلیم کی روشنی سے مستفید ہو کر ملک کی ترقی میں مساوی کردار ادا کر سکے۔

دوسری بڑی رکاوٹ معیاری تعلیمی اداروں کی عدم موجودگی ہے۔ بہت سے مسلم اکثریتی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی کمی ہے جہاں نہ معیاری اسکول دستیاب ہیں، نہ کالج، اور نہ ہی یونیورسٹیز۔ ان علاقوں کے طلبہ، خاص طور پر طالبات، کو تعلیم کے لیے طویل فاصلے طے کرنے پڑتے ہیں، جو نہ صرف مالی بوجھ بڑھاتا ہے بلکہ تحفظ اور سماجی دباؤ جیسے مسائل بھی پیدا کرتا ہے۔ اس سے تعلیم کا تسلسل متاثر ہوتا ہے، اور تعلیمی عمل ادھورا رہ جاتا ہے۔ ان مسائل کا حل جامع پالیسیوں، بنیادی سہولیات کی فراہمی، اور اقلیتی علاقوں میں تعلیم دوست ماحول پیدا کرنے سے ہی ممکن ہے۔

تیسری وجہ سماجی اور ثقافتی رکاوٹیں ہیں۔ بعض خاندان مذہبی یا ثقافتی بنیادوں پر لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کو غیر ضروری سمجھتے ہیں یا انہیں محدود ماحول میں رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ چوتھی وجہ حکومتی اسکیموں کی ناکافی عملدرآمد ہے۔ اگرچہ اقلیتوں کے لیے مختلف تعلیمی اسکیمیں اور اسکالرشپس موجود ہیں، مگر ان کی معلومات عام عوام تک نہیں پہنچ پاتی یا وہ پیچیدہ طریقہ کار کی وجہ سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔ پانچویں وجہ اعتماد کی کمی ہے۔ مسلمان طلبہ اور والدین کو موجودہ تعلیمی نظام پر اعتماد نہیں رہا۔ انہیں یہ احساس ہے کہ تعلیم حاصل کر لینے کے باوجود بھی انہیں مساوی مواقع نہیں ملیں گے، یا وہ سماجی و اقتصادی ترقی میں پیچھے ہی رہیں گے۔

نتیجتاً، مسلمانوں میں تعلیم کے میدان میں جو کمی آئی ہے اس کے اثرات بہت وسیع اور دور رس ہیں۔ سب سے پہلا اثر سماجی تفریق میں اضافے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ جب ایک پوری کمیونٹی تعلیمی طور پر پیچھے رہ جائے تو وہ خود بخود سماجی ترقی کے عمل سے باہر ہو جاتی ہے۔ دوسرا اثر قومی ترقی پر پڑتا ہے۔ ایک بڑی آبادی اگر تعلیم سے محروم ہو تو وہ نہ صرف خود ترقی کے مواقع کھو دیتی ہے بلکہ ملک کی مجموعی کارکردگی کو بھی متاثر کرتی ہے۔ تیسرا اثر غربت اور بے روزگاری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ تعلیم ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو فرد کو معاشی خود کفالت کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے۔ چوتھا اثر خواتین کی مزید پسماندگی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ مسلمان لڑکیوں کی تعلیمی شرح نہایت کم ہے اور اس کی وجہ سے ان کے اندر خود اعتمادی، معاشرتی کردار اور زندگی کے بہتر مواقع پیدا نہیں ہو پاتے۔

اس مسئلے کا حل صرف حکومتی اسکیموں یا وقتی پالیسیوں میں نہیں بلکہ ایک ہمہ جہتی اور مربوط حکمت عملی میں ہے۔ سب سے پہلے تو مسلمانوں کو خود تعلیمی اہمیت کو پہچاننا ہوگا۔ ہر سطح پر، چاہے وہ گھر ہو، محلہ ہو، مسجد ہو یا مدرسہ، تعلیم کو ترجیحی حیثیت دینی ہوگی۔ دوسری جانب حکومت کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لیے مخصوص اسکالرشپس اور تعلیمی ریزرویشن کی پالیسیوں کو وسعت دے اور ان پر مؤثر عملدرآمد یقینی بنائے۔ خاص طور پر مسلم اکثریتی علاقوں میں معیاری کالجز اور یونیورسٹیز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

مسلم این جی اوز اور تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ طلبہ کے لیے مفت یا کم لاگت والے کوچنگ سینٹرز قائم کریں، اسکالرشپ کے بارے میں معلومات فراہم کریں، اور ان کے لیے ہاسٹل، ٹرانسپورٹ اور دیگر سہولیات مہیا کریں۔ والدین کی تربیت اور کونسلنگ کا بھی بندوبست کیا جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کو ترجیح دیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کے لیے خصوصی اسکیمیں شروع کی جائیں، جیسے علیحدہ تعلیمی ادارے جہاں ضروری ہو، اور ان کے لیے مخصوص اسکالرشپس تاکہ والدین کا اعتماد بحال ہو۔

ڈیجیٹل تعلیم کے ذریعے بھی بڑی حد تک اس مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے۔ آن لائن کورسز، اوپن یونیورسٹیز، اور ورچوئل لرننگ کے ذریعے کم خرچ میں معیاری تعلیم ممکن بنائی جا سکتی ہے۔ اساتذہ کی تربیت اور کمیونٹی لیڈروں کی شرکت بھی تعلیمی بیداری میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

اگر بھارت کو واقعی ایک ترقی یافتہ، ہم آہنگ اور متوازن معاشرہ بنانا ہے تو ضروری ہے کہ تمام طبقات کو مساوی تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں۔ مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم میں گھٹتی ہوئی نمائندگی ایک سنجیدہ اور تشویش ناک علامت ہے جس پر فوری اور عملی اقدامات نہ کیے گئے تو اس کے نتائج نہ صرف اس قوم کے لیے پورے ملک کی سماجی ہم آہنگی اور ترقی پر منفی انداز میں مرتب ہو سکتے ہیں۔ اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ تعلیمی پالیسیوں میں شفافیت، انصاف اور مساوات کو یقینی بنایا جائے تاکہ ہر فرد، ہر قوم اور ہر مذہب کا فرد تعلیم کی روشنی سے مستفید ہو کر ملک کی ترقی میں مساوی کردار ادا کر سکے۔ ☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

مولانا سید علی ہاشم عابدی

امام زین العابدین علیہ السلام ہمارے چوتھے امام ہیں، آپؑ کے والد ماجد سید الشہداء امام حسین علیہ السلام اور والدہ ماجدہ حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا تھیں جو ایران کی بادشاہ کی بیٹی تھیں۔ آپؑ کا نام ''علیؑ''، کنیت ابوالحسن اور القاب زین العابدین، سید الساجدین، سجاد اور ذوالثفنات ہیں۔ آپؑ اپنے زمانے میں ''علی الخیر'' اور ''علی العابد'' کے نام سے مشہور تھے۔

امام زین العابدین علیہ السلام عادل حاکم امیرالمومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کے دور حکومت میں 5/شعبان المعظم یا دوسری روایت کے مطابق 15/جمادی الاول سن 38 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ 21/رمضان سن 40 ہجری تک اپنے جد بزرگوار مولی الموحدین امیرالمومنین امام المتقین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کے زیر سایہ پروان چڑھے، جب کثرت عدالت کے سبب محراب عبادت میں آپؑ کے جد بزرگوار امیرالمومنین علیہ السلام کی شہادت ہوگئی تو آپؑ نے اپنے چچا سبط اکبر رسول خدا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے دس سالہ دور امامت میں زندگی بسر فرمائی۔

28/صفر سن 50 ہجری میں جب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی شہادت ہوگئی تو آپؑ کے والد ماجد امام حسین علیہ السلام کے دور امامت کا آغاز ہوا، اس وقت آپؑ کی عمر مبارک 12 برس تھی، المختصر امیرالمومنین علیہ السلام کے زمانے میں آپؑ کا دورہ مہد اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے زمانے میں آپ کا دورہ مشی گذرا، نوجوانی اور جوانی کا زمانہ امام حسین علیہ السلام کے دور امامت میں گذارا۔

آپؑ ہر محاذ پر ایک مطیع محض کی طرح امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ شام کے حاکم نے جب اس دنیا سے کوچ کیا اور نص الٰہی کے ساتھ ساتھ امام حسن علیہ السلام کے صلح نامہ کے شرائط کے برخلاف اس کا پلید بیٹا یزید برسر اقتدار ہوا اور اس نے امام حسین علیہ السلام کی بیعت کرنے کے بجائے خود امام حسین علیہ السلام سے بیعت کا مطالبہ کیا جسے امام عالی مقام نے ٹھکرا دیا اور اپنے کنبہ کے ہمراہ 28/رجب سن 60 ہجری کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب سفر کیا تو امام زین العابدین علیہ السلام بھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، مکہ مکرمہ میں چند ماہ قیام کے بعد 8/ذی الحجہ سن 60 ہجری کو عین یوم حج کے دن جس دن سارے حاجی مکہ مکرمہ میں ہوتے ہیں امام حسین علیہ السلام نے اپنے اہل وعیال اور اصحاب کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے کوچ فرمایا۔ حج کرنے والے حج کر کے حج کو نہ بچا سکے لیکن امام حسین علیہ السلام نے حج کو ترک کر کے نہ صرف حج بلکہ پورے دین کو بچا لیا بلکہ انسانیت کو تحفظ بخشا۔

عصر عاشور کو میدان کربلا میں جب امام حسین علیہ السلام کی مظلومانہ شہادت ہوئی تو امام زین العابدین علیہ السلام کے دور امامت کا آغاز ہوا، شہادت حسینی کے سبب زمین کربلا کو زلزلہ آگیا، سیاہ آندھیاں چلنے لگیں اور سورج کو گہن لگ گیا تو امام زین العابدین علیہ السلام نے بحیثیت امام پہلا حکم زمین کو دیا کہ وہ ساکن ہو جائے۔ ظاہر ہے امام تمام خلق خدا پر حجت رب ہوتا ہے لہذا امام کی اطاعت سب پر فرض ہے۔ لہذا زمین ساکن ہوگئی و گرنہ عصر عاشور کو ہی کائنات ختم ہوجاتی۔

امام زین العابدین علیہ السلام کو آغاز امامت میں ہی اموی و یزیدی ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا، یا یوں کہا جائے کہ صبح قیامت تک انسانیت کی محافظ تحریک کربلا کہ جس تحریک کے دو باب ہیں ایک باب شہادت دوسرا باب اسارت ہے۔ شہداء کربلا نے اپنی قربانیاں پیش کرتے ہوئے عروس شہادت کو گلے لگایا، شہادت کے بعد نوبت اسارت کی تھیں قافلہ شہادت کے میر کارواں امام حسین علیہ السلام تھے اور اسیران کربلا کے میر کارواں امام زین العابدین علیہ السلام تھے اور اس قافلہ سالاری میں آپؑ کی مددگار آپؑ کی پھوپھی حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا تھیں۔

میدان کربلا میں شہداء کی شہادت کے بعد یزید اور یزیدی یہی سمجھے کہ ہم کامیاب ہوگئے، ہم نے دین خدا کو ختم کردیا، انسانی اقدار کو پامال کردیا، اہل حرم کہ جنمیں ایک بیمار امامؑ کے علاوہ خواتین و بچے ہیں، لہذا جب ان پر بھی ظلم ہوگا تو کون اعلاء کلمۃ اللہ کرے گا؟ لیکن تاریخ نے دیکھا کہ یہ ایسے اسیر تھے جنہوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسلام کو آزاد اور انسانیت کو آزادی کا حوصلہ اور نہ صرف یزیدیت بلکہ پورے سلسلہ ظلم وغضب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قید کردیا اور ابدی ذلت ورسوائی اور عذاب ان کا مقدر بنادیا۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ ابن شہاب زہری نے بیان کیا؛ جس وقت عبدالملک بن مروان امام علی بن الحسین علیہ السلام کو مدینہ سے شام لایا تو آپ زنجیروں سے جکڑے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے ملاقات کا تقاضا کیا تو مجھے ملاقات کی اجازت ملی۔

میں نے دیکھا کہ امام کے ہاتھ اور پیر غل وزنجیر میں بندھے ہوئے تھے یہ حالت دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور عرض کیا: کاش میں آپؑ کی جگہ ہوتا۔ اس وقت امامؑ نے فرمایا: زہری! کیا یہ سمجھتے ہو کہ یہ غل وزنجیر میرے لئے تکلیف کا باعث ہے۔ اگر میں چاہوں تو اس سے خود کو آزاد کرسکتا ہوں۔ تم جیسے لوگ اس کو دیکھنے سے منقلب ہوتے ہو لیکن یہ زنجیریں مجھے آخرت کے عذاب کی یاد دلاتی ہیں۔ یہ کہہ کر خود کو غل وزنجیر سے آزاد کردیا اور فرمایا: زہری میں مدینہ تک دو منزل سے زیادہ اس غل وزنجیر کے ساتھ نہیں رہوں گا۔

زہری کا بیان ہے کہ چار راتوں کے بعد نگہبان مدینہ واپس آئے اور امام کی تلاش میں لگ گئے لیکن انہیں نہیں پایا، میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ ان کا کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ جنات ہیں، جب بھی ہم سواری سے نیچے اترتے تو ہم ان کو گھیرے میں لیتے اور مکمل ان کو نظر میں رکھتے

لیکن ایک دن صبح کے وقت صرف غل وزنجیر ہی دیکھا انہیں نہیں پایا۔

زہری کا بیان ہے اس واقعہ کے بعد میں عبدالملک کے پاس گیا اور اس نے امام علی بن الحسین علیہ السلام کے بارے میں پوچھا میں نے مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ تو عبدالملک بن مروان نے کہا کہ جس دن وہ غائب ہوئے ہیں اسی دن وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمایا: مجھے تم سے کیا لینا دینا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ میرے پاس ہی رہیں۔ انہوں نے جواب دیا: مجھے یہاں رہنے کا کوئی شوق نہیں اور میرے پاس سے چلے گئے، اللہ کی قسم یہ منظر دیکھ کر مجھ پر وحشت طاری ہوگئی۔ زہری کہتے ہیں: میں نے اس سے کہا: علی ابن الحسین علیہ السلام ایسے نہیں ہیں جیسا تم سوچتے ہو وہ اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔ عبدالملک نے جواب دیا: جس کام میں وہ مشغول ہیں وہ کتنا اچھا ہے۔ (حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، جلد 3، صفحہ 135)

مذکورہ واقعہ اگرچہ آپؑ کی دوسری اسیری کو بیان کرتا ہے لیکن جس طرح آپؑ دوسری اسیری میں بااختیار تھے اسی طرح پہلی اسیری میں بھی مختار تھے، لیکن چونکہ آپؑ کو سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے مشن کو پائے تکمیل تک پہنچانا تھا لہذا آپؑ نے بیماری میں اسیری برداشت کی۔

تاریکی کے دامن کو چاک کرنا نور کی خاصیت ہے اور نور کی اہمیت کا اندازہ بھی اسی وقت ہوتا جب تاریکی بڑھ جاتی ہے، امام زین العابدین علیہ السلام نور خدا تھے لہذا آپؑ جہاں گئے اموی جاہلیت کی تاریکی کا خاتمہ کردیا، یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ بنی امیہ نے چالیس برس تک شام میں بغض اہلبیتؑ کی ترویج کی، لوگوں کو اہل بیت اطہار علیہم السلام سے دور رکھا، سو سال تک شام کے علاقہ میں کسی بچے کا نام ''علی'' نہیں رکھا گیا۔ جب مولا علی علیہ السلام کی محراب عبادت میں شہادت ہوئی اور اس کی خبر شام پہنچی کہ علیؑ کو مسجد میں شہید کردیا گیا تو اہل شام نے تعجب سے پوچھا کہ مسجد میں علیؑ کیوں گئے تھے، جب انہیں معلوم ہوا کہ حالت نماز میں مولاؑ کے سر پر ضربت لگی تو انہوں نے حیرت سے پوچھا کہ کیا علیؑ نماز بھی پڑھتے تھے۔ یہ تو بطور مثال ایک واقعہ پیش ہے ورنہ بنی امیہ نے اہل بیت علیہم السلام کے خلاف پروپگنڈہ کرنے میں کبھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ لہذا ضرورت تھی کہ شام کے اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں نور خدا روشن ہو جو اموی جاہلیت کی شکار انسانیت کو انوار الٰہی سے آشنا کرے۔ المختصر امام زین العابدین علیہ السلام اور آپؑ کی پھوپھی حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی قیادت میں اسیران کربلا کا قافلہ جدھر سے گذرا لوگوں کو حق سے آشنا کرتا ہوا گذرا، کہیں کسی عیسائی نے کلمہ شہادتین زبان پر جاری کیا تو کہیں کسی فریب خوردہ نے اپنی غلطی پر شرمندہ ہوتے ہوئے معذرت کی اور حق اہل بیت علیہم السلام کا اعتراف کیا۔

شام کی جامع اموی میں جہاں ہمیشہ لوگوں نے صرف اہل بیت علیہم السلام پر سب وشتم سنے تھے اور ہر دین فروش، ضمیر فروش مقرر نے مال دنیا کی لالچ میں بنی امیہ کی خوشنودی کے لئے اللہ کو ناراض کیا تھا، وہاں امام زین العابدین علیہ السلام نے لوگوں کو حقیقت سے آشنا کیا۔ نتیجہ میں جس شام میں قتل حسینؑ پر عید منائی گئی تھی اسی شام میں شریکۃ الحسین زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا نے مظلوم کربلا کی فرش عزا بچھا کر عزاداری حسینؑ کی بنیاد رکھی۔

امام زین العابدین علیہ السلام شام سے مدینہ واپس آئے تو وہاں بھی تحریک کربلا سے لوگوں کو آشنا کیا کہ جو لوگ کل تک امام حسین علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہنے سے کترا رہے تھے آج اپنی محرومی پر شرمندہ نظر آئے اور یزید کے خلاف اہل مدینہ نے محاذ کھول دیا۔ یزیدی فوج نے مدینہ پر چڑھائی کی اور قتل حسینؑ کے بعد یزید پلید نے حرم نبوی کی حرمت پامال کرنے کا جرم کیا، مدینہ میں نہ کسی کی جان محفوظ تھی، نہ مال اور نہ ہی آبرو محفوظ تھی۔ حرم نبوی کی اس بے حرمتی کو واقعہ حرہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

واقعۂ حرہ کے وقت مدینہ میں اگر کسی کا گھر محفوظ تھا تو وہ امام زین العابدین علیہ السلام تھے، آپؑ اپنے کنبہ کو لے کر بیرون مدینہ اپنی ایک زمین پر خیمہ لگا کر قیام پذیر ہو گئے، اللہ رے کردار اہل بیتؑ کی عظمت مروان بن حکم جیسا دشمن آل رسول جسے رسول وآل رسول علیہم السلام کا بغض اور دشمنی میراث میں ملی تھی بلکہ اس کی پرورش ہی انکی دشمنی میں ہوئی تھی۔ یہ وہی مروان ہے جو امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے جنازہ کی توہین میں آگے آگے تھا۔ یہ وہی خبیث تھا جس نے حاکم مدینہ کو امام حسین علیہ السلام کے قتل پر اکسایا تھا اور بیعت یزید کے لئے امام حسین علیہ السلام سے اصرار کیا تھا۔ لیکن آج جب یزیدی فوج سے خود اسے اپنی ناموس وآبرو کے سلسلہ میں خطرہ محسوس ہوا تو امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں مدد کی درخواست کی جسے امام عالی مقام نے قبول کیا اور اس کی مدد کی۔

امام زین العابدین علیہ السلام واقعہ حرہ یعنی یزید کے خلاف اہل مدینہ کے قیام میں بے طرف رہے، کیوں کہ یہ قیام یزید کے خلاف ضرور تھا لیکن قیام کرنے والوں نے نہ اہل بیت علیہم السلام کو محوریت دی اور نہ ہی حرم نبوی مدینہ منورہ کی حرمت کا پاس ولحاظ رکھا، جس طرح عبداللہ بن زبیر نے حرم الٰہی مکہ مکرمہ اور خانہ کعبہ کے احترام کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا۔ جب کہ رسول وآل رسول علیہم السلام نے ہمیشہ ان دو شہروں کی حرمت کو ملحوظ خاطر رکھا، کیوں کہ حکومت واقتدار ان کے لئے وسیلہ تھا مقصد نہیں تھا جب کہ ان اقتدار کے بھوکوں، خواہشات کے اسیروں اور دنیا کے فریب خوردہ لوگوں کی نظروں میں دین اور اس کے مقدسات ہمیشہ وسیلہ رہے ہیں اور اقتدار کا حصول مقصد رہا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف جس قیام میں اہل بیت علیہم السلام کو محوریت حاصل تھی اور امام حسین علیہ السلام کے لئے خلوص سے قیام کیا گیا تھا امام زین العابدین علیہ السلام نے اس کی تائید فرمائی جیسے جناب مختارؒ کا قیام۔

امام زین العابدین علیہ السلام کے دور امامت میں اموی اور مروانی غاصبوں نے حکومت کی، سب ایک سے بڑھ کر ایک ظالم وستمگر اور گمراہ تھے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر پابندی تھی، مکہ اور مدینہ جو اللہ ورسول کا حرم ہیں، جہاں وحی الٰہی کا نزول ہوا ہے وہاں نوبت یہ آگئی کہ یہ دونوں شہر ناچنے اور گانے والوں کا مرکز بن گئے۔ نہ صرف اعمال بلکہ عقائد کے لئے بھی خطرات تھے، دشمنان دین کی جانب سے آئے دن نئے نئے شبہات اور سوالات ایجاد کئے جا رہے تھے۔ ایسے عالم میں امت مصطفیٰؐ کی ہدایت کے لئے ہادی امت امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس جب نہ منبر تھا، نہ محراب تھی اور نہ ہی آپ مجلس درس منعقد کر سکتے تھے۔ آپ نے امت کی ہدایت کے لئے دیگر ذرائع کا استعمال فرمایا جنمیں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ عزا وبکا

2۔ بیان فضائل ومصائب اہل بیت علیہم السلام خصوصاً امام حسین علیہ السلام

3۔ دعا: امام زین العابدین علیہ السلام کی دعاؤں کا مجموعہ صحیفہ کاملہ ہے۔ آپؑ کی دعائیں مجاوروں والی دعا نہیں ہیں بلکہ مجاہدوں والی دعائیں ہیں، ظاہراً یہ صرف دعائیں ہیں لیکن حقیقت میں اسلامی عقائد، احکام اور اخلاق کا بحر ذخار ہیں۔

4۔ خدا اور بندگان خدا کے حقوق سے لوگوں کو آگاہ کرنا۔ (رسالہ حقوق)

5۔ غلاموں کی تربیت کرکے انہیں اسلام کا مبلغ بنانا۔ اس سلسلہ میں آپؑ کا دستور تھا کہ غلام خریدتے، انکی تقریباً ایک سال تک تربیت فرماتے اور عید الفطر یا کسی اور اہم مناسبت پر انہیں آزاد کردیتے۔ بعض روایات کے مطابق آپؑ نے ایک لاکھ غلام اپنے ذاتی پیسوں سے خریدے، انکی تربیت کی اور انہیں مبلغ اسلام بنا کر آزاد کردیا۔

6۔ شاگرد پروری: امام زین العابدین علیہ السلام کو امامین باقرین وصادقین علیہما السلام کی طرح شاگرد پروری کا وہ موقع نہیں ملا لیکن جس قدر بھی موقع ملا آپؑ نے شاگرد تربیت کئے۔

آخر مروانی حاکم ولید بن عبدالملک نے امام زین العابدین علیہ السلام کو زہر دلایا اور 25/محرم سن 95 ہجری کو مدینہ منورہ میں آپؑ شہید ہوگئے۔ تاریخ اہل بیتؑ میں مدینہ میں پہلا جنازہ امام زین العابدین علیہ السلام کا تھا جو بڑی شان وشوکت کے ساتھ اٹھا اور جنت البقیع میں امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ جہاں عباسی دور میں گنبد و بارگاہ تعمیر ہوئے، زائرین زیارت کے لئے آپؑ کے روضہ پر حاضری دیتے تھے لیکن افسوس صد افسوس آل سعود نے آپؑ کے روضے کو منہدم کردیا۔ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گذر گیا لیکن آپؑ کا مزار ویران ہے جو عالم اسلام کی غیرت پر سوالیہ نشان ہے۔

خدا ہمیں امام زین العابدین علیہ السلام کی معرفت عطا فرمائے۔

alihashimabidi@gmail.com

امام علی علیہ السلام ابن الحسین: عظمت، کردار و عمل

ڈاکٹر شجاعت حسین

آج بتاریخ 25 محرم الحرام کو پوری دنیا میں آپؑ کی 1352 ویں یوم شہادت کے موقع پر بڑے رنج و غم میں مجالس برپا، سینہ زنی اور شبیہ تابوت برآمد کیا جا رہا ہے۔ 57 سال کی عمر میں 95 ھجری مطابق 714 عیسوی کو آپؑ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ آپ کے روحانی اقتدار کی وجہ سے بادشاہ وقت ولید بن عبدالملک ملعون نے آپؑ کو زہر دے دیا۔ (نور الابصار، صفحہ 128، صواعق المحرقہ، صفحہ 128، مناقب، جلد 4، صفحہ 131) آپ کے فرزند امام محمد باقر علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ کے جنت البقیع میں دفن کر دیئے گئے۔ یہ پُردرد، دل خراش داستان لکھ دینا راقم الحروف کے لیے آسان تھا، قارئین کرام کے لیے پڑھنا بھی مشکل نہ تھا لیکن کوئی فاتح میمنا و میسرہ اور فاتح خیبر، خندق، بدر و حنین، اُحد شیرِ خدا کے پوتا، سید الساجدین کے دل کی کیفیت دریافت کرے۔ یہ عزاداروں کا اہم ترین فریضہ ہے کہ علیؑ ابن الحسینؑ کی جزئیات زنگی کا جائزہ لیں کہ آپ ع کن مراحل سے گزرے، کیا طریقۂ کار اپنائے اور کس حد تک کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ وہ تمام ارشادات جو آپ ع کے دھن مبارک سے جاری ہوئے، وہ اعمال جو آپ ع نے انجام دیئے، وہ دعائیں جو آپ ع کے لب مبارک پر آئیں، وہ مناجاتیں اور راز و نیاز کی باتیں جو آج صحیفۂ کاملہ کی شکل میں موجود ھیں ان سب کی امام ع کے اسی بنیادی موقف کی روشنی میں زندگی کی تفسیر و تعبیر کی جانی چاھیے۔

کر اس پہ غور کہ پیغام کربلا کیا ہے
تمھیں پتہ بھی ہے پیغام کربلا کیا ہے
شہید کیا ہے شہیدوں کا مرتبہ کیا ہے

امام زین العابدین علیہ السلام کی عظمت، کردار و عمل سے روشناس ہونے کے لیے آپ کی حیات طیبہ کو کئی حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا جیسے اپنے وطن، 22 سالہ مدینہ منورہ کی زندگی، دور امامت امام حسنؑ، صلح معاویہ ملعون، شہادت امام حسن ع اور جنازے پر تیروں کی بارش، 60 ہجری 28 رجب المرجب سے لیکر 2 محرم الحرام 61 ہجری تک کا حالات سفر اور مختلف مقامات پر قیام، 2 محرم الحرام سے عاشور تک کی نشتر کیفیت و پُر آشوب، زندہ در گور زندگی؛ شب عاشور روز عاشور، پابندیٔ آب؛ گنج شہیداں میں بے سروں اپنوں کا لاشہ دیکھنا، سجے ہوئے بازار شام جہاں

ڈھول، طبل، نقارہ، رقاصہ تھیں، آپؑ پر پتھر، آگ اور گرم پانی پھینکے جا رہے تھے، دربار یزید لعنت اللہ کی طرف چھوٹے چھوٹے روتے، بلکتے بچوں اور سیدانیوں کے ساتھ، شام میں قید و بند کی زندگی اور پھر رہائی کے بعد مدینہ کی زندگی، واقعہ کربلا میں آپ کا کردار، آپ کے کوفہ، مسجد دمشق، دربار یزید اور مدینہ کے قریب پہنچ کر آپ کے خطبوں کا مطالعہ، آپ کے عہد حیات کے بادشاہان وقت، آپ کے صحیفہ کاملہ، رسالت الحقوق، علم عمل، اخلاق، حلم، صبر، عبادت، ان سب واقعات و خصوصیات کے علاوہ آپ کے گہرے نقوش عیاں رہا ہوگا، بہرکیف فکری تقاضا ہے کہ ان پر عمل کرنا عصر حاضر میں عزاداران کرب و بلا کی اشد ذمہ داری ہے آپ ع کے پیغام و مقصد سے متمسک اور فروغ دینا چاہتے ہیں:

کربلا کے بعد بھی آپ سید سجادؑ تھے
دوسرا ہوتا تو کہہ دیتا خدا کوئی نہیں

امام زین العابدین علیہ السلام کی ذمہ داری کربلا کا حادثہ رونما ہونے، سید الشہداء امام حسین علیہ الصلوٰۃ و السلام کے شہید کئے جانے کے بعد آپؑ کے سپرد ہوا۔ اب تک کی جو ذمہ داری امام حسنؑ اور پھر امام حسینؑ کے کاندھوں پر تھی وہ امر امام زین العابدینؑ کے سپرد ہوگئی۔ آپؑ کی پوری زندگی کا بنیادی مقصد اور اصل موقف الٰہی مقصد کی تکمیل میں اپنے چچا اور بابا کی طرح سعی و کوشش فرما رہے تھے۔

امام علیؑ ابن الحسینؑ کی ولادت باسعادت بمقام مدینہ منورہ میں بتاریخ ۱۵ جمادی الثانی 38 ہجری یوم جمعہ کو ہوئی (اعلام الوریٰ، صفحہ 151 و مناقب، جلد 4، صفحہ 131)۔ آپؑ کو عاشور کے دن امامت کی عظیم ذمہ داریاں ملی تب آپؑ کی عمر مبارک 23 سال تھی۔

10 محرم الحرام، 61 ہجری (10، اکتوبر 680 عیسوی) کے عصر کا وہ ہنگام جب یکے بعد دیگرِ بنی ہاشم کے شہزادے و جگر پارے شہادت کا جام نوش فرما رہے تھے، اب امام حسین علیہ السلام کے لشکر میں نہ قاسم، نہ علی اکبر اور نہ ہی عباس رہے، بہن زینب کو نصیحت، وصیت اور رخصت آخر ہو کر، بھائی بہن، زین العابدین جو غش کے عالم میں بستر پر پڑے تھے، آئے اور امامت سپرد کی۔ علی ابن الحسین، زین الصالحین، وارث علم النبیین، وصیت الوصیین، خازن وصایا، متہجد، سجاد، ذوالثفنات، امام الامۃ (مناقب ابن شہر آشوب، جلد 2، صفحہ 318) کو بعد شہادت سید الشہداء دین کی بقا اور اسلام کی حفاظت کی خاطر اسیروں، بیواؤں اور یتیموں کے قافلۂ سالار کے منصب کو شکستہ کاندھوں پر کوفہ کے بازاروں میں، بابا کے کٹے سر اقدس آگے آگے نیزے پر تلاوت کر رہا تھا اور پھوپھی، ماں اور بہنیں بے مقنہ و ردا ہمراہ شام، دربار یزید ابن معاویہ لعنت اللہ کی طرف گامزن تھے۔

کربلا سے شام تک سجادؑ کا ہے امتحاں
راہ میں کانٹے پڑے ہیں ساتھ میں ہے کارواں

آج بتاریخ 25 محرم الحرام کو پوری دنیا میں آپؑ کی 1352 ویں یوم شہادت کے موقع پر بڑے رنج و غم میں مجالس برپا، سینہ زنی اور شبیہ تابوت برآمد کیا جا رہا ہے۔ 57 سال کی عمر میں 95 ہجری مطابق 714 عیسوی کو آپؑ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ آپ کے روحانی اقتدار کی وجہ سے بادشاہ وقت ولید بن عبدالملک ملعون نے آپؑ کو زہر دے دیا۔ (نور الابصار، صفحہ 128، صواعق المحرقہ، صفحہ 128، مناقب، جلد 4، صفحہ 131) آپ کے فرزند امام محمد باقر علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ کے جنت البقیع میں دفن کردیئے گئے۔ یہ پُر درد، دل خراش داستان لکھ دینا راقم الحروف کے لیے آسان تھا، قارئین کرام کے لیے پڑھنا بھی مشکل نہ تھا لیکن کوئی فاتح میمنا و میسرہ اور فاتح خیبر، خندق، بدر و حنین، اُحد شیرِ خدا کے پوتا، سید الساجدین کے دل کی کیفیت دریافت کرے۔

یہ عزاداروں کا اہم ترین فریضہ ہے کہ علیؑ ابن الحسینؑ کی جزئیات زنگی کا جائزہ لیں کہ آپ ع کن مراحل سے گزرے، کیا طریقۂ کار اپنائے اور کس حد تک کامیابیاں حاصل ہوئیں۔

وہ تمام ارشادات جو آپ ع کے دہن مبارک سے جاری ہوئے، وہ اعمال جو آپ ع نے انجام دیئے، وہ دعائیں جو آپ ع کے لب مبارک پر آئیں، وہ مناجاتیں اور راز و نیاز کی باتیں جو آج صحیفۂ کاملہ کی شکل میں موجود ہیں ان سب کی امام ع کے اسی بنیادی موقف کی روشنی میں زندگی کی تفسیر و تعبیر کی جانی چاہیے۔

دو اہم اور بنیادی فریضے جو ہمارے تمام آئمہ علیہ السلام کو سونپے گئے تھے ان کو امام سجاد ع نے بڑی خوش اسلوبی سے جامہ عمل پہنایا ہے۔ آپ ع پوری سیاسی بصیرت اور شجاعت و شہامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہایت ہی احتیاط اور باریک بینی سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے، یہاں تک کہ 35 سال کی شب و روز وانتھک جد و جہد اور الٰہی نمائندگی کی عظیم ذمہ داریوں کو پورا کیا، اسلام کو سرفراز و سربلند کیا اور اپنے بعد امامت و ولایت کا عظیم بار اپنے فرزند و جانشین امام محمد باقر علیہ السلام کے سپرد فرما گئے۔

ایک روایت کے مطابق سید سجاد علی نے اپنے فرزندوں کو جمع کیا اور محمد ع بن علی ع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "یہ صندوق اور یہ اسلحہ سنبھالو یہ تمھارے ہاتھوں میں امانت ہے۔" اور جب صندوق کھولا گیا تو اس میں قرآن اور کتاب تھی۔" مراجع کرام اور علماء کرام کی متفقہ رائے ہے کہ اسلحہ سے انقلابی قیادت و رہبری کی طرف اشارہ اور قرآن و کتاب، اسلامی افکار و نظریات کی علامت ہے۔ یہ صرف آنے والے امام کی تحویل میں دیا بلکہ رہتی دنیا تک انسان کو فکر و عمل کا راستہ دکھا گئے۔

سید سجاد ع نے سخت لب و لہجہ، شجاعت و بہادری سے یزید کی حکومت و طاقت کا مقابلہ کیا۔ یہ تین بڑے اعظم کا حکمراں تھا۔ لشکر و اسلحہ سے لیس تھا۔ امام حسین علیہ السلام کو کربلا میں شہید کر امامت کو ختم کرنا چاہا، مدینہ منورہ پر حملہ کرا کر نبوت کو ختم کرنا چاہا اور خانہ کعبہ پر آگ برسوا کر توحید پر حملہ کیا۔ اسلام میں اصول دین توحید، نبوت اور امامت پر حملہ کرنا ہی یزید کا عقیدہ اُجاگر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سید سجاد ع نے مستحکم حکمت عملی اور آہنی دیوار کی مانند اسلام، قرآن، وحی، توحید، نبوت، امامت، اور انسانیت کی حفاظت کی۔

کسی عالم، ذاکر، خطیب، منبر، محراب، مراجع، آیت اللہ، فقیہ، رہبر معظم اور عزاداروں کے خلاف تقریر یا تحریر کرنا طشت سے زیادہ روشن، ایسا ویڈیو یا شائع کردہ مضمون لوگوں تک پہنچا دینا، فیس بک پر اپلوڈ کرنا، ٹویٹر، انسٹاگرام کو استعمال کرنا یا واٹس ایپ پر پوسٹ کر لائیک کروانا شہد سے زیادہ شیریں نظر آتا ہے۔ لیکن جب حجت خدا ذوالفقار کے ساتھ ظہور کرے گا تب گردن کو محفوظ رکھنا بال سے زیادہ باریک ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یزید لعنت اللہ کے فکر کے ساتھ پڑھے لکھے پروپگنڈیسٹ تھے۔ قاضی، قاری و حافظ قرآن تھے۔۔۔۔۔۔ معاشرے کو تنقید کا نشانہ بنانا طشت سے زیادہ روشن اور شہد سے زیادہ شیریں ہے لیکن معاشرے کی اصلاح بال سے زیادہ باریک۔

منبر یا محراب کو ٹارگٹ کرنا آسان ہے۔ میری کسی کی کیا اوقات کے وارث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تذلیل و اہانت کریں۔ بیشک ہمارے سامنے آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای، آیت اللہ العظمیٰ سید علی الحسینی سیستانی دام ظلہ الوارف وغیرہ اور نشانی کے طور پر ہیں جو انسانیت کی حفاظت کے لیے اور دین کی بقا کے لیے محاذ پر برسرِ پیکار ہیں۔ زمانہ نے مشاہدہ کہ علی ع کے بیٹے خامنہ ای نے کس طرح 7 ہجری کی یاد دلا دی اور ایک ساتھ یہود و نصاریٰ کو شکست دی۔ مومنین کے قلب کو ٹھنڈک پہنچی اور دشمن اسلام ابتر و مایوس ہوا۔

امام زین العابدین علیہ السلام کے ماننے اور چاہنے والوں کے لیے ابن شہاب زہری سے منقول ہے کہ مجھ سے فرمایا کہ تم ہم سے وہ محبت رکھو جو اسلامی قانون کی حدود میں ہو، تمھاری ہم سے محبت ایسی ہونی چاہیے وہ ہمارے لیے عیب کا باعث نہ ہو اور ہماری ناخوشی کا بھی باعث نہ ہو۔ (الارشاد والمفید، صفحہ 271، حلیۃ الاولیاء، جلد 3، صفحہ 136)

امام زین العابدین علیہ السلام کی 1352 ویں یوم شہادت ہے۔ سید الساجدین ع کی 25 محرم الحرام 95 ہجری میں ہوئی۔ آپ کے روحانی اقتدار کی وجہ سے بادشاہ وقت ولید بن عبدالملک ملعون نے آپ کو زہر دے دیا۔ آپ ع اپنی تمام زندگی میں مجلس برپا کرتے رہے۔ 35 سال تک ہر صبح، ہر شام، وقت عصر، تنہائی اور صدائے حسین، زبان و دل پہ ہمیشہ تھا۔ ولید نے ذاکر کرب و بلا، غم حسین کے عاشق کو شہید کر دیا۔ زہرا کا وہ نشان نہ رہا۔ وہ کربلا، کوفہ و شام کا شاہد نہ رہا۔ ولی نے ایک اور ستون امامت گرایا، چراغ ہدایت کو بجھایا۔

آج کے دور میں بھی پیغام کربلا کیا ہے؟ شہیدوں کا مرتبہ کیا ہے؟

یہ دیکھنا نہیں کافی وہاں ہوا کیا ہے
کر اس پہ غور کہ پیغام کربلا کیا ہے

کربلا کا پرچم بلند ہوا اور یہ باعث فخر ہے کہ یہ اقوام متحدہ نے بین الاقوامی شناخت کی ایک اہم علامت میں مقدس شہر کربلا کو اسلامی ثقافت کا دار الحکومت قرار دیا ہے۔ اس سے کربلا کی گہری تاریخی، مذہبی اور ثقافتی اہمیت ظاہر ہو رہا ہے۔ عزادارو! اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کربلا چاہتے ہیں۔ غور سے سنیں اور بابصیرت ہو کر دیکھیں اور ایک مومن عزادار ہو کر احساس فکر پیدا کریں کہ آپ سے کربلا کیا چاہتی ہے۔ دین خدا سے آشنا، قرآن، حدیث رسول، اقوال ان مہ کا پیرو کار اور راہ حق کا مسافر۔۔۔

موبائل 7060888223

کانگریس کو ہماچل پردیش میں تنظیمی بحران کا سامنا

شملہ، (یواین آئی) ہماچل پردیش میں میونسپل اور پنچایت راج اداروں کے انتخابات میں صرف چار ماہ باقی ہیں، مگر حکمراں کانگریس تنظیمی بحران سے دوچار ہے۔ کانگریس کی ریاستی اکائی تقریباً نو مہینوں سے بغیر کسی ایگزیکیٹو باڈی کے کام کر رہی ہے، جس وجہ سے نچلی سطح کا نیٹ ورک تباہ ہو گیا ہے اور پارٹی کارکنوں کے حوصلہ پست ہیں۔ ریاستی کانگریس کی صدر پرتبھا سنگھ نے پارٹی ہائی کمان کو خط لکھا ہے، اس بات پر زور دیا ہے کہ فوری طور پر ایک نئی ریاستی، ضلع اور بلاک سطح کی تنظیم تشکیل دیں۔ محترمہ سنگھ نے کہا ہے کہ منظم ڈھانچے کے بغیر پارٹی کے لیے آنے والے انتخابات، خاص طور پر سات میونسپل کارپوریشنوں (جو پارٹی کے نشانات پر ہوتے ہیں) کا مقابلہ کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ ریاستی الیکشن کمیشن نومبر کے پہلے یا دوسرے ہفتے تک انتخابی تاریخ کا اعلان کر سکتا ہے اور پولنگ دسمبر میں ہونے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مبصرین اور معاون انچارج کے ذریعہ ریاست کا دورہ کرنے اور رپورٹ جمع کرانے کے باوجود تنظیم کی تشکیل نو کا عمل زیر التوا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) نے 6 نومبر 2024 کو ریاستی کانگریس کمیٹی اور تمام نچلی اکائیوں کو تحلیل کر دیا تھا۔ اس کے بعد سے ریاستی انچارج رجنی پاٹل اور معاون انچارج ودیت چودھری اور چیتن چوہان نے بارہا یقین دہانی کرائی ہے کہ جلد ہی نئے تنظیمی ڈھانچے کا اعلان کیا جائے گا، لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ سکھو حکومت کے وزراء نے بھی پارٹی کے ڈھانچے کو 'مفلوج' قرار دیا ہے، جس میں انتخابی حکمت عملیوں یا ٹکٹوں کی تقسیم کو مربوط کرنے کے لیے قیادت کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔

پارلیمنٹ میں سنجیدہ اور ایماندارانہ بحث ہونی چاہیے

منوج جھا نے کہا، ہندوستان کبھی کسی عالمی طاقت کے سامنے نہیں جھکا۔ اگر امریکہ کے صدر ہندوستان کے متعلق اس طرح کے بے بنیاد بیان دیں تو پارلیمنٹ کو ایک آواز میں جواب دینا چاہیے 'مائنڈ یور بزنس'

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ کے آئندہ مانسون اجلاس کے متعلق راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے راجیہ سبھا رکن منوج جھا نے کئی اہم ایشوز پر اپنی بے باک رائے رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اجلاس صرف سیاسی الزامات کا پلیٹ فارم نہیں ہونا چاہیے، بلکہ عوام کی تکلیف، ملک کی عزت اور بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی شبیہ کے بارے میں سنجیدہ اور ایماندارانہ بحث بھی ہونی چاہیے۔ منوج جھا نے واضح کیا کہ پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کی تکلیف کو ہم نہیں بھول سکتے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور کے بعد ہندوستان کی سفارتی پوزیشن پر سنگین سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ صرف کسی خاص پارٹی پر حملہ کرنے کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ ملک کے وقار اور سیکورٹی کا معاملہ ہے۔ اس پر کھل کر، منصفانہ اور سنجیدہ بحث ہونی چاہیے۔ آر جے ڈی لیڈر سے جب نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ کے اس بیان کے متعلق سوال کیا گیا جس میں انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ہندوستان سے متعلق بیانات پر ردعمل ظاہر کیا تھا۔ اس پر منوج جھا نے کہا نائب صدر جمہوریہ نے صحیح کہا کہ ہندوستان کی ایک منفرد شناخت رہی ہے۔ آج ہم مضبوط ہیں، لیکن آزادی کے فوراً بعد بھی ہم نے نوآبادیاتی راج سے آزاد ہونے والے ممالک کی قیادت کی تھی۔ ہندوستان کبھی بھی کسی عالمی طاقت کے سامنے نہیں جھکا۔ آج بھی اگر امریکہ جیسے ملک کے صدر ہندوستان کے متعلق اس طرح کے بے بنیاد بیان دیں تو پارلیمنٹ کو ایک آواز میں جواب دینا چاہیے 'مائنڈ یور بزنس'۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہمارے جواب ذرائع کے حوالے سے نہیں بلکہ پارلیمنٹ کے پلیٹ فارم سے براہ راست اور واضح طور پر آنے چاہیے۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے آر ایس ایس-سی پی ایم والے بیان پر منوج جھا نے کہا کہ "اس بیان کو تنگ نظری سے نہیں بلکہ وسیع تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ اگر ہم ایک ثقافتی تنظیم کے طور پر آر ایس ایس کی بات کریں تو یہ ضروری ہے کہ اس کی ترجیحات واضح ہوں۔" ساتھ ہی انہوں نے سوال کیا کہ اگر کوئی تنظیم ملک کو ایسی سمت میں لے جانا چاہتی ہے جو ہندوستان کی بنیادی روح اور اقدار سے میل نہیں کھاتی ہے تو یہ تشویشناک امر ہے۔ منوج جھا نے بہار کے متعلق وزیر اعظم نریندر مودی کے نظریہ پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ جیسا وزیر اعظم کا نظریہ گجرات کے لیے ہے ویسا ہی بہار کے لیے کیوں نہیں ہے؟ کیا بہار صرف بی-گریڈ ٹرینوں کا حقدار ہے، تاکہ یہاں سے مزدور گجرات جا کر کام کریں؟ وزیر اعظم کے پاس بہار کی ترقی کے لیے نہ تو کوئی خاکہ ہے اور نہ کوئی وژن۔ اگر بہار میں سرمایہ کاری نہیں ہوگی، صنعتیں نہیں لگیں گی تو یہاں کی نوجوان طاقت صرف ہجرت کرتی رہے گی۔

'ایک بار پارلیمنٹ میں حاضری چیک کر لیں'، مودی کے غیر ملکی دورے پر کانگریس کا طنز

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس سے قبل اتوار (20 جولائی) کو آل پارٹی میٹنگ ہوئی، جس میں 51 اپوزیشن جماعتوں نے حصہ لیا اور کئی مسائل اٹھائے گئے۔ آل پارٹی میٹنگ میں شامل ہونے کے بعد کانگریس کے رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری نے بی جے پی اور وزیر اعظم پر جم کر حملہ بولا۔ انہوں نے کہا کہ "موجودہ حکومت میں درج فہرست ذات اور خواتین پر مظالم بڑھ گئے ہیں اور ہم ان ایشوز کو پارلیمنٹ میں اٹھائیں گے۔ ہم نے حکومت سے واضح طور پر کہا ہے کہ آپریشن سندور، بہار انتخاب اور خارجہ پالیسی کا مسئلہ سب سے اہم ہے۔ اس لیے وزیر اعظم کو اس میٹنگ میں ضرور شامل رہنا چاہیے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ حکومت ایوان چلانے میں سنجیدہ نہیں ہے۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ جب وزیر اعظم مودی کو معلوم تھا کہ وہ ان تاریخوں میں غیر ملکی دورے پر رہیں گے تو انہوں نے پارلیمانی اجلاس کیوں بلایا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو اپنی حاضری پر غور کرنا چاہیے کہ وہ لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں کتنے روز حاضر ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم پڑتا ہے کہ ہمارے وزیر اعظم جمہوریت کو لے کر سنجیدہ نہیں ہیں۔ ساتھ ہی کانگریس لیڈر پرمود تیواری نے آئین کی دفعہ 75 کا بھی حوالہ دیا اور کہا کہ اس آرٹیکل کے مطابق وزراء کی کونسل براہ راست ایوان کو جوابدہ ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس پیر (21 جولائی) سے شروع ہو رہا ہے۔ اس سے ایک روز قبل اتوار کو 11.00 بجے پارلیمنٹ کے مرکزی کمیٹی روم میں آل پارٹی میٹنگ ہوئی، جس کی صدارت مرکزی وزیر جے پی نڈا نے کی۔ مانسون اجلاس میں مرکزی حکومت 8 بل پیش کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ میٹنگ میں حکومت نے سیاسی جماعتوں سے پارلیمنٹ کی کارروائی کو بہتر طریقے سے چلانے کی بات کی۔

شری نواسن اور سدرشن وینو سے مل کر خوشی ہوئی: پی ایم مودی

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ ٹی وی ایس موٹر کمپنی کے مسٹر وینو شری نواسن اور مسٹر سدرشن وینو سے مل کر انہیں بے حد خوشی ہوئی۔ مسٹر مودی نے آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا، "میں کچھ کی خوبصورتی کو دکھانے اور موٹر سائیکل سواروں کو وہاں جانے کی ترغیب دینے کی ان کی کوششوں کی تعریف کرتا ہوں۔" ٹی وی ایس موٹر کمپنی کے چیئرمین وینو شری نواسن اور ان کے بیٹے سدرشن وینو نے ہفتہ کو وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے وزیر اعظم کو 'رن اتسو 2025' کافی ٹیبل بک پیش کی۔ مسٹر مودی نے آج صبح سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اس میٹنگ سے متعلق تصویر کو دوبارہ پوسٹ کیا۔ قابل ذکر ہے کہ اس سال فروری میں، ٹی وی ایس موٹر کمپنی نے گجرات ٹورازم کے ساتھ شراکت میں رن اتسو کے موقع پر موٹر سائیکل چلانے کے ایک غیر معمولی تجربے کا اہتمام کیا جس میں کچھ کو نوجوانوں میں سیاحتی مقام کے طور پر مقبول بنانے کے مسٹر مودی کے وژن سے متاثر ہو کر خطے کی ثقافت، قدرتی مناظر اور ورثے کی نمائش کی گئی۔

ہمیں دہشت گردی اور منشیات کے خلاف متحد ہو کر جنگ لڑنی چاہیے: منوج سنہا

سری نگر، (یواین آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کا کہنا ہے کہ ہمیں دہشت گردی، اس کے ماحولیاتی نظام اور منشیات کے خلاف متحد ہو کر جنگ لڑنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پیڈل تھرو پیراڈائز صرف کھیلوں کا ایونٹ نہیں ہے بلکہ نئے جموں کشمیر کی علامت ہے جو نوجوانوں کو ایک پیغام بھیجتا ہے کہ وہ تشدد اور منشیات کے بجائے ترقی کی راہ کا انتخاب کریں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے ان باتوں کا اظہار اتوار کو یہاں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: سری نگر میں جموں و کشمیر پولیس کی پیڈل تھرو پیراڈائز سائیکل ریس میں شرکاء کے درمیان جوش و خروش اور اتحاد کا جذبہ دیکھ کر خوشی ہوئی، میں جموں و کشمیر پولیس کی اس اختراعی پہل کی تعریف کرتا ہوں جس کا مقصد ہمارے نوجوانوں کی زندگیوں میں نئے خوابوں کو پروان چڑھانا، نئی طاقت اور نئی امنگیں پیدا کرنا ہے۔ ان کا کہنا تھا: پیڈل تھرو پیراڈائز صرف کھیلوں کا ایونٹ نہیں ہے بلکہ نئے جموں کشمیر کی علامت ہے جو نوجوانوں کو ایک پیغام بھیجتا ہے کہ وہ تشدد اور منشیات کے بجائے ترقی کی راہ کا انتخاب کریں۔ منوج سنہا نے کہا: ہمیں متحد ہو کر دہشت گردی، اس کے ماحولیاتی نظام اور منشیات کی لت کے خلاف جنگ لڑنی چاہیے۔ یہ میرا پختہ عزم ہے کہ دہشت گردی کو ہوا دینے والے ماحولیاتی نظام اور نوجوانوں کو بنیاد پرست بنانے، ہتھیاروں کی فراہمی، فنڈنگ، ٹارگیٹ بنانے اور دہشت گردوں کی مدد کرنے والے پورے نیٹ ورک کو تباہ کریں۔ انہوں نے کہا: انتظامیہ "امن خریدنے" کے لیے نہیں بلکہ خطے میں ایک پائیدار اور انصاف پسند امن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان کا زور دے کر کہنا تھا کہ اگرچہ کسی بے گناہ کو ہاتھ نہیں لگایا جائے گا لیکن قصورواروں کو بخشا نہیں جائے گا۔ ایل جی نے کہا: انتظامیہ اب دہشت گردوں کے ہاتھوں نقصان اٹھانے والے خاندانوں کی بحالی کے لیے سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے کہا: جموں و کشمیر میں بہت سے خاندانوں نے اپنے پیاروں کو دہشت گردی سے کھو دیا ہے، کچھ گھروں میں صرف بوڑھے والدین ہی رہ گئے ہیں، ان کے بیٹوں کو بے دردی سے مار دیا گیا تھا اور پاکستان کے کہنے پر ہزاروں افراد کو قتل کیا گیا۔ عوام سے سیکورٹی فورسز کے ساتھ متحد ہونے کی اپیل کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا: نیا جموں و کشمیر صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے، جو پچھلے کچھ سالوں میں تیار ہوا ہے۔

'خلا میں پوری طرح مستحکم رہنا بڑا چیلنج'، شبھانشو شکلا نے ویڈیو شیئر کر کے اپنا تجربہ کیا بیان

نئی دہلی۔ خلا سے واپس زمین پر آنے کے کچھ دنوں بعد ہندوستانی خلا باز شبھانشو شکلا نے ایک چیلنج بھرا ویڈیو شیئر کیا ہے۔ یہ ویڈیو بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) کے اندر کا ہے۔ ویڈیو میں شکلا خود کو بغیر کسی حرکت کے رکھنے کی مشق کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ شبھانشو شکلا نے سوشل میڈیا 'انسٹاگرام' پر اپنا تجربہ شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ آئی ایس ایس پر پہنچنے کے بعد وہ وقت کے مطابق کام کرنے اور تجربات کو پورا کرنے میں مصروف تھے۔ شروعات میں تھوڑی مشکل ہوتی ہے کیونکہ آپ مائیکرو گریویٹی میں چلنا سیکھتے ہیں اور اسٹیشن کو بھی جان رہے ہوتے ہیں۔ مائیکرو گریویٹی کا مطلب ہے جہاں چیزیں تقریباً بے وزن ہوتی ہیں۔ وہاں تیرنا اور بغیر ہلے رہنا سیکھنا پڑتا ہے۔ یہ ویڈیو شبھانشو شکلا کے مشن کے کچھ دنوں بعد کا ہے۔ تب انہیں اپنے موومنٹ میں پر تھوڑا کنٹرول ملا تھا۔ شبھانشو شکلا نے کہا کہ میں بس مستحکم ہونا چاہتا تھا لیکن واضح طور نا کام رہا۔ انہوں نے آگے کہا کہ خلا میں چھوٹی سی ہلچل بھی آپ کے جسم کو ہلا سکتی ہے۔ پوری طرح سے مستحکم رہنے کے لیے بہت مہارت چاہیے۔ شبھانشو شکلا نے اس کا موازنہ ہمارے دماغ سے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بالکل ہمارے دماغ کی طرح ہے جو اس تیز طرار دنیا میں ہمیشہ چلتا رہتا ہے۔ انہوں نے صلاح دی کہ تھوڑا وقت نکال کر شانت رہیں۔ یعنی آج تھوڑا وقت نکال کر شانت رہیں۔ کبھی کبھی تیز ہونے کے لیے ست ہونا ضروری ہے۔ شبھانشو شکلا نے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ کشش ثقل کے بغیر بھی مستحکم رہنا مشکل ہے۔ واضح رہے کہ شبھانشو شکلا 16 جولائی کو محفوظ طور سے خلا سے زمین پر واپس آئے۔ اسپیس ایکس کا ڈریگن کیپسول، سین ڈیگو کے ساحل پر بحرالکاہل میں اترا۔ اس سے ایکسیوم-4 مشن پورا ہو گیا۔ یہ مشن تقریباً تین ہفتے تک چلا۔ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر اپنے مشن کے دوران ایکس-4 کرو نے 31 ملکوں کے 60 سے زیادہ تجربات کیے۔ ان میں ہندوستان کے 'اسرو' کے ذریعہ کیے گئے 7 تجربے بھی شامل تھے۔ شبھانشو شکلا کی واپسی کمرشیل خلائی اڑان میں ہندوستان کی بڑھتی سرگرمی کے لیے سنگ میل ہے۔

مہاراشٹرا کے ناگپور شہر میں نرسوں کی ہڑتال کے دوران نوزائیدہ بچی کی موت کا افسوسناک واقعہ

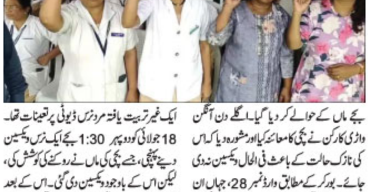

ناگپور، (یواین آئی) ریاست مہاراشٹر میں جاری نرسوں کی ہڑتال کے دوران ناگپور میڈیکل کالج میں دو دن کی ایک نوزائیدہ بچی کی المناک موت ہو گئی، جس نے پورے علاقے میں غم کی لہر دوڑا دی ہے۔ متاثرہ خاندان نے الزام لگایا ہے کہ طبی عملے کی لاپرواہی اور غیر تربیت یافتہ نرس کی جانب سے ویکسین لگانے کے باعث بچی کی جان گئی، جبکہ اسپتال انتظامیہ نے اب تک کوئی وضاحت نہیں دی ہے۔ بچی کے والد چیتن بورکر، جو نوین بابولکھیرا علاقے کے رہائشی ہیں اور پینٹنگ و مزدوری کا کام کرتے ہیں، نے بتایا کہ 15 سال بعد ان کے گھر بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی۔ ان کی اہلیہ نندا بورکر کا 16 جولائی کی شام 5:30 بجے سیزیرین آپریشن ہوا، جس کے بعد بچی کو تین گھنٹے تک شیشے کے باکس میں رکھا گیا اور پھر 8:30 بجے ماں کے حوالے کر دیا گیا۔ اگلے دن آنگن واڑی کارکن نے بچی کا معائنہ کیا اور مشورہ دیا کہ اس کی نازک حالت کے باعث فی الحال ویکسین نہ دی جائے۔ بورکر کے مطابق وارڈ نمبر 28، جہاں ان کی بیوی داخل تھیں، وہاں 40 بستروں پر مشتمل نظام ہے اور نرسنگ اسٹاف کی عدم موجودگی میں ایک غیر تربیت یافتہ مرد نرس ڈیوٹی پر تعینات تھا۔ 18 جولائی کو دوپہر 1:30 بجے ایک نرس ویکسین دینے پہنچی، جسے بچی کی ماں نے روکنے کی کوشش کی، لیکن اس کے باوجود ویکسین دی گئی۔ اس کے بعد بچی کو ہچکیاں آنے لگیں۔ نرس نے تسلی دی کہ گھبرانے کی بات نہیں، بچی کو سونے دیں اور ڈیڑھ گھنٹے بعد دودھ پلائیں۔ مگر جب ایک گھنٹے بعد بچی کو جگانے کی کوشش کی گئی تو اس نے کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا اور اس کا جسم نیلا ہو چکا تھا۔ خاندان کے افراد نے بچی کو فوری طور پر پیڈیاٹرکس ڈیپارٹمنٹ کے نوزائیدہ انتہائی نگہداشت یونٹ میں منتقل کیا، لیکن ڈاکٹرز نے معائنے کے بعد بتایا کہ بچی اسپتال پہنچنے سے قبل ہی دم توڑ چکی تھی۔ چیتن بورکر نے بتایا کہ انتظامیہ نے علاج سے متعلق کوئی دستاویزات فراہم نہیں کیں اور ان کے مطالبے کے باوجود فائل بھی غائب تھی، جس کے باعث پولیس نے کوئی شکایت درج نہیں کی۔ والد نے لاش کا پوسٹ مارٹم کروانے سے انکار کیا اور شام کو آخری رسومات انجام دیں۔ میڈیکل شعبے میں مہاراشٹر اسٹیٹ نرسز ایسوسی ایشن، لاتور اور مہاراشٹر نرسز فیڈریشن کی نمائندگی ہے۔

نائجر میں جموں و کشمیر کا شہری دہشت گردوں کے ہاتھوں اغوا، اہلیہ کی حکومت سے رہائی کے لیے اپیل

جموں۔ (یواین آئی) افریقی ملک نائجر میں دہشت گردوں کے ہاتھوں مبینہ طور پر اغوا کیے گئے بھارتی شہری کی شناخت رنجیت سنگھ کے طور پر ہوئی ہے، جو جموں و کشمیر کے ضلع رامبن کا رہنے والا ہے۔ ان کی اہلیہ شیلا دیوی نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے شوہر کی بحفاظت رہائی کے لیے مرکزی حکومت، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔ شیلا دیوی کے مطابق رنجیت سنگھ نائجر میں ٹرانس ریل لائٹنگ لمیٹڈ نامی ایک توانائی کمپنی میں سینئر سیفٹی آفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ آخری بار 15 جولائی کو واٹس ایپ پر ان سے بات ہوئی، جس کے بعد سے ان سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔ بھارتی سفارت خانے نے اس واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں بتایا کہ 15 جولائی کو نائجر کے داسو علاقے میں ہونے والے ایک ہولناک دہشت گرد حملے میں دو بھارتی شہری جاں بحق ہوئے جبکہ ایک کو اغوا کر لیا گیا۔ نائجر کے مقامی ذرائع ابلاغ کے مطابق، مسلح افراد نے دارالحکومت نیامی سے تقریباً 130 کلومیٹر دور داسو میں ایک تعمیراتی مقام پر تعینات فوجی دستے پر حملہ کیا۔ اسی دوران یہ واقعہ پیش آیا۔ شیلا دیوی نے بتایا، 'ہماری واٹس ایپ پر 15 جولائی کو بات ہوئی، اس کے بعد میں ان سے رابطہ نہ کر سکی۔ کمپنی انتظامیہ نے شروع میں یہ کہا کہ کام کی جگہ پر نیٹ ورک نہیں ہے، تاہم اگلے دن ان کے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ رنجیت کو اغوا کر لیا گیا ہے۔' انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ کی جانب سے بھی کوئی سنجیدہ کوشش نظر نہیں آ رہی: چار دن ہو چکے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ رنجیت کی رہائی کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش ہو رہی ہے۔ میں ایک ماں ہوں، میرے تین بچے ہیں۔ ہم سخت پریشانی کے عالم میں ہیں۔'

ریاست کا درجہ ہمارا حق ہے، اسے حاصل کرنے کیلئے تمام راستے تلاش کئے جا رہے ہیں

سپریم کورٹ میں وعدوں کے باوجود، یہ معاملہ ابھی تک حل نہیں ہوا ہے: عمر عبداللہ

سری نگر: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اتوار کے روز 'بغیر کسی تاخیر کے جموں و کشمیر کا ریاست کا درجہ بحال کرنے سے متعلق پرزور مطالبہ کیا'۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ اس سلسلے میں حکمراں نیشنل کانفرنس کی طرف سے قانونی آپشنز سمیت تمام راستے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں نیشنل کانفرنس کے اقتدار میں آنے کے تقریباً دس ماہ بعد عمر عبداللہ نے زور دے کر کہا کہ 'ریاست کا درجہ عوام کا بنیادی حق ہے'۔ انہوں نے کہا کہ مرکز نے پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کے سامنے اس کا وعدہ کیا تھا۔ عمر عبداللہ نے حکومت موجودہ صورتحال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ کوئی مثالی صورت حال نہیں ہے۔ بار بار وعدے کئے گئے، پارلیمنٹ میں وعدے کئے گئے، سپریم کورٹ میں وعدہ وعدوں کے باوجود، یہ معاملہ ابھی تک حل نہیں ہوا ہے'۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'ہم کوئی ایسی چیز نہیں مانگ رہے ہیں جو ہمارا حق نہیں ہے۔ ریاست کا حق ہے، اس کا عوام سے وعدہ کیا گیا تھا'۔

انہوں نے ایک انٹرویو میں پی ٹی آئی کو بتایا کہ "یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر بات نہیں کی جا سکتی ہے یا اس کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا"۔ عبداللہ، جو وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ خوشگوار تعلقات برقرار رکھتے ہیں، نے اس معاملے پر اپنی نجی بات چیت کی تفصیلات بتانے سے گریز کیا، صرف اس بات کی تصدیق کی کہ ریاست کا مسئلہ متعدد سطحوں پر اٹھایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'میرے، وزیر اعظم، وزیر داخلہ وغیرہ کے درمیان انفرادی طور پر جو بات چیت ہوئی ہے، یہ وہ گفتگو نہیں ہے جسے شیئر کیا جا سکتا ہے۔ یقیناً ہم نے اس معاملہ کو اٹھایا ہے۔ ریاست کے درجہ سے متعلق مسائل کے علاوہ جموں و کشمیر کے دیگر مسائل کو متعدد سطحوں پر کئی بار اٹھایا گیا ہے اور ہم اسے جاری رکھیں گے'۔ انہوں نے مرکزی حکومت کے ساتھ اپنے رشتوں پر بات کرتے ہوئے کہا کہ 'عوامی مسائل پر بات کرنے سے انہیں کوئی چیز نہیں روک سکتی، جہاں تک مرکز سے اچھے تعلقات کا تعلق ہے، میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی ایسی چیز ہے جس پر تبصرہ کیا جانا چاہئے'۔ انہوں نے کہا کہ 'جموں و کشمیر کے معاملے میں دونوں عہدوں (وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم) پر ہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اس لئے ان دونوں کے درمیان خوشگوار تعلق رکھنا ضروری ہوتا ہے'۔ انہوں نے سوال کیا کہ 'اگر حکومت ہند نے ہماری مدد کی ہے تو کیا مجھے کم از کم عوامی سطح پر اس کی تعریف نہیں کرنی چاہئے؟ لیکن جہاں چیزیں اچھی نہیں ہیں یا جہاں چیزیں غلط ہیں، میں اس پر خاموش نہیں رہوں گا۔ اس سوال پر کہ کیا ان کی پارٹی ریاست کا درجہ دینے کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 'ہم مختلف آپشنز پر غور کر رہے ہیں۔ پارٹی کے اندر اور ماہرین کے ساتھ کچھ بات چیت ہوئی ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔' چیف منسٹر نے 'ہائبرڈ سسٹم' سے متعلق کسی بھی تجاویز کو مسترد کر دیا جہاں ریاست کا درجہ بحال ہونے کے بعد بھی امن و امان کی ذمہ داری مرکزی حکومت کے پاس رہے گی۔

بھوپال میں اسکول کی چھت کا پلاسٹر گرا، طالب علم زخمی

بھوپال کے برکھیڑا پٹھانی علاقے میں واقع گورنمنٹ پی ایم شری اسکول میں جمعہ کو ایک بڑا حادثہ ٹل گیا، جب کلاس روم کے اندر چھت کا پلاسٹر اچانک گر گیا۔ حادثے میں ایک طالب علم شدید زخمی ہو گیا۔ اس کے سر پر گہری چوٹ آئی اور اسے چار ٹانکے لگے۔ خوش قسمتی سے باقی طلباء اور استاد محفوظ رہے۔ یہ پورا واقعہ اسکول میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں ریکارڈ ہو گیا ہے۔ ویڈیو میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ طلباء کلاس میں پڑھ رہے تھے کہ اچانک چھت کا پلاسٹر گر گیا۔ پلاسٹر سیدھا کلاس روم کے سامنے والے بینچ کے قریب گرا، جہاں کچھ طلبہ بیٹھے تھے۔ ایک طالب علم اس میں پھنس گیا، جب کہ دیگر طلباء اور استاد گھبراہٹ میں پیچھے ہٹ گئے۔ واقعہ کے بعد محکمہ تعلیم حرکت میں آ گیا۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ڈی ای او) نے کہا کہ تمام اسکولوں کو پہلے ہی ہدایت دی گئی تھی کہ وہ خستہ حال عمارتوں میں کلاسیں نہ چلائیں۔ اس کے باوجود اس اسکول میں بچوں کی زندگیاں خطرے میں ڈال کر پڑھائی جا رہی تھی۔ ڈی ای او نے واضح کیا کہ یہ اسکول پرنسپل کی براہ راست غفلت ہے اور اس کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی کی جائے گی۔ بارش کے موسم نے سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کی خستہ حالی کو عیاں کر دیا ہے۔ کئی مقامات پر پرانی عمارتوں کی چھتیں ٹپک رہی ہیں یا گرنے کی حالت میں ہیں۔ برکھیڑا پٹھانی کا یہ کیس بھی اسی مسئلے کی ایک مثال ہے۔ اگر اسکول کی عمارت کی بروقت مرمت کی جاتی یا کلاسز کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا جاتا تو اس حادثے کو روکا جا سکتا تھا۔

فڑنویس کا مہاراشٹر میں ہندی کو لازمی زبان بنانے پر اصرار، سپریا سولے نے پوچھا، 'ان پر کس کا دباؤ ہے؟'

ممبئی۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ایک بار پھر ریاست میں سہ لسانی فارمولے کے تحت ہندی زبان کو نافذ کرنے کی بات کہہ دی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا تھا کہ سہ لسانی فارمولہ مہاراشٹر میں صد فیصد نافذ ہوگا۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب شدید مخالفت کے بعد ہندی زبان کو ریاست میں تیسری لازمی زبان بنانے کی تجویز واپس لے لی گئی۔ اب ان کے حالیہ بیان سے لسانی تنازعہ کا معاملہ ایک بار پھر موضوع بحث بن گیا ہے۔ فڑنویس کے ہندی زبان کو نافذ کرنے کے بیان پر این سی پی (ایس سی پی) رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے طنز کستے ہوئے کہا کہ "دیویندر فڑنویس پر کس کا اس قدر دباؤ ہے؟" سپریا سولے نے صحافیوں کے ذریعہ پوچھے گئے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "مجھے دیویندر فڑنویس کی فکر ہو رہی ہے۔ کون ان پر دباؤ بنا رہا ہے؟ مہاراشٹر میں ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ گجرات، تمل ناڈو، کیرالہ اور اوڈیشہ سمیت بہت ساری ایسی ریاستیں ہیں جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ کس کا دباؤ ہے مہاراشٹر اور دیویندر فڑنویس پر جس کی وجہ سے ان کو ایسا کرنا پڑ رہا ہے۔" سپریا سولے نے مزید کہا کہ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہو رہا ہے کہ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ہندی کے مقابلہ میں مراٹھی کو کم دکھا رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ مجھے جتنا پیار مراٹھی سے ہے اتنا ہی ہندی، تیلگو اور کنڑ سمیت تمام زبانوں سے ہے۔ ہر زبان کا احترام ہونا چاہیے، یہی ہماری ثقافت ہے، لیکن کسی زبان کو کم تر دکھانا ہمارا اخلاق نہیں ہے۔ انہوں نے مراٹھی زبان کو ماں سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ "آپ ماں سے ایسا سلوک کیوں کر رہے ہیں؟ خالہ سے بھی اتنا ہی پیار کرنے میں کوئی دقت نہیں ہے، لیکن ماں تو ماں ہوتی ہے۔ کیونکہ مراٹھی زبان مہاراشٹر کی ماں ہے۔"

کرناٹک میں دھرم استھل معاملے میں حکومت نے ایس آئی ٹی تشکیل دی

بنگلورو، (یواین آئی) کرناٹک حکومت نے مسلسل الزامات اور عوامی دباؤ کو دیکھتے ہوئے دہائیوں پرانے دھرم استھل معاملے کی تحقیقات کے لیے اتوار کو سینئر آئی پی ایس افسر پرنب موہنتی کی سربراہی میں ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی۔ اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے، کرناٹک ریاستی خواتین کمیشن کی چیئرپرسن ناگلکشمی چودھری نے تسلیم کیا کہ ایس آئی ٹی کے قیام میں کافی وقت لگا۔ انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا کہ حکومت نے بالآخر کارروائی کی ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے کہا، "ریاست کو اس پر فیصلہ کرنا ہی تھا۔ اگرچہ اس میں تاخیر ہوئی، لیکن ایس آئی ٹی کا قیام ایک قابل ستائش قدم ہے۔ ہم حکومت کے اس اقدام کی قدر کرتے ہیں۔" انہوں نے انکشاف کیا کہ ان کی طرف سے وزیر اعلیٰ سدارمیا کو ایک باضابطہ خط لکھ کر اس معاملے پر فوری توجہ دینے کی درخواست کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا، "وزیر اعلیٰ کی منظوری اور ایس آئی ٹی کے قیام کی فوری کارروائی حوصلہ افزا ہے۔ اب ہم منصفانہ اور موثر تحقیقات کی توقع کرتے ہیں۔" محترمہ چودھری نے زور دے کر کہا کہ وسیع خدشات کے باوجود لوگوں کو نظام پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "ایس آئی ٹی کے سامنے ایک بڑا کام ہے۔ شبہ کرنے کے بجائے، ہمیں پولیس اور تحقیقی عمل پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ کرناٹک پولیس منصفانہ تحقیقات کو یقینی بنائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ انصاف ہوگا۔" محترمہ چودھری نے حکومت کے فیصلے پر اپنا اعتماد ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا، "یہ ریاست کی ساکھ کا معاملہ ہے۔ ایس آئی ٹی کا قیام ہی لوگوں کی سچائی کی مانگ کو تسلیم کرتا ہے۔"

کربلا کا پیغام ہمیں راہِ حق پر ثابت قدمی، قربانی اور وفا کی تعلیم دیتا ہے

جلال پور میں تشنگانِ فرات کا ماتمی اجتماع □ کربلا کی یاد میں الامام فاؤنڈیشن کا خون عطیہ کیمپ، 43 نوجوانوں نے پیش کی خراجِ عقیدت

امبیڈکرنگر (نامہ نگار) گزشتہ سالوں کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی جلال پور کے محلہ فرید پور میں واقع محمد حسن جونپوری کی رہائش گاہ پر تشنگانِ فرات کے عنوان سے پُرعقیدت ماتمی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر معروف ذاکر اہلِ بیت مولانا اصغر مشہدی نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے واقعہ کربلا کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ کربلا کا پیغام ہمیں راہِ حق پر ثابت قدمی، قربانی اور وفا کی تعلیم دیتا ہے۔ مجلس کے بعد علم، ذوالجناح (ڈُلڈُل) کی زیارت کرائی گئی۔ جس میں عزاداروں نے پرجوش انداز میں شرکت کی۔ اس موقع پر انجمن عزاداری حسینی چوہٹہ جعفرآباد نے نوحہ خوانی اور ماتمداری پیش کی۔ رات بھر جاری رہنے والے اس عزاداری

پروگرام میں انجمن کاظمیہ جعفرآباد، انجمن جعفریہ رجسٹرڈ چھوٹا امام باڑہ، انجمن رونقِ عزا، انجمن عباسیہ، انجمن ذوالفقاریہ رجسٹر، انجمن جعفریہ نیشنل، انجمن عزائے حسین، اور انجمن ذوالفقاریہ 7216 پورب طرف نے باری باری نوحہ و ماتم کرکے شہدائے کربلا بالخصوص 72 شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جلوس کا اختتام روضہ مبارک حضرت عباسؑ پر ہوا۔ جہاں عزاداروں نے دعائیں مانگیں اور آنسو بہائے۔ پروگرام کی کامیابی میں ابن علی جعفری، ماسٹر علمدار حسین، عزادار حسین خدار، عمران عباس، سیف عباس راجو، غلام عباس، فیضی، ماسٹر امیر حیدر سمیت دیگر خادمین نے اہم کردار ادا کیا۔ نظامت کے فرائض اکبر اعجاز قائمی نے خوش اسلوبی سے انجام دیے۔

کربلا کے شہداء کی عظیم قربانی کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے الامام چیریٹیبل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ضلع اسپتال امبیڈکرنگر میں ایک روزہ خون عطیہ کیمپ کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اس بامقصد خدمتِ خلق مہم کا افتتاح چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر پی این یادو اور شہر کے معروف خطیب مولانا اکبر علی نے مشترکہ طور پر فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس کیمپ میں نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مجموعی طور پر 43 افراد نے خون عطیہ کیا۔ جو کہ مریضوں کی جان بچانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ خون عطیہ کرنے والوں میں علی باقر، قادر حسن، قمر عباس، قائم علی، انتظار، عرفان، انیل یادو، حیدر، شعیب، ریحان، شمی، عباس، سنّی، اشرف، اشفاق، شجاعت، دلبر، مرتضیٰ، ابو تراب نقوی، دھیرج، مدحت فاطمہ، رحمت فاطمہ، ساوربھ ماتھر، کرمانی، تہذیب، قیصر، بتول فاطمہ سمیت دیگر شامل تھے۔ کیمپ کے دوران الامام ٹرسٹ کے چیئرمین خواجہ شفاعت حسین نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہر سال امام حسینؑ کی یاد میں اس طرح کے بلڈ ڈونیشن کیمپس منعقد کرتے ہیں تاکہ عوام میں خون عطیہ کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا جاسکے۔ خوشی ہے کہ نوجوان نسل اس مشن میں سرگرم شراکت داری کر رہی ہیں۔ چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر پی این یادو نے اس فلاحی عمل کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے کیمپس سے نہ صرف اسپتالوں میں خون کی قلت دور ہوتی ہے بلکہ انسانی خدمت کا جذبہ بھی پروان چڑھتا ہے۔ جامع مسجد کے خطیب مولانا اکبر علی نے کہا کربلا کے پیغام کو عملی صورت میں ڈھال کر معاشرتی ہم آہنگی اور انسانی ہمدردی کی فضا قائم کرنا قابلِ ستائش ہے۔ معروف سماجی کارکن فرحت عباس نے کہا کہ نوجوانوں کا خون عطیہ کے لیے آگے آنا خوش آئند اور معاشرے کے لیے فائدہ مند ہے۔ تقریب میں مولانا نور الحسن، مولانا ظفر علی، مولانا ریحان عباس، مولانا زہیر سمیت متعدد علما، سماجی کارکن اور نوجوان موجود رہے۔ اختتامی خطاب میں ٹرسٹ کے کنوینر ریحان زیدی نے تمام خون عطیہ کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہر خون دینے والے نے ایک انسانی جان بچانے کا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے، جس کی کوئی قیمت نہیں۔ بلڈ بینک انچارج اے ایم ترپاٹھی اور اسپتال اسٹاف کی موجودگی میں کیمپ کامیابی سے مکمل ہوا۔ اس موقع پر منتظمین نے امید ظاہر کی کہ ایسے فلاحی و انسانیت نواز اقدامات آئندہ بھی جاری رہیں گے۔

بلیا میں 67 لاکھ کا ترقیاتی فوڈ اناج گھوٹالہ

سابق پنچایت سکریٹری ای ڈبلیو ٹیم نے گرفتار کیا، پردھان کوٹیدار بھی ملزم ہیں

بلیا: 20 جولائی (پی این ایس) اقتصادی جرائم کی تحقیقاتی شاخ نے بلیا میں ترقیاتی اور اناج اسکام کے ملزم سابق گرام پنچایت افسر کو ہفتہ کو بلیا سے ہی گرفتار کرلیا۔ الزام ہے کہ سابق گرام پنچایت افسر نے کوٹدار کے ساتھ مل کر تقریباً 67 لاکھ 13 ہزار 981 روپے کا غبن کیا تھا، جس کی تحقیقات اقتصادی جرائم کی تحقیقاتی ٹیم کو دی گئی تھی۔ گزشتہ روز 12 ملزمان اس میں ملوث پائے گئے۔ ان تمام کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ صرف گرام پنچایت افسر مطلوب تھا، جسے بلیا سے گرفتار کیا گیا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ سال 2002 سے 2005 کے درمیان بلیا کے پندرہ بلاکوں کے مختلف گاؤں میں سمپورنا گرامین روزگار یوجنا کے تحت مرکزی حکومت/ریاستی حکومت کو گرام پنچایت کے حصے سے مٹی کا کام، ڈرین کی تعمیر، سڑک، ٹریک کی مرمت، لنک روڈ، سی سی اور کلورٹ کی تعمیر کا کام کروانا تھا۔ لیکن کام معیار کے مطابق نہیں ہوا اور نامکمل پایا گیا۔ الزام لگایا گیا تھا کہ اس وقت کے گرام پنچایت افسر راجندر پرساد ورما، گرام پردھان اور راشن ڈیلروں نے ملی بھگت سے ماسٹر رول میں فرضی کارکنوں کے نام درج کرائے اور روپے کی نقد رقم کی فرضی تقسیم ظاہر کی۔ 381,70,34 اور غذائی اجناس کی رقم روپے۔ 600,43,32 اور مجموعی طور پر روپے کا غبن کیا۔ 981,13,67۔ مذکورہ معاملے میں تفتیش کے بعد کل 12 ملزمان کی شمولیت پائی گئی، جس میں سابق گرام پنچایت افسر راجندر پرساد ورما بھی مطلوب تھے۔ راجندر پرساد کو سال 2002-05 میں بلیا کے بلاک پاندھا میں گرام پنچایت افسر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ ملزم کو کیس میں جعلی 092 ماسٹر رول تیار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور شریک ملزمان کی ملی بھگت سے جعلی ورکرز کو نقدی اور غذائی اجناس مختص کیا گیا ہے۔ اکنامک کرائم انویسٹی گیشن کے جاری کردہ پریس نوٹ کے مطابق، اس معاملے میں ملوث اس وقت کے گرام پنچایت افسر راجیندر پرساد ورما، ساکن پاندھا، تھانہ سنکادپور، ضلع بلیا، کو وارانسی سیکٹر کریک ٹیم کے انچارج سنیل کمار ورما نے ہفتہ کی صبح تقریباً 9.00 بجے پاندھا میں واقع ان کی رہائش گاہ کے قریب سے گرفتار کیا۔ گرفتار ملزمان کو اینٹی کرپشن کورٹ وارانسی میں پیش کرکے مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

باندہ میں تیز رفتار ڈمپر نے موٹر سائیکل کو ماری ٹکر

معصوم بھائی بہن جاں بحق، باپ کی حالت تشویشناک، ڈمپر ڈرائیور حراست میں

باندہ: 20 جولائی (پی این ایس) شہر کوتوالی علاقہ میں کنوارہ بائی پاس پر تیز رفتار ڈمپر نے پیچھے سے ایک بائک کو ٹکر ماردی۔ حادثے میں موٹر سائیکل پر سوار بھائی اور بہن کی موت ہوگئی۔ جبکہ باپ شدید زخمی ہوگیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور زخمیوں کو ٹراما سینٹر میں داخل کرایا۔ حالت نازک ہونے پر ڈاکٹروں نے اسے ضلع اسپتال ریفر کردیا۔ پولیس نے دونوں جاں بحق افراد کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لیے مردہ خانے بھجوادیں۔ ڈمپر ڈرائیور کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بچوں کے ساتھ بائک پر گھر جا رہا تھا: کنوارہ کے رگھوونشی ڈیرہ گاؤں کا رہنے والا شیام اپنے بیٹے شیوا (6) اور بیٹی پرینکا (3) کے ساتھ بائک پر اپنے سسرال سے گھر واپس آرہا تھا۔ راستے میں ایک تیز رفتار ڈمپر نے موٹر سائیکل کو زور سے ٹکر ماردی۔ حادثے میں دونوں بچے موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ جبکہ شیامو شدید زخمی ہوگیا۔ اس واقعہ کو لے کر لوگوں میں غصہ ہے۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ ڈرائیور لاپرواہی سے ٹرک چلا رہا تھا۔ ساتھ ہی پولس انتظامیہ کا الزام تھا کہ علاقے میں سڑک کے کنارے ریت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو آنے جانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ گاڑیاں پھسلنے سے کئی حادثات ہوچکے ہیں۔ زخمی شیامو کے بھائی راجکمار نے بتایا کہ شیامو بائی پاس علاقے میں واقع اپنے سسرال کے گھر گیا ہوا تھا۔ وہ اپنے دو بچوں کے ساتھ موٹر سائیکل پر گھر واپس آرہا تھا۔

عرسِ مخدوم میں نکالا گیا فقراء و ملنگوں کا پرجوش روایتی جلوس

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) تارکِ السلطنت ولی کامل حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے 639ویں سالانہ عرسِ مبارک کی تقریبات درگاہ کچھوچھہ شریف میں مذہبی عقیدت اور روحانی جوش وجذبے کے ساتھ آغاز ہوچکی ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک سے ہزاروں زائرین وعقیدت مندوں کا قافلہ آستانہ عالیہ کی جانب رواں دواں ہے۔ جہاں ہر سمت درود وسلام اور صوفیانہ کلام کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ عرس کی روایت کے مطابق آج 24 محرم الحرام، مطابق 18 جولائی، بروز اتوار ملنگ بابا کے مزار مبارک سے فقراء و ملنگوں کا پُروقار جلوس محمد عالم شاہ کی قیادت میں برآمد ہوا۔ یہ جلوس جیسے ہی ملنگ گیٹ پہنچا درگاہ انتظامیہ کمیٹی اور پیرزادگان انتظامیہ کمیٹی کے تمام اراکین سمیت دیگر خدام و مجاورین نے عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے جلوس کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر جلوس کی قیادت کررہے محمد عالم شاہ کی گل پوشی کی گئی اور درود وصلوٰۃ کی صداؤں کے ساتھ جلوس نے آستانہ عالیہ میں حاضری دی۔ صوفیانہ کلام کی دلنواز صداؤں میں چادر پوشی اور دعا کی رسومات ادا کی گئیں۔ آخر میں ملک میں امن، محبت اور خوشحالی کے لیے خصوصی دعا مانگی گئی۔ اس موقع پر سید معراج الدین کچھوچھوی، محمد کلام شاہ، فیضان خان سمیت بڑی تعداد میں زائرین موجود رہے۔

بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم کی سخت ضرورت ہے: حافظ عبدالقدوس ہادی

جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کے طلبائے کو عصری تعلیم کے اسناد سے نوازا گیا

کانپور: مشرقی یوپی کی دینی، تعلیمی، ادبی، تحریکی اور مثالی درس گاہ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور ہے جو اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور بزرگانِ دین کی موقع بموقع تشریف آوری اور ان کی دعاؤں نیز اساتذہ اور اراکین جامعہ کی مخلصانہ محنت وتوجہات اور آپ اہل خیر حضرات کے ہر موقع پر بھرپور تعاون سے روز بروز ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اس کا اظہار وقتاً فوقتاً ملک کے بہت سے نامور اور مقتدر علماء کرام اپنے تاثرات میں پیش کرتے آرہے ہیں۔ جامعہ میں دینیات حفظ مع تجوید شعبہ قرأت، درجہ فارسی سے دورہ حدیث شریف تک تعلیم وتربیت تک کا باقاعدہ نظم ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ واضح رہے جامعہ میں گزشتہ چند برسوں سے دینیات، حفظ مع تجوید، شعبہ تجوید وقرأت اور شعبہ عربی فارسی میں بھی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دسویں کلاس تک کے کورس کی انگریزی، ہندی اور حساب کی تعلیم ماہر ٹیچروں کے ذریعہ دی جارہی ہے۔ نیز حکومت کی جانب سے منظور شدہ کسی اسکول سے ہائی اسکول تک کا سرٹیفکیٹ بھی دلوانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ تقریری مہارت حاصل کرنے کے لئے پابندی کیساتھ ہفتہ وار انجمن کا اہتمام ہوتا ہے۔ بعد نماز فجر تلاوت قرآن کریم کا خاص اہتمام رہتا ہے۔ عربی فارسی کے ابتدائی درجات میں ششماہی و سالانہ امتحانات کے علاوہ ماہانہ امتحان بھی منعقد کیا جاتا ہے۔ نماز باجماعت اور تربیت کا خاص اہتمام رہتا ہے۔ اور دور حاضر کے پیش نظر آج ہمارے بچوں کو دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی اعلیٰ معیار کی دلانے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے بچے آگے چل کر ہر میدان میں بھرپور کامیابی حاصل کرسکیں۔ مذکورہ باتوں کا اظہار قاضئ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی نے اپنے ایک تقریب تقسیم اسناد سے کیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ نہایت ہی خوشی کی بات ہے کہ جامعہ میں زیر تعلیم طلباء میں سے بعض طلباء نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ گزشتہ سال حکومت سے منظور شدہ اسکول میں بھی درجہ پانچ، چھ، سات اور آٹھویں کلاس میں داخلہ لے کر پڑھائی مکمل کی اور اچھے نمبرات لاکر کامیابی حاصل کی۔ جن میں درجہ 5 کے طلباء میں سے محمد مزمل ابن محمد مختار، عمر صالح ابن لال محمد، محمد یٰسین ابن محمد عارف، عیان احمد ابن کبیر احمد، ابوسعد، درجہ چھ میں گلفراز عالم ابن محمد فیروز، ذیشان عالم ابن انیس الرحمن، ریان احمد ابن کبیر احمد، محمد حذیفہ، محمد سالم، و درجہ سات میں محمد سعد، محمد عفان، محمد امین، محمد زید، عبدالمنان ابن ببلو، نیر عالم ابن نور عالم، ابوطالب ابن مرحوم راجو، محمد گلفام عالم ولد محمد یوسف، محمد ساجد ولد لال محمد، و درجہ آٹھ میں محمد لاریب، ایذان احمد، منظر صدیقی، محمد فیضان، الفیض، ابوزید انصاری، محمد یعقوب، محمد شہنواز ابن محمد مجاہد، عبید عالم ابن غریب نواز نے اعلیٰ نمبرات لاکر کامیابی حاصل کی اور اس کی موقع پر قاضئ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی نے مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور و نائب صدر جمعیہ علماء اتر پردیش نے کامیاب تمام طلباء و سند دے کر حوصلہ افزائی کی اور دعاؤں سے نوازا۔

وزیر مملکت برائے کھیل نے نشہ سے پاک بھارت بیداری کے لئے وزیر نے چلائی سائیکل

وارانسی: 20 جولائی (پی این ایس) نشامکت یووا برائے وکاسیت بھارت ابھیان کے تحت اتوار کے روز بنارس میں سائیکل پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس کا اہتمام کاشی ہندو یونیورسٹی کے ایم پی تھیٹر گراؤنڈ میں کیا گیا جس میں ہزاروں طلباء اور نوجوانوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ پروگرام میں حکومت ہند کے مرکزی وزیر کھیل ڈاکٹر منسکھ منڈاویہ نے بھی سائیکل چلائی اور لوگوں کو فٹ رہنے اور منشیات سے پاک زندگی گزارنے کا پیغام دیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ وارانسی میں تین روزہ منشیات سے پاک نوجوان برائے ترقی یافتہ ہندوستان مہم کا انعقاد کیا گیا ہے، جس میں ملک بھر سے روحانیت سے جڑے نوجوان کاشی میں مشاورت کررہے ہیں اور ملک کے لیے منشیات سے پاک ہندوستان کے لیے روڈ میپ تیار کررہے ہیں۔ اسی سلسلے میں صحت مند رہنے کے لیے آج سنڈے فار سائیکل کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مرکزی وزیر کھیل منسکھ منڈاویہ نے ہری جھنڈی دکھا کر پروگرام کا آغاز کیا۔ ان کے ساتھ وزیر مملکت برائے کھیل اور کابینہ کے کچھ دیگر وزراء اور اعلیٰ افسران بھی تھے، جنہوں نے سائیکل چلائی۔ اس موقع پر مرکزی وزیر کھیل منسکھ منڈاویہ نے کہا کہ ملک کی ترقی کے لیے صحت مند اور منشیات سے پاک نوجوان ضروری ہیں۔ آج سنڈے فار سائیکل کے تحت ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم ہر اتوار کو ایک گھنٹہ سائیکل چلائیں گے جس سے نہ صرف جسم صحت مند رہے گا بلکہ ماحولیاتی تحفظ میں بھی مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری نوجوان نسل کو تبدیلی ساز کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ منشیات کا استعمال نوجوانوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

دنیا سے علماء کی رخصتی ملت اسلامیہ کا بڑا خسارہ، مولانا عابد ندوی قابل محدث تھے: مفتی عطاالرحمٰن

سہارنپور (احمد رضا) وقت وقت پر ہمارے علماء کرام کی دنیا سے رخصتی سبھی معنوں میں ملت اسلامیہ کے لئے بڑے خسارہ کی بات ہے ایک عالم اور محدث بننے کے لئے زندگی کے بیش قیمتی 25 سال ضائع کرنے پڑتے ہیں تب جاکر ہمکو دین اسلام اور ملت اسلامیہ کو کچھ خدمات انجام دینے کا سنہرا موقع حاصل ہوتا ہے اس لئے اس نظریہ سے علماء کرام ملت اسلامیہ کا بڑا سرمایہ ہے ہم پر لازم ہے کہ اوں علماء کرام کی قدر کریں اور ان سے فیض حاصل کریں! مرزاپور مدرسہ فیض العلوم مرزاپور میں حضرت مولانا محمد عابد ندوی قاسمیؒ کی رحلت پر ایک تعزیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ نشست کی نظامت کے فرائض مولانا ساجد مظاہری نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی ناظم جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ گندیوڑہ نے مولانا محمد عابد ندویؒ کی تعلیمی و اصلاحی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا ایک عظیم استاذ حدیث مصنف خطیب اور خوش نویس عالم دین تھے۔ ان کی عاجزی وانکساری کی مثال دی جاتی ہے۔ انہوں نے جامعہ ستاریہ فیض الرحیم ناگلہ گندیوڑہ میں تقریباً 28 سال تک تعلیمی خدمات انجام دیں۔ ان کے شاگردوں کی بڑی تعداد ملک بھر میں دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ مولانا عابد ندوی ایک ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی زندگی تعلیم کے فروغ اور دینی و عصری علوم کے امتزاج کے لیے وقف کردی۔ ان کا نام ان کے شاگردوں میں عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ ان کی خدمات نہ صرف دینی مدارس کے لیے ایک عظیم سرمایہ ہیں بلکہ انہوں نے معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے بھی گراں قدر کردار ادا کیا مولانا عابد ندوی کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو ان کی سادگی اور تواضع تھی۔ وہ ہمیشہ علم کے حصول اور اس کی ترویج کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے تھے۔ ان کی تعلیم یافتہ سوچ اور وسیع النظری نے انہیں ایک مثالی رہنما بنایا مولانا عابد ندوی نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ طلباء کی ترتیب ترقی اور طلبہ کی رہنمائی کے لیے وقف کیا۔ انہوں اپنے شاگردوں کو نہ صرف دینی علوم بلکہ اخلاقی اقدار اور سماجی ذمہ داریوں سے بھی روشناس کرایا۔ ان کا تدریسی انداز نہایت سادہ مگر موثر تھا، جو ہر طالب علم کے لیے قابل فہم ہوتا تھا انہوں نے دینی اور عصری تعلیم کے درمیان توازن قائم کرنے پر زور دیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ایک مکمل شخصیت کے لیے دینی و دنیاوی علوم کا امتزاج ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنے اداروں میں نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی۔ ان کی رہنمائی میں کئی تعلیمی اداروں نے ترقی کی اور طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ مفتی صاحب نے اخیر میں انتظامیہ بالخصوص قاری فیضان اور مولانا طیب کا شکریہ ادا کیا کہ آپ حضرات نے مجھ ناچیز کو عزت و شرف بخشا مولانا خالد ندوی، ناظم جامعۃ عائشۃ للبنات نے کہا کہ طلبہ کو مولانا کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ مدرسہ کے مہتمم قاری محمد فیضان نے فرمایا کہ مولانا محمد عابد ندویؒ ان اساتذہ کرام میں سے تھے جو درس وتدریس کو عبادت سمجھتے تھے۔ ان کا درسِ حدیث و تفسیر کا انداز پر مغز دل نشین اور خلوص سے بھرپور ہوتا تھا۔ وہ نہ صرف علم کے موتی بکھیرتے تھے بلکہ طلبہ کی تربیت اور اخلاقی جوہر سے آراستگی کے ساتھ ساتھ دلوں میں تعلق مع اللہ کی جوت بھی جگاتے تھے۔ ان کی مجلس علم کا مرکز ہوتی اور ان کی خاموشی بھی دلوں کو تسلی دیتی تھی۔ سادگی تواضع امانت داری خداترسی اور نمود ونمائش سے دوری ان کی شخصیت کی شناخت تھی۔ وہ کبھی شہرت کے طلب گار نہ بنے اور ہمیشہ پس منظر میں رہ کر عظیم خدمات انجام دیں۔ قاری فیضان صاحب نے کہا مولانا عابد مرحوم والد گرامی مدرسہ کے سابق مہتمم مولانا سعید احمد مرحوم سے خاصا لگاؤ رکھتے تھے اور گاہے بگاہے مدرسہ میں تشریف لاکر مشورہ کرتے اور دعائیں لیتے جامعہ کے ناظم مولانا طیب صاحب نے مولانا کے اخلاص اور تعلیمی خدمات کے جذبے کو خراج تحسین پیش کیا۔ پروگرام کا اختتام جمعیت علماء سہارنپور کے ناظم مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی کی دعاؤں پر ہوا یہ تعزیتی نشست مولانا محمد عابد ندویؒ کی دینی و علمی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک یادگار موقع ثابت ہوئی۔ پروگرام میں مولانا سلمان سلیم ندوی مولانا عبدالخالق مظاہری مولانا شاہد قاسمی مولانا محمد ظریف مولانا محمد طیب مولانا محمد عابد مفتی محمد افضال مولانا محمد ساجد مفتی محمد حذیفہ قاری حکیم محمد اکرام مولانا محمد عارف قاری محمد اطہر مولانا محمد اسجد قاری احمد حافظ محمد عرفان قاری انعام مولانا محمد شمشاد مولانا برہان حافظ ہارون صاحبان وجملہ اساتذہ اور طلباء نے شرکت کی

ایم او امتیاز نائب صدر اور نور الحق سیکرٹری نامزد

مرکزی کمیٹی میں توسیع، صدر کی رہائش گاہ پر میٹنگ کا انعقاد

سیتاپور، نامہ نگار۔ ہفتہ کی شام دیر گئے صدر کی رہائش گاہ پر مرکزی کمیٹی کا اہم اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں کمیٹی میں توسیع کی گئی۔ میرواہی ٹولہ کے رہائشی ایم او امتیاز کو مرکزی کمیٹی کا نائب صدر بنایا گیا۔ جبکہ نور الحق خان سیکرٹری منتخب ہوئے۔ یاسین ابن عمر کو خزانچی بنایا گیا۔ اس موقع پر کمیٹی کے تمام افراد نے سابق کونسلر مرحوم مسعود عالم انصاری کو نم آنکھوں سے یاد کیا۔ اجلاس میں صدر حاجی مجیب احمد نے کہا کہ کمیٹی کی توسیع سے شہر کے دیگر علاقوں کے لوگوں سے رابطہ بڑھے گا۔ نیز عہدیداروں اور ممبران کی تعداد میں اضافے سے جلوس کو بہتر انداز میں منظم کیا جاسکتا ہے۔ جنرل سیکرٹری اقبال احمد نے کہا کہ کمیٹی جلوس کی بہتری کے لیے مسلسل کوششیں کررہی ہے۔ اسی لیے اس بار رضاکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا، جو جلوس کی نگرانی کریں گے۔ نائب صدر عبدالقیوم انصاری نے کہا کہ نئے عہدیداران سے توقع ہے کہ وہ مرکزی کمیٹی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنا بھرپور حصہ ڈالیں گے۔ اس دوران عقیل انکل، منا پہلوان، سرتاج خان، شمیم بیگ، قاری صلاح الدین، آفتاب انصاری، نہال، معین خان، آفتاب اقبال، اعزاز بیگ ببو، ولی حسن، شاہنواز انصاری، ممتاز غازی، عقیل الرحمان اور عقیل الرحمان سمیت تمام عہدیداران واراکین موجود تھے۔

سی آر پی ایف کے جوان پر حملہ، تین کانوڑیے گرفتار

مرزاپور: 20 جولائی (پی این ایس) مرزاپور ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ خریدنے کے معاملے پر جھگڑے کے دوران مرکزی ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کے ایک جوان پر حملہ کرنے کے الزام میں تین کانوڑیوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ پولیس نے اتوار کو اس کی اطلاع دی۔ سرکاری ریلوے پولیس (جی آر پی) کے انسپکٹر راگھوندر سنگھ نے بتایا کہ سی آر پی ایف کا جوان برہمپترا ایکسپریس میں سوار ہونے جا رہا تھا جبکہ کانوڑیے بھی بیجناتھ دھام جانے کے لیے اسی ٹرین کا ٹکٹ خریدنا چاہتے تھے۔ اسی دوران ٹکٹ خریدنے کو لے کر ان کے درمیان بحث وتکرار ہوگئی۔ سنگھ کے مطابق، موقع پر تعینات جی آر پی اہلکاروں نے حالات کو قابو میں کرنے کی کوشش کی اور تھانے سے اضافی نفری طلب کی گئی، جس کے بعد ہی آر پی ایف کے جوان کو بچایا گیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ واقعے کے بعد کانوڑیوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ جی آر پی نے ان افراد کے خلاف بھارتی تعزیرات ہند کی دفعہ 115(2) (جان بوجھ کر چوٹ پہنچانا)، دفعہ 352 (ارادتاً توہین اور امن عامہ کو بگاڑنے کی کوشش)، اور ریلوے ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ جی آر پی کے مطابق، بعد میں ان کانوڑیوں کو ضمانت پر رہا کردیا گیا۔

پروفیسر شہاب فضل کو آئی آئی ٹی بمبئی کا فیکلٹی فیلو ایوارڈ

علی گڑھ: 20 جولائی (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے ویمنس کالج کے فیکلٹی ممبر اور ٹریننگ وپلیسمنٹ آفیسر ڈاکٹر منصور عالم صدیقی کو نیشنل جیو اسپیشل ایوارڈز 2025 ایڈیشن کے تحت "ایکسیلنس اِن آؤٹ ریچ ایوارڈ" سے سرفراز کیا گیا ہے۔ یہ اعزاز آئی آئی ٹی بمبئی میں اوپن سورس جی آئی ایس ڈے تقریبات کے دوران دیا گیا، جس میں جیو اسپیشل سائنس وتعلیم کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والے اداروں کو سراہا گیا۔ ڈاکٹر صدیقی 2020 سے فری اینڈ اوپن سورس سافٹ ویئر فار ایجوکیشن (فوسی۔ جی آئی ایس) کے فروغ میں سرگرم عمل ہیں، اور انہوں نے مختلف بیداری سیشنز کے ذریعہ اس پروگرام کو عوام تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ان کی کوششوں کے باعث متعدد اداروں میں تعلیمی فوائد کو وسعت ملی ہے۔ کیمپس پلیسمنٹ سے ان کی طویل وابستگی نے بالخصوص ویمنس کالج کی طالبات کو آن لائن پروگرامز، ورکشاپس اور انٹرن شپ میں بھرپور شرکت کے مواقع فراہم کیے۔ یہ ایوارڈ اسرو کے سابق چیئرمین مسٹر کرن کمار کے ہاتھوں پیش کیا گیا، جو اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ اس اعزاز سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے جیو اسپیشل سائنسز میں جدت طرازی اور تعلیمی امتیاز کے فروغ کے عزم کو تقویت ملتی ہے۔

کانوڑیاترا میں ہنگامہ توڑپھوڑ کرنے والوں کے لگائے جائیں گے پوسٹر

سی ایم یوگی کی سخت کارروائی کی ہدایت □ یوگی نے کانوڑیوں پر پھولوں کی بارش کی

لکھنؤ۔وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ کنور یاترا میں ہنگامہ کرنے والوں کو بے نقاب کیا جائے گا۔ ان کے پوسٹر لگائے جائیں گے اور یاترا کی تکمیل کے بعد ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔یوگی حکومت کنور یاترا میں ہنگامہ اور توڑ پھوڑ کرنے والوں کے پوسٹر لگانے جا رہی ہے اور یاترا کی تکمیل کے بعد شرپسندوں کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ یہ باتیں خود وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کنواریوں پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرنے کے بعد پریس بریفنگ میں کہیں۔سی ایم یوگی ان واقعات کو لے کر کافی سخت نظر آئے اور کہا کہ تمام واقعات کے سی سی ٹی وی ہیں،جس نے بھی کنور یاترا کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔شرپسندوں کے بھیس میں چھپنے والے سب بے نقاب ہوں گے۔وزیراعلیٰ یوگی نے خبردار کیا کہ کنور یاترا میں جوش اور ولولہ ہے۔ایمان اور عقیدت ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اس جوش و جذبے اور ایمان کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے۔اس مذہبی سفر کو سوشل میڈیا کے ساتھ ساتھ دیگر ذرائع سے بھی بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنے درمیان نہ آنے دو۔ جو لوگ کانواد میں توڑ پھوڑ کرتے ہیں اور عقیدے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں، قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں بلکہ انتظامیہ کو ان کے بارے میں آگاہ کریں۔وزیراعلیٰ یوگی نے کنواڑ یاترا کے دوران کنواڑیوں پر پھول نچھاور کئے۔ساتھ ہی لوگوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی دلایا۔سی ایم یوگی نے کہا کہ شیو لوک منگل کے دیوتا ہیں۔ وہ اددیو مہادیو ہیں۔ پولیس انتظامیہ نے بہتر انتظامات کیے ہیں لیکن ہمیں بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھنا ہوگا۔ ہمیں دوسروں کے مسائل کو سمجھنا ہوگا۔صفائی کے کارکن اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں لیکن ہمیں اپنی ذمہ داری کو بھی سمجھنا ہوگا۔شیو بھکتوں کو صفائی کے پروگرام میں شامل ہونا چاہئے تاکہ چوراہوں پر اور اس کے آس پاس کچرا نہ پھیلے۔

اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کی صبح دہلی سے غازی آباد ہوتے ہوئے میرٹھ پہنچے۔ یہاں انہوں نے ہیلی کاپٹر سے کانوڑیوں کے اوپر پھولوں کی بارش کی۔وزیر اعلیٰ یوگی کی آمد کو دیکھتے ہوئے میرٹھ میں کثیر تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کئے گئے ہیں۔میرٹھ جانے سے پہلے یوگی نے غازی آباد واقع دودھیشور ناتھ مندر میں پوجا کی۔ مندر کے مہنت نارائن گری نے رسم ورواج کے ساتھ پوجا کرایا۔اس دوران انہوں نے دودھیشور مندر کاریڈور کی تعمیراتی کام کا جائزہ لیا۔وزیر اعلیٰ پوجا کے بعد کہا کہ انہوں نے ساون ماہ میں بھگوان بھولے ناتھ سے اتر پردیش میں امن و اماں اور خوشحالی کی دعا کی ہے۔غازی آباد کا یہ مندر صرف عقیدے کا مرکز نہیں سناتن ثقافت کی زندہ شکل ہے۔مندر سے وہ سیدھے پولیس لائن گئے جہاں سے وہ ہیلی کاپٹر سے میرٹھ کے لئے روانہ ہو گئے جہاں انہوں نے کانوڑ یاترا میں عقیدت مندوں کے اوپر پھولوں کی بارش کی۔

ایودھیا: ساون کے دوسرے پیر کو تین لاکھ عقیدت مند رام نگری آئیں گے

ایودھیا۔ہر ہر مہادیو کے نعروں کے درمیان،رام نگری مکمل طور پر شیو کی عقیدت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ساون کے دوسرے پیر کے موقع پر، سریو گھاٹوں سے لے کر شیو مندروں تک عقیدے کا سیلاب آگیا۔ساون کے پیر کو دو سے تین لاکھ عقیدت مندوں کی آمد متوقع ہے۔ایودھیا میں سیکورٹی سخت کردی گئی ہے،ٹریفک پر پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔کنور یاترا سنیچر کی رات سے ہی تیز ہوگئی تھی۔ساری رات سریو کے کنارے شیو بھکتوں کی ہلچل رہی۔ عقیدت مند سریو میں نہاتے اور پانی بھرتے نظر آئے۔گھاٹوں کے قدم بول بام کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہے تھے۔کنوریا کے عقیدت مندوں کی تعداد بستی کے عقیدت مندوں سے زیادہ تھی۔سریو سے ناگیشور ناتھ، کشریشور ناتھ میں عقیدت مندوں نے بھگوان بھولناتھ کا ابھیشیک پوجن کیا۔اس کے بعد ہنومان گڑھی اور رام للا کے دربار میں صبح سے ہی عقیدت مندوں کی لمبی قطاریں لگنے لگیں۔ایودھیا پولیس اور انتظامیہ نے سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔روٹ ڈائیورشن کے تحت کنواریوں کی مندروں تک بلا تعطل رسائی کو یقینی بنایا جارہا ہے۔آچاریہ پروین شرما نے کہا کہ ساون کا دوسرا پیر بہت سے اچھے یوگ لے کر آئے گا۔روہنی نکشتر رہے گا اور چاند ورشب میں ہوگا۔کامیکا اکادشی بھی اس دن ہے۔اس کے ساتھ ہی ساون کے دوسرے پیر کو سروارت سدھی یوگا،وردھی یوگا اور امرت سدھی یوگا بھی بنائے جا رہے ہیں۔ایسے میں آیئے جانتے ہیں کہ ان یوگاس کو بنانے سے کیا فوائد حاصل ہوں گے۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ اب صرف پانچ گھنٹوں میں دستیاب ہوگی: پاٹھک

گورکھپور:20 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر صحت برجیش پاٹھک نے کہا کہ اب حادثات یا دیگر طبی قانونی معاملات کی صورت میں پوسٹ مارٹم رپورٹ پانچ گھنٹے کے اندر لواحقین کے حوالے کردی جائے گی۔اس کے ساتھ ساتھ ٹیلی میڈیسن اور نرسنگ سروسز کو مزید فروغ دیا جارہا ہے۔پاٹھک نے آج یہاں یواین آئی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ صحت خدمات پر عوام کا بھروسہ بڑھا ہے اور ڈبل انجن والی حکومت کے تحت اتر پردیش میں صحت خدمات میں بہتری آئی ہے۔ پوروانچل کو دماغی بخار سے نجات مل گئی ہے جس کی وجہ سے سرکاری اسپتالوں پر عوام کا اعتماد بڑھ گیا ہے۔دستک پروگرام کے ذریعے متعدی بیماریوں کے خلاف مہم بھی کامیاب رہی ہے اور ہیلتھ ورکرز کو مچھروں سے پھیلنے والی ڈینگو جیسی بیماریوں سے نمٹنے کے لیے تیار رہنے کے لیے کہا گیا ہے، ساتھ ہی ڈاکٹروں کو سیلاب متاثرہ علاقوں میں کام کرنے اور ضروری ادویات فراہم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔انہوں نے بتایا کہ آیوشمان آروگیہ مندر دیہی اور شہری علاقوں میں قائم کیے گئے ہیں جہاں عام لوگ پیدل دوری کے اندر ہی صحت کی سہولیات حاصل کر سکتے ہیں۔ پیچیدہ امراض کے لیے ان مراکز میں ٹیلی میڈیسن اور ماہر ریفرل سہولیات بھی دستیاب ہیں۔انہوں نے کہا کہ ریاست میں اب تک 5 کروڑ 20 لاکھ سے زیادہ آیوشمان گولڈن کارڈ جاری کیے گئے ہیں جن کی مدد سے کم آمدنی والے طبقے کے لوگ سرکاری اور منتخب نجی اسپتالوں میں 5 لاکھ روپے تک کا مفت علاج کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گولڈن کارڈ سے استفادہ کرنے والوں کے اب تک 83 فیصد دعوے نمٹائے جاچکے ہیں۔پاٹھک نے کہا کہ طبی علاج کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑا جائے گا اور تمام سپر اسپشلٹی اسپتالوں کو آیوشمان کارڈ سے جوڑا جائے گا۔اس وقت پینل میں شامل اسپتالوں کی تعداد 5854 ہے۔حادثاتی موت کی صورت میں لواحقین کو پانچ گھنٹے کے اندر پوسٹ مارٹم رپورٹ فراہم کرنے کے فیصلے کی تعمیل کو یقینی بنایا جائے گا اور حکومت اسپتالوں میں پیرا میڈیکل اسٹاف کی کمی کو پورا کرنے پر غور کررہی ہے۔انہوں نے کہا کہ تقریباً تمام اضلاع میں میڈیکل کالجز کے قیام کے بعد ہر سال 6500 ڈاکٹر پاس آؤٹ ہوکر عوام کی خدمت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نرسیں ڈاکٹروں سے کم اہم نہیں ہیں اور ریاستی حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہے اور کہا کہ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش پر 17 ستمبر سے 2 اکتوبر تک لکھنؤ میں مفت صحت کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔پاٹھک نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے 70 سال سے زیادہ عمر کے تمام لوگوں کو ویا وندنا آیوشمان کارڈ کی سہولت فراہم کرنے سے،اس کارڈ کی مدد سے بزرگوں کے لیے سنگین بیماریوں کا علاج اعلیٰ مراکز پر ممکن ہوا ہے اور ادویات کی کوئی کمی نہیں ہے۔

گرمیت نے لکھنؤ میں گپتا سے قومی سلامتی کے معاملے پر تبادلہ خیال کیا

دہرادون/لکھنؤ،20 جولائی (یواین آئی) اتراکھنڈ کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) گرمیت سنگھ سے اتوار کو لکھنؤ میں سینٹرل کمانڈ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف (جی او سی-ان-سی) لیفٹیننٹ جنرل اندریہ سین گپتا نے ملاقات کی۔یہاں جاری ایک اعلامیہ کے مطابق یہ ایک رسمی ملاقات تھی۔اس کے علاوہ تریپورہ کے گورنر اندرسین ریڈی نالو سے بھی مسٹر گرمیت کی ملاقات ہوئی۔اتر پردیش کے دورے پر گئے مسٹر گرمیت نے مسٹر گپتا سے قومی سلامتی،سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود اور علاقے میں شہری-فوجی تعاون کو مزید مضبوط کرنے جیسے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا،جبکہ تریپورہ کے گورنر نالو سے رسمی ملاقات میں یونیورسٹیوں کے کردار،اعلیٰ تعلیم میں جدت طرازی،تحقیق کے شعبے میں تعاون اور ریاستوں کے درمیان بہترین طریقوں کے تبادلے جیسے اہم موضوعات پر گفتگو کی گئی۔

انٹر پاس طلبہ کو ملازمت کے میدان میں نئی سمت فراہم کرے گی اوپن یونیورسٹی

لکھنؤ: 20 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد اتر پردیش راجرشی ٹنڈن اوپن یونیورسٹی پریاگ راج طلباء کو روزگار کے میدان میں ایک نئی سمت فراہم کرے گی۔اس کے ساتھ یہ انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کو مضمون کے انتخاب اور ہنر مندی کے شعبے میں بھی ماہر بنائے گا۔اوپن یونیورسٹی یہ کام اپنے تمام 12 علاقائی مراکز اور ریاست میں قائم تمام اسٹڈی سنٹر کی مدد سے کرے گی۔اتر پردیش سیکنڈری ایجوکیشن کونسل کی سکریٹری بھگوتی سنگھ نے کہا کہ انٹرمیڈیٹ کے طلباء کی تفصیلی معلومات اوپن یونیورسٹی کے ساتھ شیئر کی جائیں گی۔تاکہ نئے مضامین، نئے پروگرامز، کیریئر ایڈوانسمنٹ اور پری ایڈمیشن کونسلنگ پروگرامز کے بارے میں معلومات ای میل اور ایس ایم ایس وغیرہ کے ذریعے طلباء تک پہنچائی جاسکیں اور وہ اس سے مستفید ہوسکیں۔انہوں نے کہا کہ اس کے لیے دونوں اداروں کے درمیان ایک ایم او یو پر دستخط بھی کیے گئے ہیں۔ ایم او یو کا مقصد طلباء کے درمیان تعلیمی اور پیشہ ورانہ سرگرمیوں کو فروغ دے کر باہمی تعاون،علمی شراکت اور ثقافتی رابطے کو بڑھانا ہے۔ نیز انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کے بعد اوپن یونیورسٹی طلبہ کو روزگار کے میدان میں ایک نئی سمت فراہم کرے گی۔جہاں یوپی بورڈ سے 12ویں کا امتحان پاس کرنے والے طلباء کو ان کی دلچسپی کے مطابق مضامین کا انتخاب کرنے کی کونسلنگ کی جائے گی۔جس کی وجہ سے طلباء کو روزگار کے مواقع تلاش کرنے میں الجھن کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔اس کے تحت اوپن یونیورسٹی ایسے کورسز تیار کرے گی جو ہر سال بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کرنے والے لاکھوں طلباء کی ضروریات کو پورا کرے گی۔

دلتوں اور غریبوں کی دشمن بن گئی ہے بی جے پی: کانگریس

لکھنؤ:20 جولائی (یواین آئی) آل انڈیا کانگریس کمیٹی ایس سی سماج اور ایس ٹی سیل کے چیئرمین راجندر پال گوتم نے اتوار کو کہا کہ بی جے پی دلتوں اور غریبوں کی دشمن بن گئی ہے۔پارٹی کے ریاستی دفتر پر منعقد پریس کانفرنس میں گوتم نے کہا کہ بی جے پی دلتوں اور غریبوں کی دشمن بن گئی ہے۔اتر پردیش میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد نہ صرف دلتوں کی ہراسانی اور ان کے خلاف جرائم بڑھے ہیں بلکہ انہیں سماجی طور سے حاشیہ پر دھکیلنے کا کام بھی کیا گیا ہے۔گوتم نے کہا کہ ان کی عزت اور شناخت کو کچلنے اور ان کی عزت نفس سے جڑی ہر علامت کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حقیقت میں یہ لوگ اپنا غصہ نکال رہے ہیں۔وہ اس بات سے پریشان ہیں کہ ہزاروں سال سے غلام بنے والے دلت اپنے حقوق کیوں مانگ رہے ہیں، تعلیم حاصل کرکے ان کے برابری میں بیٹھنا چاہ رہے ہیں۔کانگریس لیڈر نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے یہ منوادی لوگ دلتوں کی ترقی کو برداشت نہیں کرپا رہے ہیں۔ایک طرف، 2023 کی این سی آر بی رپورٹ کے مطابق،یوپی دلتوں کے خلاف جرائم میں پہلے نمبر پر تھا اور ریاست میں دلتوں کے خلاف جرائم کم ہونے کے بجائے بڑھ گئے ہیں۔یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ مرکزی حکومت نے اس کے بعد این سی آر بی کا ڈیٹا جاری نہیں کیا۔بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے گوتم نے کہا کہ یہ سوال سنجیدہ ہے کہ بی جے پی کے دور حکومت میں جب دلتوں پر ہر روز مظالم ہو رہے ہیں،ان پر پیشاب کرنے جیسے گھناؤنے واقعات ہو رہے ہیں، ایسے وقت میں بی جے پی حکومت دلتوں کی عزت نفس،وقار اور ان کی حفاظت تو نہیں کرپا رہی ہے ہاں اعداد کو چھپا کر سچ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کررہی ہے۔گوتم نے کہا کہ یوگی کے اقتدار کے پچھلے آٹھ سالوں میں ریاست بھر میں سینکڑوں مقامات پر بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسموں کو لگاتار توڑا جارہا ہے۔ وہ سماجی جرائم جو تقریباً ختم ہو چکے تھے یوگی حکومت میں پھر سے نظر آنے لگے ہیں۔

سیاحت کی ترقی کیلئے 6 کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کو منظوری

لکھنؤ:20 جولائی۔اتر پردیش میں بدھ مت کی سیاحت مسلسل نئی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔سال 2024 میں ریاست میں کل 6147826 بدھ سیاح آئے،جن میں سے 79418 نے کپل وستو کا دورہ کیا۔سیاحوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ریاستی حکومت نے سدھارتھ نگر میں واقع کپل وستو میں سیاحتی سہولیات کی ترقی کے لیے 6 کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دی ہے۔جس کے تحت بنیادی سہولیات تیار کی جائیں گی۔یہ اطلاع اتر پردیش کے وزیر سیاحت اور ثقافت جناب جیویر سنگھ نے دی۔انہوں نے بتایا کہ سال 2024 میں کل 79418 بدھ سیاح کپل وستو پہنچے تھے۔ان میں سے 62790 ملکی جبکہ 16628 غیر ملکی سیاح تھے۔سال 2022 میں کپل وستو آنے والے سیاحوں کی کل تعداد 26805 تھی،جن میں سے 26707 ملکی اور صرف 98 غیر ملکی سیاح تھے۔ لیکن،اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ دو سال کے اندر کپل وستو آنے والے غیر ملکی سیاحوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔اس سلسلے میں،محکمہ کپل وستو میں 06 کروڑ روپے کی لاگت سے سیاحتی سہولیات تیار کرنے جا رہا ہے۔یوپی وزیر سیاحت اور ثقافت جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ کپل وستو بھگوان بدھ کا بچپن کی رہائش گاہ رہا ہے جس کی وجہ سے یہ جگہ بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے بہت مقدس سمجھی جاتی ہے۔اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ کپل وستو بدھ مت کے پیروکاروں کا ایک اہم مرکز ہے۔اس کامیابی میں بدھ سرکٹ،سیاحتی سہولیات اور حکومت کی طرف سے تیار کی جانے والی تشہیر نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ریاستی حکومت کا وژن کپل وستو کو ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے عالمی مذہبی سیاحت کے نقشے پر مضبوطی سے قائم کرنا ہے۔وزیر سیاحت جیویر سنگھ نے کہا کہ کپل وستو نہ صرف بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے ایک مقدس مقام ہے، بلکہ یہ ہندوستان کے شاندار ثقافتی ورثے کا ایک اہم حصہ بھی ہے۔بھگوان بدھ کے بچپن کی رہائش گاہ ہونے کی وجہ سے اس جگہ کی خاص تاریخی اور مذہبی اہمیت ہے۔ریاستی حکومت کی طرف سے کپل وستو میں سیاحتی سہولیات کی ترقی کے لیے 6 کروڑ روپے کی لاگت سے منظور کیے گئے پروجیکٹ اس سمت میں ایک اہم قدم ہیں۔ان میں انفراسٹرکچر کی توسیع،سیاحوں کے لیے ضروری سہولیات کی تعمیر اور مقامات کے تحفظ وغیرہ پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔پرنسپل سکریٹری سیاحت،ثقافت مکیش کمار میشرم نے کہا کہ اتر پردیش کا محکمہ سیاحت غیر ملکی سرزمین پر منعقد ہونے والے فام ٹرپ،تجارتی میلوں کا حصہ بن کر ریاستی حکومت کی سیاحتی پالیسی کو آگے بڑھا رہا ہے۔ محکمہ بدھ مت کی اکثریت والے ممالک جیسے تھائی لینڈ، ویتنام، ملائیشیا، سری لنکا، بھوٹان، جاپان، لاؤ پی ڈی آر، کمبوڈیا، سنگاپور اور انڈونیشیا کے ٹور آپریٹرز، راہبوں اور میڈیا کے نمائندوں کے لیے خصوصی فام ٹرپس (آشنائی کے دورے) کا اہتمام کر رہا ہے۔غیر ملکی زائرین کے لیے مختلف زبانوں میں تربیت یافتہ رہنما فراہم کیے جاتے ہیں۔

یوگی کے دہلی دورے پر رائے نے کسا طنز، بی جے پی کو پلٹ وار

لکھنؤ: 20 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی صدر اجے رائے نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے حال کے دہلی دورے پر طنز کستے ہوئے کہا کہ کچھ تو گڑبڑ ہے۔رائے نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر دو فوٹو شیئر کئے ہیں۔پہلی تصویر میں وہ (یوگی) وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کر رہے ہیں جبکہ دوسری تصویر وزیر داخلہ امت شاہ کے ساتھ ہے۔ان تصاویر کو شیئر کرتے ہوئے انہوں نے اپنے اکاؤنٹ پر صرف اتنا لکھا ہے' کچھ تو گڑبڑ ہے۔ ملاقات کے بارے میں ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے یوگی نے لکھا ہے' نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی اور ان کی دلی رہنمائی حاصل کی۔ اپنا قیمتی وقت دینے پر وزیر اعظم کا تہہ دل سے شکریہ"مرکزی وزیر شاہ کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر ملاقات کی تصویریں شیئر کرتے ہوئے یوگی نے لکھا،" امت شاہ جی کے ساتھ نئی دہلی میں ملاقات ہوئی۔ اپنا قیمتی وقت دینے کا تہہ دل سے شکریہ۔قابل ذکر ہے کہ آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کی شام دہلی میں مسٹر مودی، مسٹر شاہ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر جے پی نڈا سے ملاقات کی تھی۔دریں اثنا،بی جے پی کے ریاستی ترجمان آنند دوبے نے کہا کہ کانگریس کے ریاستی صدر کو دوسروں کے بجائے اپنی پارٹی کی حالت پر توجہ دینی چاہیے۔ان کی پارٹی پورے یوپی میں ختم ہو چکی ہے۔دو سیٹوں پر سمٹنے والی پارٹی کے سربراہ کو اپنی پارٹی کی گڑبڑ حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اس طرح کا بیان ان کی ذہنی دیوالیہ پن کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

پریاگ راج: مسلم سماج نے کانوڑیوں پر پھولوں کی بارش کی

پریاگ راج:20 جولائی (یواین آئی) سنگم نگری پریاگ راج میں وارانسی کی جانب جانے والے شاستر برج پر مسلم سماج کے لوگوں سے شیو بھکت کانوڑیوں کا استقبال پھولوں سے کیا۔عقیدت مندوں کے کانوڑیوں پر پھولوں کی بارش کر بھائی چارے اور یکتا کا پیغام دیا۔یہ منظر دیکھنے کے لائق تھا جہاں ایک طرف کانوڑ یاترا کی بھکتی تھی تو وہیں دوسری جانب انسانیت اور ہم آہنگی کی انوکھی مثال۔کانوڑ یاترا میں جٹے عقیدت مندوں نے بھی اس پیار اور احترام کے جذبے کا کھلے دل سے استقبال کیا۔مقامی لوگوں نے اسے پریاگ راج کی ملی جلی وراثت کا مظہر بتایا۔انتظامیہ کیجانب سے یاترا کے حوالے سے سیکورٹی کے پختہ انتظامات کئے گئے ہیں۔

سپا کے اقتدار میں کانوڑیوں پر مسلمان پھولوں کی بارش کرتے تھے: اودھیش پرساد

اجودھیا:20 جولائی (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سینئر لیڈر اور فیض آباد ایم پی اودھیش پرساد نے کانوڑ یاترا کے سلسلے میں بی جے پی پر سخت حملہ کیا۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت مذہب کے نام پر سماج میں نفرت پھیلا رہی ہے، وہیں سماج وادی پارٹی کے دور حکومت میں تمام مذاہب کے لوگ آپسی ہم آہنگی کے ساتھ تہوار اور میلے ایک ساتھ مناتے تھے۔ایم پی اودھیش پرساد نے کہا کہ کانوڑ یاترا کوئی نئی روایت نہیں ہے۔جب اکھلیش یادو وزیر اعلیٰ تھے تب بھی عظیم کانوڑ یاترا کا اہتمام کیا گیا تھا۔مسلمان بھائی ان یاتراوں میں کانوڑیوں پر پھولوں کی بارش کرتے تھے اور سٹال لگا کر انہیں شربت اور پانی پیش کرتے تھے۔انہوں نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ چاہتی ہے کہ کانوڑ یاترا کے راستے پر مسلمانوں کی دکانیں نہ ہوں۔"بی جے پی نفرت کے بیج بو رہی ہے، یہ ملک صرف ایک مذہب کا نہیں،تمام مذاہب کا ہے،ہر مذہب کے لوگوں نے جدوجہد آزادی میں اپنی جانیں قربان کی ہیں،شہید اشفاق اللہ خان کو فیض آباد جیل میں پھانسی دی گئی،کیا ہم ان کی قربانی کو بھول سکتے ہیں؟"اودھیش پرساد نے کہا کہ سماج وادی پارٹی ہمیشہ گنگا جمنی تہذیب کے حق میں رہی ہے۔ہم نے ہمیشہ اتحاد اور بھائی چارے کی بات کی ہے، جب کہ بی جے پی سماج کو تقسیم کرنے کا کام کر رہی ہے۔کانوڑ یاترا عقیدے کا معاملہ ہے نفرت کا نہیں۔

ادبی تنظیم تقی میر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پھوہار سیزن 2

لکھنؤ۔اتر پردیش اردو اکادمی کے آڈیٹوریم میں شاعری سٹیلین مشاعرہ کتاب کی ریلیز اور پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ وزیر مملکت دانش آزاد انصاری نے شمع روشن کر کے پروگرام کا افتتاح کیا۔پروگرام کی صدارت سینئر ایڈوکیٹ وسیم صدیقی نے کی اور نظامت لکھنؤ کے نوجوان شاعر شہباز طالب نے کی۔اس پروگرام میں وزیر مملکت دانش آزاد انصاری مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ کرناٹک کے ڈاکٹر عبدالرزاق بابا چودھری کو تعلیمی کام کے لیے فخر ہند ایوارڈ سے نوازا گیا اور بیگم شہناز سدرت کو خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے فخر ہند ایوارڈ سے نوازا گیا۔نوجوان شاعر محمود الحق اعظم بلرام پوری کی کتاب شعاع امید کا اجرا بھی اعظم شاکری نے مشاعرہ اور شاعری سٹیلین میں کیا۔لاکھوں صدمے،کئی دکھ پھر بھی آنکھیں نم نہیں ہوئیں۔ بہت دنوں سے رویا نہیں ہے۔کیا ہم پتھر ہو گئے ہیں؟ مالویکا ہریوم کے بعد بدایوں کے شاعر وسیم نادر نے پڑھا۔میں نے کسی خاتون سے رومال لیا ہے۔کب تک ہم اپنی آستینوں سے پسینہ پونچھتے رہیں گے۔یہ آنسوؤں کے داغ ہیں،آنسو دھوئیں گے۔یہ داغ واشنگ مشین سے نہیں دھوئے جائیں گے۔سید معین علوی خیرآبادی،عاصم پیرزادہ،مونیکا اروڑہ،ملک رضوان نے بھی اپنی شاعری سے سامعین کے دل جیت لیے۔ابھیشر یشٹھا تیواری نے پڑھا۔آپ نے فرمایا کہ رشتہ بھائیوں کا ہے۔آپ نے ایک ایک پائی کا حساب رکھا ہے۔اپنا کلام پیش کیا اور داد و تحسین حاصل کی۔اس موقع پر سماجی کارکن عمران خان،شان ہاشمی،ڈاکٹر اجے راٹھور،آفاق علی،ابھیشیک ببلو گپتا، فیض علی،ڈاکٹر ریاض الحق،ندیم مرزا،رشبھ سریواستو، عارف سعید، روہت رائے، سعید ہاشمی، نیہا خان، اسرار احمد،معراج علی خان،سراج الحق،واجد ضیاء اور دیگر نے شرکت کی۔ پروگرام میں خان،محمد سیف، شاداب عالم، آشیش یادو، فرح رضوی، اکھلیش پرتاپ سنگھ چوہان،آفتاب پٹھان،انس خان،حاجی جاوید،عمران قریشی، انورو پاٹھک، وشال، وشیش، سدھا مشرا وغیرہ بنیادی طور پر موجود تھے۔

کویندر گپتا کی بطور لیفٹیننٹ گورنر لداخ تقرری پر خوشی کا اظہار

نظیفہ زاہد نے فیصلے کو ترقی، ہم آہنگی اور جمہوری توازن کی علامت قرار دیا

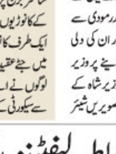

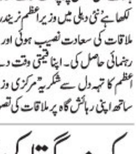

لکھنؤ۔جموں وکشمیر کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور سابق اسمبلی اسپیکر کویندر گپتا کی بطور لیفٹیننٹ گورنر،لداخ تقرری پر گنگا جمنی تحریک کی قومی صدر نظیفہ زاہد نے دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور اس فیصلے کو لداخ کے لیے خوش آئند قرار دیا۔نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے نظیفہ زاہد نے کہا کہ کویندر گپتا ایک ہمہ جہت، انسان دوست اور قوم پرست رہنما ہیں،جن کی قیادت میں لداخ ترقی،ثقافت،امن اور ہم آہنگی کے نئے دور میں داخل ہوگا۔اُن کا وژن لداخ کو ایک باوقار،خوشحال اور متوازن علاقہ بنانے میں معاون ہوگا۔انہوں نے کہا کہ کویندر گپتا کی سوچ میں گنگا جمنی تہذیب کی جھلک نمایاں ہے۔وہ عوامی بھلائی کو اولیت دینے والے رہنما ہیں اور یقیناً لداخ کے ہر فرد کو ان کے دور حکومت میں مساوی احترام اور آئینی حقوق حاصل ہوں گے۔نظیفہ زاہد نے اس تقرری کو ملک کی جمہوریت،ثقافتی ہم آہنگی اور علاقائی توازن کے لیے ایک نیک شگون قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ لداخ کے عوام کے لیے نئی امید لے کر آیا ہے۔ہم دعا گو ہیں کہ کویندر گپتا کا یہ منصب لداخ کو عدل،انصاف اور ترقی کا ذریعہ بنائے۔

بھارتیہ آدیواسی راشٹریہ گھار مہاسبھا نے راجندر پال گوتم کا کیا استقبال

گھار برادری کے لوگوں نے تنظیم میں مناسب شمولیت کا کیا مطالبہ

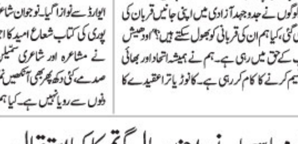

لکھنؤ:20 جولائی (ریلیز) نیشنل کانگریس کے درج فہرست ذات وقبائل کے صدر راجندر پال نے یوپی کے تعلیمی نظام پر سوال اٹھائے۔وہ آج یہاں گاندھی بھون آڈیٹوریم میں بھارتیہ آدیواسی راشٹریہ گھار مہاسبھا کی جانب سے استقبالیہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔کانگریس پارٹی کے درج فہرست ذات وقبائل کے محکمہ کے قومی صدر سابق وزیر راجندر پال گوتم نے یوپی کے پرائمری اسکولوں کے انضمام پر بڑا سوال اٹھایا ہے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت لوگوں کو دوبارہ مزدوری اور غلامی کی طرف بھیجنا چاہتی ہے جس کے لیے اسکول بند کیے جا رہے ہیں۔کانوڑ یاتری کھلے عام سڑکوں پر ہنگامہ برپا کر رہے ہیں لیکن پولیس ان کے پاؤں دبا رہی ہے۔وہ کھلے عام فوج کے لوگوں پر حملے کر رہے ہیں اور پولیس تماشائی ہے۔حکومت لوگوں کو تعلیم سے دور کر کے توہم پرستی کی طرف بھیج رہی ہے۔انہوں نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ آنے والے دنوں میں اتر پردیش اور ہندوستان کے دلت پسماندہ قبائلی متحد ہوکر کانگریس کی حکومت بنائیں گے۔اس موقع پر سونے لال،رام شنکر،شیام لال،ودو کمار منڈل،بیرداس،نریندر ڈی ایس ٹھاکر،ہنس راج وغیرہ موجود تھے۔

قطب اودھ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کے ماہانہ قل شریف کا انعقاد

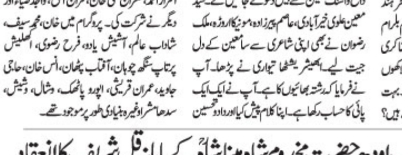

لکھنؤ:20 جولائی۔قطب اودھ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کا ماہانہ قل شریف ہر مہینے کی طرح اس بار چاند کی 23 تاریخ یعنی 19 جولائی 2025 کی رات دس بجے رام پور کے مشہور صوفیانہ قوال جاوید حسین نے حمد و نعت شریف اور منقبت اپنی سریلی آواز میں پڑھی جس میں جسے سن کر کئی درگاہوں کے سجادہ نشین و مشائخ عظام نے جاوید حسین کو نذرانہ پیش کیے۔ محفل کے بعد قل شریف کا انعقاد ہوا۔ سجادہ نشین شیخ راشد علی مینائی کی قیادت میں مزار شریف میں کیوڑہ، گلال، عطر، و چادر پیش کئے گئے۔ملک و صوبہ کے لئے خاص طور سے وملک کی ترقی اور بھائی چارہ برقرار رہے دعا کی گئی۔قل شریف میں بڑی تعداد میں زائرین شریک ہوئے۔خاص طور سے رئیس مینائی،امان مینائی،مظہر مینائی،ریحان مینائی،بے نظیر شاہ وارثی،بھیا کی درگاہ کے سجادہ نشین چھوٹے بھیا،ردولی شریف کے نائب سجادہ شاہ آفاق احمد میاں،محمد مکی،رحمت رئیس،راجہ بھائی،ارشاد خان،راج احمد،محمد حلیم خان،ایاز احمد،نثار احمد،محمد سلیم،محمد کمال،محمد عتیق،سید صوفی انظار علی،محمد جمیل رالہین،محمد عمر عارف وغیرہ شامل رہے۔آخر میں سجادہ نشین و صوفی شیخ راشد علی مینائی نے جاوید حسین رام پوری کو شاہ مینا شاہ ایوارڈ سے نوازا۔اور صلوٰۃ وسلام کے بعد محفل کا اختتام ہوا۔